Posted On Kitab Nagri

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

محبت کی ضمانت

ثنا سفیان خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(شروع کرتی ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔)

"پکڑو لڑکی کو بھاگ رہی ہے، پکڑو۔۔"!!

اندھیری رات۔۔ سنسان سڑک، بھاگتے پیرو میں کنکری چبھ گئی لیکن یہاں پرواہ کسے تھی۔۔ بھاگتے پیرو سے وہ پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتی اللہ سے دعائیں مانگتے اس کی زبان سوکھ رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"یا اللہ تو ہی مالک و خالق ہے۔ یا اللہ تو رب ارحیم ہے۔ اے اللہ تو چاہے جس کو عزت دے۔ تو چاہے جس کو زلت دے۔۔ یا اللہ تو ہی میری عزت کی حفاظت کرنے والا ہے۔۔!!" وہ درخت کے پیچھے چھپتے ہوئے اپنے ربّ سے محو گفتگو تھی۔۔

"یا اللہ بھیج دے میرے محافظ کو، لگا دے مجھے بچانے کا کوئی زریعہ۔۔ کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔۔ "!!

وہ بنا آواز پیدا کیے صرف لب ہلا رہی تھی، دل خوف سے لرز رہا تھا۔۔

"وہ بچہ بھی ہاتھ نہیں آیا اور اب یہ لڑکی بھی۔۔؟ اگر ہم کھالی ہاتھ گئے تو ہمیں اس کے ہاتھ سے کون بچائے گا۔۔؟ ڈھونڈوں لڑکی کو۔۔!!!" اس کے کانوں تک جیسے ہی یہ آواز پہنچی وہ اندر سے کانپ گئی تھی۔۔

"اگر وقت پر نہیں آئے آپ تو معاف نہیں کرونگی۔۔؟" وہ دل ہی دل میں کسی اپنے کو دھمکی دے رہی تھی۔۔

حلق سوکھ کر کانٹا ہوئی تھی لیکن عزت جان سے زیادہ پیاری تھی۔۔

"اگر ہم اسے لے کر گئے تو ہمیں تو وہ بھی نہیں بچا سکتا ہے جس نے ہمیں یہ سب کرنے کو کہا ہے۔۔؟" ایک کی ڈری سہمی آواز برآمد ہوئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ڈر رہا تھا اور اسے ڈرنا بھی چاہیے کیونکہ وہ انصاف کا رکھوالا تھا -- وہ ایک پرندہ کے لئے ناانصافی نہیں دیکھ سکتا تھا کجا کہ ایک لڑکی -- !!

"انابی -- انابی، کہاں ہیں آپ -- ؟" وہ ماضی کی گلیوں میں گم تھیں ۔ماہم کی آواز پر سکینہ بی بی کی تکلیف دہ سوچوں میں کمی آگئی --

"ہاں بولو، اب کونسی خوشخبری دینے آئی ہو -- ؟" وہ اب اپنی لاڈلی کو دیکھ رہیں تھیں --

"انابی آپ کو پتا ہے میرا ٹرانسفر ہو گیا ہے، مجھے ہمیشہ سے گاؤں اچھا لگتا تھا۔اور میرا گاؤں میں ٹرانسفر ہوا ہے، بڑا مزہ آئے گا -- "!!

وہ خوش ہو کر چہرے پر اشتیاق لئے انہیں بتا کم، دھماکہ زیادہ کر رہی تھی --

اسے اپنی بات کے اختتام پر انابی کے چہرے پر بے یقینی اور خوف سا واضح دکھائی دیا تھا --

"میری دھی تو آپ گاؤں جاؤ گی -- ؟ وہاں نوکری کرو گی -- ؟ استادوں کی گاؤں میں کمی پڑ گئی ہے کیا -- ؟ کوئی ضرورت نہیں ہے جانے کہ -- ؟ یہی کرو جو کرنا ہے، کیونکہ میں ساتھ نہیں جا رہی اور نہ ہی جانے دونگی -- "!!

Posted On Kitab Nagri

وہ خفا خفا سی اسے ڈپٹ رہیں تھیں --

"انا بی ہم گاؤں جا رہے ہیں کوئی گیر کے جنگلات میں نہیں --؟ جو ہمیں ہندوستان کی سب سے اعلیٰ نسل کے باگھ ملینگے جو ہمیں دیکھتے ہی اپنا شکار کر لینگے --" !!!

وہ ان کے ڈر پر مشتمل ہوتی انہیں سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی --

"آپ اتنا ڈر کیوں رہی ہیں --؟ اور آپ پریشان کیوں ہیں --؟ میں کون سا ان لوگوں کے پاس جا رہی ہوں -- اور اگر خدانخواستہ اسی گاؤں میں چلی جاؤنگی تو کون سا ان کو پتا لگ جانا ہے کہ میں ماہم سکندر ہوں -- اور وہی ماہم سکندر ہوں -- ایک نام تو ہزاروں ہوتے ہیں --" !!!

ماہم لاپرواہی سے مسکرا کر کہتی۔ عقیدت اور محبت سے انکا ہاتھ تھامتے بولی --

"ٹھیک ہے بیٹا کب تک نکلنا ہے --؟" وہ اپنے دل پر پتھر رکھ کر جانے کو تیار ہو گئیں تھیں --

"کل تک وہاں جوائن کرنا ہے --" !!

وہ روم کی طرف روانہ ہوتے انہیں بتا رہی تھی --

وہ دونوں وہاں سے شام کو گاؤں کی طرف روانہ ہو گئیں تھیں --

چار گھنٹے کا سفر طے کر کے جب وہ گاؤں کی سرحد پر پہنچیں تو آنکھیں کچھ پل کے لئے ساکت رہ گئیں اتنا خوبصورت گاؤں دیکھ کر --

Posted On Kitab Nagri

ہر طرف ہرے بھرے کھیت اور باغات، بیچ سے چوڑی پکی سڑک، جسے دیکھ کر شہر کی سڑک کا گمان ہو رہا تھا۔۔

مین سڑک سے گاؤں تین کلو میٹر اندر تھا۔وہ لوگ رکشے میں بیٹھ کر گاؤں تک گئیں تھیں۔۔

"انابی یہ گاؤں تو کافی خوبصورت ہے،لوگ جیسا گاؤں کا نقشا کھینچتے ہیں یہ اس سے کافی مختلف ہے، یہاں ہر سہولت موجود ہے۔۔پکی سڑک،اسکول،اسپتال،اور اب اسکول کے سامنے گرلز ڈگری کالج بن رہا ہے۔۔"!!

ماہم کافی جوش و خروش کے ساتھ انابی کو بتا رہی تھی۔۔وہ گاؤں کبھی نہیں آئی تھی اس لئے اسے یہ سب نیا نیا اور الگ سا لگ رہا تھا۔۔

انہیں گاؤں میں ایک چھوٹا سا گھر ملا تھا رہنے کے لئے، یہ فیسلٹی شہر سے آئے ہر ٹیچر کو مہیا کی جاتی تھی۔۔

اگلے دن وہ کالج جانے کے لئے تیار تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"انابی میں جارہی ہوں، دس منٹ کے مسافت پر ہے کالج -- میں پیدل ہی جاؤنگی اور بس جوائننگ لیٹر دے کر آجاؤں گی -- "!!!

ماہم اپنا حجاب سہی کرتی نکل گئی تھی --

وہ چاروں طرف اشتیاق سے دیکھتے ہوئے انٹر کالج تک پہنچ گئی تھی --

کالج کی پرنسپل کو جوائننگ لیٹر دینے کے بعد وہاں کے فیمیل ٹیچر اسٹاف سے ملنے کے بعد وہ باہر نکل رہی تھیں -- ساتھ میں وہاں کی مقامی ٹیچر حنا بھی تھیں جن سے اس کی ہیلو، ہائے اچھی خاصی ہوگئی تھی --

"آپ کا گاؤ کافی خوبصورت ہے -- "!! ماہم نے حنا سے اس کے گاؤ کی تعریف کی تھی --

اس کی بات پر حنا مسکرا کر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھنے لگیں --

وہ دونوں جیسے ہی آگے بڑھیں ویسے ہی سڑک سے آٹھ بلیک کلر کی بی ایم ڈبلیو ایک ہی لائن سے گذرتے ہوئے ان کے ارد گرد مٹی کا طوفان برپا کر گئی تھی --

"یہ کون پاگل انسان تھا -- ؟ جسے جیتے جاگتے انسان دکھائی ہی نہیں دے رہے -- ؟"

ماہم اپنے حجاب سے مٹی کا گرد جھاڑتی ہوئی چیخی تھی -- چہرہ غصے سے لال سرخ ہوا تھا --

"سردار عون عباس جعفری -- ! یہ سارا علاقہ ان کا ہے۔ ہمارے گاؤں ہی نہیں بلکہ پچیس گاؤں کی آن بان اور شان ہیں ہمارے سردار سائیں -- "!!

حنا عقیدت سے ان گاڑیوں کو دیکھتے ہوئے ماہم کو بتا رہی تھی --

Posted On Kitab Nagri

اس نام پر ایک پل کے لئے ماہم کے قدم تھمے پھر چلنے لگے۔۔دھڑکن چندپل شور مچا کر معمول پر آگئی تھی۔۔

"ضروری تو نہیں ہے کہ جیسا میں سوچ رہی ہوں وہی ہو۔۔؟"وہ خود کو ڈپٹ کر لاپرواہ بنی تھی۔۔

"دشمنوں کے لئے دشمن اور دوستوں کے لئے دوست ہیں ہمارے سردار سائیں۔۔گاؤں کے بچے۔بچے کی زبان پر انکا نام رہتا ہے۔۔ہمارے گاؤں کو ہر سہولت مہیا کرانا، ہر گھر کو دیکھنا وہ اپنا اولین فرض سمجھتے ہیں۔۔"!!!

حنا اپنے سردار سائیں کے خلاف "پاگل" لفظ سن کر صفائی پیش کرنے کے ساتھ تعریفوں کے پل باندھ رہی تھی کیونکہ اسے یہ لفظ اپنے سردار سائیں کے لئے بلکل پسند نہیں آیا تھا۔۔

"کیا کسی نے دیکھا ہے ایسے سردار سائیں جو اپنے گاؤں کے ہر فرد کے لئے محبت سموئے ہیں۔۔!!"حنا کے لہجے میں عقیدت اور محبت بول رہی تھی۔۔

ماہم یہ سارے لفظ منہ بگاڑ کر سنتی اپنے گھر کی طرف مڑ گئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اماں اگر میرے حق میں فیصلہ نہیں آیا تو میں خود سردار سائیں سے بات کرونگی لیکن خود پر ظلم نہیں ہونے دونگی--!!" وہ روندھی ہوئی آواز میں اپنی اماں کو اپنے فیصلے سے آگاہ کر رہی تھی--

"دھی تو ہم پر بوجھ نہیں ہے لیکن یہ دنیا تجھے جینے نہیں دیگی--!!" وہ چھوٹے سے مٹی کے سحن میں بیٹھ کر اپنے شوہر کا انتظار کر رہیں تھیں جو آج پنچایت میں گیا ہوا تھا--

"اماں ہم کام کرنے والے حق حلال کا کمانے والے سفید پوش لوگ ہیں، ہمیں بھی عزت پانے کا پورا حق ہے-- ہمارے سردار سائیں تو عورتوں کی اتنی عزت کرتے ہیں اس لئے ہمارے علاقے کے سارے مرد ہی اپنی عورتوں کو عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں لیکن وہ--وہ تو مجھے اپنی جوتی کی نوک پر رکھتا ہے، مجھے مارتا پیٹتا ہے--اماں اب مجھ سے برداشت نہیں ہوتا--!!" وہ بے تحاشا رونے لگی تھی کیونکہ اپنے والدین کو اپنے زخم دیکھانا کسی بھی لڑکی کے لئے سب سے زیادہ مشکل ہوتا ہے لیکن غریب طبقے کے لوگوں کے لئے مشکل ترین ہوتا ہے--

"دھی صبر کر صبر کیونکہ اللہ صبر کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے--!!" وہ صبر کا سبق سکھا رہیں تھیں کیونکہ ان کے بس میں کچھ بھی نہیں تھا--

"اماں ظلم پر کیسے صبر کرلوں--؟ ظلم کرنے والے سے برا تو ظلم سہنے والا ہے ایسا وہ استانی جی کہتی ہیں جن کے یہاں میں اس ہفتے سے کام کرتی ہوں--!!" وہ اپنے گرتے آنسوؤں کو بے دردی سے صاف کرتے ہوئے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی--

Posted On Kitab Nagri

"میں پڑھ نہیں سکی لیکن مجھے اتنا معلوم ہے کہ ظلم سہہ سہہ کر ظالم کو سر نہیں چڑھاتے ہیں -- ! !" وہ اپنے آنسوؤں کو بہاتے ہوئے پنجابی زبان میں اپنی اماں کو بتا رہی تھی --

---

ماہم سکندر -- ! عام سے نین نقش، سانولا ہلکا گلابی چہرہ، لیکن سب سے خاص گالوں میں پڑتا ننھا گڑھا اور گلابی شنگرفی کٹیلے ہونٹ، خوبصورت آنکھیں لیکن ان میں چھپا درد جو دیکھنے والے کو مبہوت کر دے، سر پر اسکارف لگائے، نقاب سے چہرہ ڈھکے وہ کالج گیٹ میں داخل ہوتے ہی حنا سے دعا سلام ہوئی پھر دونوں اسٹاف روم کی طرف باتیں کرتی روانہ ہو گئیں تھیں --

وہ پہلی بیل پر چھٹی کلاس میں داخل ہوئی تھی -

کالج پرنسپل نے ماہم سکندر کے ڈاکومنٹس دیکھنے کے بعد چھٹی کلاس سے بارہویں تک ایک ایک بیل دے دی تھی --

ماہم نے کلاس میں پڑھاتے وقت غور کیا کہ ایک تیرہ سالہ بچہ سارے بچوں کو پریشان کر رہا ہے --

"بیٹا آپ کھڑے ہو جاؤ -- ؟" ماہم نے تحمل سے کہا --

وہ ایسے اپنی گردن اکڑا کر کھڑا ہوا جیسے گردن میں کلف لگا ہو --

Posted On Kitab Nagri

"مس آپ مجھے جانتیں نہیں ہیں کہ میں کون ہوں۔۔؟ ورنہ آپ مجھے کھڑے ہونے کو نہیں بولتیں" ہ سالہ گولو گپلو سا بچا مغرور لب و لہجے میں اس سے مخاطب ہوا تھا۔۔

"بیٹا آپ جو کوئی بھی ہیں اس سے فرق نہیں پڑتا کیونکہ یہاں سارے بچے برابر ہیں۔۔!!!" وہ پیارا سا بچہ اسے اچھا لگا تھا لیکن اس کے لہجے کی مغروریت اسے پسند نہیں آئی تھی۔۔

"برابر نہیں ہیں۔۔؟ اور کبھی برابر ہو بھی نہیں سکتے۔۔ کیونکہ میں سب سے الگ ہوں۔۔!!" ماہم نے اب غور کیا تھا کہ اس کا لہجہ مغرور ضرور تھا لیکن اس کی آنکھوں کی محرومی۔۔ ہاں وہ محرومی ہی تھی جو اس بچے کی آنکھوں میں صاف جھلک رہی تھی۔۔

ماہم کو معلوم نہیں کیوں وہ بچہ اپنے آپ جیسا لگا تھا۔۔

وہ کچھ کہتی کہ تبھی بیل لگ گئی اور ماہم روم سے باہر چلی گئی۔۔ وہ ابھی راہداری میں تھی جب اسے حنا ملی۔۔

ماہم نے اس سے اس بچے کے بارے میں پوچھا تو حنا نے خوف سے بڑی۔ بڑی آنکھیں پھیلا کر جو اس کے گوش گزار کیا وہ اسے آنکھیں واں کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔

"وہ بچہ سردار عون عباس جعفری کا بھائی حمزہ عباس جعفری ہے۔۔! بے حد مغرور اور بگڑا ہوا ہے۔۔ استاد کو نکلوانا اسکے داہنے ہاتھ کا کھیل ہے۔۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے پیچھے پڑ جائے اور تم کو یہاں سے نکلوا دیں۔۔؟"

Posted On Kitab Nagri

حنا فکر مندی سے اسے دیکھتے ہوئے جلدی سے سمجھانے لگی تھی کیونکہ اس ایک ہفتے میں ہی وہ اس کے کافی قریب ہو گئی تھی۔۔

"اچھا میں ڈرتی تو ہوں نہیں، اور میں چاہتی ہوں کہ وہ مجھ سے پنگا لے۔۔؟ اس کا پالا اس بار ماہم سکندر سے پڑا ہے جو بگڑے کو سدھارنا اچھے سے جانتی ہے۔۔ "!!!

ماہم نے بے فکری سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

بھارت کے پنجاب کا ایک شہر ہے امر تسر۔ ہندوستان کی شمال مغربی ریاست یعنی کہ پنجاب کی دارالحکومت چندی گڑھ سے 217 کلو میٹر یعنی 135 میل میں واقع ہے۔ امر تسر پاکستان کے لاہور سے 28 کلو میٹر یعنی 17.4 میل مشرق کی جانب واقع ہے۔ امر تسر کو پنجاب کے مقامی تلفظ میں امبر سر بھی کہتے ہیں۔۔

یہ صبح کا منظر تھا جہاں سورج اپنی سنہری کرنیں پورے آب و تاب سے سر سبز کھیت کے میدانوں کو اپنے لمس سے روشناس کروا رہا تھا۔ گاؤں کی صبح ہوتی ہی خوبصورت ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

آج ایک بہت بڑی پنچایت تھی آس پاس کے تقریبا پچیس علاقوں سے لوگ اکٹھے ہوئے تھے آج انصاف پر مبنی فیصلہ ہونے والا تھااور یہ فیصلہ کرنے والا تھا سردار عون عباس جعفری-- !

سردار عون عباس جعفری-- ! کھڑی مغرور ناک، کشادہ پیشانی، بھوری آنکھیں، عنابی لب، 6فٹ سے نکلتا ہوا قد، بے حد سرخ گوری رنگت-- لیکن چہرے پر چھائی سنجیدگی اسے متاثر کن بناتی تھی--

چھبیس سالہ سردار عون عباس جعفری سفید کرتا شلوار پہنے ، میرون چادر کندھوں پر ڈالے اپنی گاڑی سے نکل کر پنچایت تک پہنچا تھا--

"سلام سردار سائیں-- !!" وہاں سبھی لوگ عقیدت سے کھڑے ہو کر اسے سلامتی پیش کر رہے تھے--

وہ سب کو جواب دیتا ہوا خود کے لئے رکھی کرسی پر بیٹھنے کے بجائے چارپائی پر بیٹھ گیا تھا--

یہی سادگی اور محبت تو گاؤں والوں کو اپنے سردار سائیں کی سب سے زیادہ پسند تھی--

آس پاس کے علاقوں کے کئی سرداران آئے ہوئے تھے-- جن میں شاہ پور سے عبدل خالق بھی آیا ہوا تھا جو سردار عون عباس جعفری کو سرداری سے ہٹانے کے لئے اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا تھا لیکن کامیابی اسے ابھی تک نہیں نصیب ہوئی تھی--

عبدل خالق کو اپنے سامنے دیکھ کر ایک پل کے لئے سردار عون عباس جعفری کے چہرے پر غصّہ نمودار ہوا لیکن پھر وہ پر سکون ہو گیا-- وہ اپنے احساسات اور جذبات چھپانے میں ماہر تھا--

Posted On Kitab Nagri

پنچایت شروع ہو چکی تھی--

"ہماری پنچایتوں میں بیٹیوں کو سرے آم لا کر نہیں کھڑا کیا جاتا ہے اس لیے نر گو اپنی بیٹی کا فیصلہ پنچایت کے سامنے خود پیش کریگا، جس سے ہمیں فیصلہ لینے میں دشواری پیش نہ آئے--!!!"بیٹی کے باپ کو پہلا حق دلانے والا تھا سردار عون عباس جعفری--!

اس کے اشاروں پر نر گو ہاتھ باندھے کھڑا ہوا تھا--

"بولو نر گو، بنا خوف کے بولو، تمہاری بیٹی نے کیا فیصلہ لیا ہے--؟"وہ اپنی مخصوص گمبھیر آواز میں اپنے سامنے کھڑے نر گو کو حوصلہ دیا تھا پوری پنچایت کے سامنے--

"سردار سائیں ہماری دھی وہاں جانے سے اچھا موت کو گلے لگانا پسند کریگی، کیونکہ اسے اشرف تو اشرف اس کی ماں بھی مارتی پیٹتی ہے---!!"وہ اپنے مٹی لگے لاچا سے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے بھرے مجمع کو ساکت کر گیا تھا--

ایک باپ اپنی بیٹی کو اس لئے تو نہیں پالتا پوستا ہے کہ وہ بیاہ کر جانے کے بعد کسی کے پیروں تلے روندی جائیگی--

"اشرف تم کیا کہتے ہو--؟"عبدل خالق اپنے گاؤں کے اشرف کو کھڑا کیا تھا جو نر گو کا داماد تھا--

"سرپنچ سائیں یہ سب جھوٹ ہے، میں اپنی گھر والی کے ساتھ ایسا کیوں کرونگا--وہ ہمارے ساتھ رہنا نہیں چاہتی اس لئے یہ سب الظام لگا رہی ہے--!!!"وہ پنچایت کے سامنے صاف مکر گیا تھا--

Posted On Kitab Nagri

سردار عون عباس جعفری نے اس کی جھوٹی بات سن کر اپنے اشتعال کو دبا رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ دو گاؤں کا فیصلہ ہے، جسے بڑی باریک بینی سے کرنا ہو گا--

سبھی سرپنچ کے مشترکہ رائے سے فیصلہ لیا گیا تھا کہ اشرف کو ایک موقع دیا جائے--

"نرگو تمہاری بیٹی ہماری بیٹی، ہمارے علاقے کی ساری بیٹیاں ہماری بیٹی ہیں--پنچایت نے یہ فیصلہ لیا ہے کہ اشرف کو ایک موقع دیا جائے--نرگو تم اپنی بیٹی کو کل شام چار بجے رخصت کرو گے، اگر پھر تمہاری بیٹی کے ساتھ ناانصافی ہوئی تو سزا کا حقدار اشرف ہو گا--!!" وہ چہرے پر رعب طاری کیے بھرے مجمع کو خاموش کر گیا تھا--

آج پہلی بار سب حیران تھے اپنے سردار سائیں کے کسی کو موقع دینے پر، کیونکہ سردار عون عباس جعفری ایک غلطی کے بعد موقع دینے کا روادار نہیں تھا--لیکن سردار سائیں کے فیصلے کے خلاف کھڑا ہونا تو انہوں نے کبھی چاہا ہی نہیں تھا--

اس کی آواز ایک بار پھر گونجی سب کو خاموش کروا دیا تھا--

"جسے بہو اور بیوی کے روپ میں نوکرانی چاہیے وہ بیاہ نہیں کرے بلکہ اپنے لئے ایک نوکرانی رکھ لے جو گھر کے سارے کام کرے--سن لو سبھی لوگ سردار عون عباس جعفری کے گاؤں ہی نہیں اس کے علاقے کی عورتیں کسی کی نوکرانی یا زر خرید غلام نہیں ہیں جن کے ساتھ ناروا سلوک کیا جائے--وہ مردوں کی شان بان اور آن ہوتی ہیں، سردار عون عباس جعفری کے علاقے کے بیٹیا ظلم پر خاموشی کی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

چادر اوڑھنا نہیں جانتی بلکہ اس ظلم کے خلاف لڑنا جانتیں ہیں -- نر گو کہنا اپنی بیٹی سے کہ اس کے ساتھ عون عباس جعفری کھڑا ہے -- !!!" جس شان سے وہ نر گو کے ساتھ کھڑے رہنے کا کہہ رہا تھا اس سے اس کی شخصیت کا رعب و دبدبہ دیکھنے والے کو اپنے جانب کھینچ رہا تھا --

نر گو نے اپنے سر دار سائیں کو عقیدت اور محبت سے دیکھ کر دل میں ان کے لئے دعائیں مانگنے لگا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اب اس کی بیٹی کے ساتھ ناانصافی نہیں ہو سکتی ہے --

اس کے ساتھ ہی پنچایت کے برخاست ہونے کا اعلان ہوا تھا -- سبھی لوگ اپنے اپنے گھروں کو لوٹنے لگے تھے --

وہ بھی اپنے داہنے ہاتھ کہے جانے والے دین محمد کے ساتھ اپنی گاڑی تک پہنچا تھا جب کسی کی زہر میں ڈوبی آواز نے اسے مڑنے پر مجبور کر دیا تھا --

---

وہ کالج سے شام میں گھر پہنچی تو دیکھا انابی کچن میں کھڑیں ڈنر کی تیاری کر رہیں تھیں، اور برتنوں کا انبار سینک میں پڑا تھا -- جسے دیکھ کر ماہم کو غش آ رہے تھے --

Posted On Kitab Nagri

"انابی میں نے حنا سے بات کی ہے کسی لڑکی کے لئے، جو آکر آپ کی مدد کروادیگی۔۔ وہ یہی کی مقامی لڑکی ہے، ابھی آتی ہی ہو گی۔۔!!" وہ حنا سے کہہ کر انابی کے خیال سے کام کے لئے لگوا رہی تھی۔۔

"دھی اس کی ضرورت تو نہیں ہے، کتنے کام ہوتے ہیں ہم دو لوگوں کے۔۔؟ جو ہمیں کسی کو رکھنا پڑے۔۔!!!" وہ کسی اور کو اپنے گھر آنے کا سن کر پریشان ہوئیں تھیں۔۔

"ضرورت کیوں نہیں ہے انابی، پہلی بات اس سے ہماری بھی مشکل آسان ہو جائے گی اور اس لڑکی کو پیسے ملینگے تو اس کی بھی مشکل آسان ہو جائے گی۔۔!!!" وہ انہیں دلیلیں دے کر قائل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔اس کی بات سن کر وہ مسکرا پڑی تھیں کیونکہ وہ جانتیں تھیں کہ وہ دل کی بہت نرم ہے۔۔۔

دروازہ پر کھٹکا ہوا تھا جب ماہم نے جا کر دروازہ کھولا تھا۔۔ وہ پرانا سا پنجابی سوٹ پہنے اس کے ہم عمر لڑکی کھڑی تھی۔۔

"کیا آپ کو حنا نے بھیجا ہے۔۔؟"

ماہم اسے اندر آنے کا راستہ دیتے ہوئے سوال کر رہی تھی۔۔

وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنا تعارف دے کر کام کرنے لگی تھی۔۔ وہ بہت محنتی تھی، دو دن میں ہی اس نے ماہم اور انابی کا دل جیت لیا تھا۔۔

ماہم کو اس کے چہرے کی اداسی کھٹک رہی تھی لیکن وہ اسے کریدنا نہیں چاہتی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"استانی سائیں کل صبح میں آ نہیں پاونگی۔۔ "!!

وہ اداس لبوں لہجے میں فرش پر بیٹھ کر اس سے کل نہ آنے کی معزرت کر رہی تھی۔۔

"سب ٹھیک تو ہے ناں نوری۔۔؟ میں دیکھ رہی ہوں کہ تم بہت پریشان ہو۔۔؟" وہ بہت نرم دل تھی اس سے کسی کی پریشانی دیکھی نہیں جارہی تھی اس لیے اس نے آج پوچھنا بہتر سمجھ رہی تھی۔۔

"استانی سائیں کل ہمارے واسطے پنچایت ہے، جس میں ہماری زندگی کا فیصلہ لیا جائے گا۔۔!!" وہ آنکھوں میں آنسوں لیے سر کو جھکا گئی تھی۔۔

"پہلے تو تم فرش سے اٹھو اور یہاں بیٹھو، دوسری بات تمہارے واسطے پنچایت کیوں۔۔؟" وہ حیران ہوئی تھی اس کی باتوں سے۔۔

"استانی سائیں ایک سال پہلے ہماری بیاہ شاہ پور میں ہوا تھا، جب سے ہم بیاہ کر گئے تھے تب سے ہماری زندگی اجیرن کر دی تھی ان لوگوں نے، لیکن یہ بات ہم کبھی اپنے گھر نہیں کہے۔۔ ہم سے کام تو پورا لیا جاتا تھا لیکن خانہ ہمیں بس ایک وقت کا ملتا تھا وہ بھی پورا نہیں۔۔!!!" وہ خود پر بیتی داستان ایسے بتا رہی تھی جیسے کسی اور کی داستان سنا رہی ہو۔۔

"یا اللہ اتنا ظلم۔۔ ویسے تمہارا شوہر کچھ نہیں کہتا تھا۔۔؟" ماہم نے اس لڑکی کو دیکھا تھا جو اتنی کم عمری میں اتنا کچھ سہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"شوہر -- ہاہاہاہا -- ! استانی سائیں ہمارا مرد تو ہمیں روز آنہ مارتا پیٹتا تھا اور کہتا تھا کہ ہم کسی اور کو -- !!!" وہ شوہر کے نام پر کھو کھلی ہنسی ہنستی اسے ساکت کر گئی تھی --

"کیا کسی اور کو -- ؟" وہ اسے چپ دیکھ کر پوچھ بیٹھی تھی --

"ہم کسی اور کو اپنے دل میں بسائے بیٹھے ہیں -- وہ عبدل خالق کے لئے کام کرتا ہے، اور ہم سے نفرت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم اپنے سردار سائیں کے خلاف ایک بھی بات برداشت نہیں کر سکتے -- !!!" وہ ایک بار پھر شروع ہوئی تھی --

"تم جانتی ہو نوری ظلم کرنے والے سے برا ظلم سہنے والا ہے -- تم جب واپس اپنوں کے بیچ واپس آ چکی ہو تو اب تم خود فیصلہ لو کہ تم کیا چاہتی ہو -- ؟؟" وہ اس کا اداس چہرہ دیکھ کر ملال کر رہی تھی --

"ہمارے یہاں خود فیصلہ نہیں لیا جاتا بلکہ جو پنچایت فیصلہ کرتی ہے ہم اسی کو مانتے ہیں -- ہم ایک رات وہاں سے بھاگنے میں کامیاب ہو گئے تھے استانی سائیں اور جب ہم یہاں پہنچے تو وہ پنچایت بیٹھانے لگا -- کل پنچایت ہے استانی سائیں، کل ہماری زندگی کا فیصلہ لیا جائے گا -- !!!" وہ گھر جانے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی --

"اگر تمہارے حق میں فیصلہ نہیں ہوا تو تم اپنے حق کے لئے آواز اٹھاؤ گی، تم ایسے ہی نہیں جاؤں گی -- میں تمہارے ساتھ ہوں -- !!" وہ اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھے تسلی دے رہی تھی --

اس کے جانے کے بعد ماہم کتنی دیر تک سوچوں میں گم رہی تھی --

Posted On Kitab Nagri

اگلے دن کالج کے راستے پر گامزن تھی جب حنا مل گئی تھی--ماہم نے اس سے نوری کی بات شروع کی تھی جسے سن کر حنا نے بتایا کہ آج پنچایت تھی اور فیصلہ ہو چکا ہے--

"کیا فیصلہ لیا تمہارے سو کالڈ سردار سائیں نے--؟" وہ غصے سے مٹھیوں کو بھینچتے پھنکاری تھی--

"یہ صرف سردار سائیں کا فیصلہ نہیں ہے بلکہ پچیس سرپنچوں کا مشترکہ فیصلہ ہے کہ اشرف کو ایک موقع دیا جائے--!!" حنا اس کے غصے کو دیکھ کر پریشان ہوئی تھی--

"یہ انصاف تو نہیں ہے یہ تو سراسر ظلم ہے--ویسے یہ پنچایت ہو کہاں رہی ہے--؟" وہ راستے پر کھڑی ہو گئی تھی--

"ماہم ہمارے یہاں بیٹیاں پنچایتوں میں نہیں جاتی ہیں--!!" وہ اس کے ارادے کو سمجھ کر اس کو ٹھنڈا کر رہی تھی--

"اچھا--! بیٹیوں کا فیصلہ ہو تب ٹھیک ہے، لیکن بیٹیاں پنچایتوں میں نہیں جا سکتی واہ--آفرین ہے بھئی--!!" وہ اپنے ہونٹوں کو بھینچے اپنے اشتعال کو کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی--

"پنچایت وہاں ہو رہی ہے--!" حنا اس کا غصّہ سے خطرناک حد تک لال ہوتا چہرہ دیکھ کر پنچایت والی جگہ بتا کر کالج کے راستے پر مڑ گئی تھی--

ان ایک ہفتے میں ہی حنا جان چکی تھی کہ ماہم سکندر اپنے ارادوں کی بڑی پکی ہے--

Posted On Kitab Nagri

"گاؤں کے سو کالڈ سردار صاحب۔۔جو اپنے علاقے کی ہر بیٹی کو اپنی بیٹی کہتے ہیں وہ آج اپنی ہی منہ بولی بیٹی کا درد نہ سمجھتے ہوئے اسے رسوائی اور ظلم کی طرف دھکیل رہے ہیں، واہ آفریں ہے آپ پر سردار۔۔!!" اپنے پیچھے نسوانی زہر میں ڈوبی آواز سن کر سردار عون عباس جعفری کے قدم تھم گئے تھے۔۔

وہ پیچھے مڑتے ایک نظر اسے دیکھ کر اپنی نظریں جھکائے کھڑا ہوا تھا۔۔

وہ عبایا پہنے ہوئے لڑکی اپنے جاہ وجلال کے ساتھ اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔غصّہ کی شدت سے اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے، سردار عون عباس جعفری کی غیرت نے گوارا نہیں کیا کسی غیر محرم لڑکی کو اس طرح دیکھنا، یہ چند پل کا کھیل تھا جب اسے احساس ہوا فوراً اس نے اپنی نظریں جھکائیں تھیں۔۔

"میں نہیں مانتی آپ کو سردار۔۔جو اپنی بیٹیوں کے حق میں اچھا فیصلہ نہ لے سکے وہ کیسا اور کہاں کا سردار۔۔؟" اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس سردار کا گلا دبا دیتی یا منہ ہی نوچ لیتی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی تک ماہم اپنی نظریں اس کے گھڑی پہنے خوبصورت ہاتھوں پر ٹکا کر اس سے دو دو ہاتھ کر رہی تھی لیکن ایک پل کے لئے اس کی نظروں نے بے اختیار اس خوبرو چہرے کا طواف کیا تھا۔۔

بے حد خوبرو شخص، کھڑی مغرور ناک، کشادہ پیشانی، بھوری آنکھیں، عنابی لب، چھ فٹ سے نکلتا ہوا قد، بے حد سرخ گوری رنگت۔۔ لیکن چہرے پر چھائی سنجیدگی اسے متاثر کن بناتی تھی۔۔

چھبیس سالہ سردار عون عباس جعفری سفید کرتا شلوار پہنے، میرون چادر کندھوں پر ڈالے اپنی نظریں جھکائے ہوئے اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔ مقابل کی سحر انگیز شخصیت نے اس پر کچھ پل کے لئے سحر طاری کیا تھا۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

وہ اپنی نظریں ہٹا گئی تھی۔۔ کیا انداز تھا اس سردار کا جو اپنی نظریں جھکائے اپنے لبوں کو آپس میں پیوست کئے سکون سے کھڑا تھا۔۔

"سردار سائیں یہ ہمارے انٹر کالج کی استانی سائیں ہیں جو شہر سے آئیں ہیں۔۔!!" یہ دین محمد تھا جو اپنی نظریں اپنے سردار کی طرح جھکائے اسے سر گوشیانہ لہجے میں سامنے والی کا انٹرو بتا رہا تھا۔۔

"استانی سائیں میں آپ پر یا کسی پر بھی دباؤ نہیں ڈالتا کہ وہ مجھے اپنا سردار سائیں سمجھے۔۔ لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ آپ کو یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔۔!!" سردار عون عباس جعفری کے منہ سے گمبھیر لبو لہجے میں ادا ہوئے یہ لفظ ماہم سکندر کی دنیا کو تہہ و بالا کر گئے تھے۔۔

"یہ استانی سائیں کیا ہوتا ہے۔۔؟ مجھے نہیں پسند یہ سو کالڈ سائیں۔۔!!" وہ اس کے طرزِ مخاطب پر آگ بگولہ ہو گئی تھی۔۔ وہ ابھی کچھ اور رکھ کر اسے سناتی کہ اپنی پیچھے کسی مردانہ ہنسی کی آواز نے دم بخود کیا تھا۔۔

"واہ سردار سائیں واہ۔۔! کیا کہنے، جب تمہارے اپنے ہی تمہارے فیصلے کے خلاف کھڑے ہوں تو تمہارا فیصلہ کوئی معنی ہی نہیں رکھتا ہے۔۔!!" زہر میں ڈوبی طنزیہ ہنسی سن کر ماہم سکندر پلٹتی کہ اس

Posted On Kitab Nagri

سے بھی تیزی سے سردار عون عباس جعفری اس کے سامنے کھڑے ہو کر اسے نا محسوس انداز میں اپنے وجود کے پیچھے چھپا گیا تھا--

اس کی اس حرکت پر ماہم سکندر ساکت ہوئی تھی یہ کون سا انداز تھا جہاں وہ ایک انجانی لڑکی کو کسی اور کا سامنا نہ ہونے دینے کے خیال سے اس کو چھپائے کھڑا تھا--

ماہم اپنے سامنے کھڑے مقابل کی پشت کو گھورا تھا اور پھر پیچھے مڑی تھی جہاں سات آٹھ آدمی ہاتھوں میں بڑے بڑے اسلحہ سمیت کھڑے تھے--

ماہم نے اتنا زیادہ اسلحہ دیکھ کر خوف سے جھرجھری لی تھی--

"یہ بندہ سردار ہے یا ڈاکو--؟" وہ سوچنے پر مجبور ہوئی تھی--

"تم سے کس نے کہا کہ یہ میری اپنی ہیں--؟ جو اپنا ہوتا ہے وہ کبھی بھی خلاف نہیں کھڑا ہوتا ہے بلکہ ہمیشہ ساتھ کھڑا ہوتا ہے-- لیکن تم کیا جانو عبدل خالق--!!" سردار عون عباس جعفری کی بظاہر دھیمے مگر سرد آواز اور کٹیلے لہجے وہاں سبھی کو محسوس ہوئے تھے--

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم دشمن کے سامنے ہی تیر برسا رہے ہو وہ بھی اپنے علاقے میں--؟" عبدل خالق کی بات پر اس کے چہرے پر زہر خند مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی--

"میں نہ خود پیٹھ پیچھے وار کرتا ہوں اور نہ ایسا کرنے والے کو پسند کرتا ہوں، یہ تو پورا علاقہ جانتا ہے کہ سردار عون عباس جعفری دشمنی بھی ڈنکے کی چوٹ پر نبھانے کا قائل ہے-- پیٹھ پیچھے وار کرنے والے

Posted On Kitab Nagri

کو دشمن نہیں بزدل سمجھتا ہوں اور جہاں تک رہی علاقے کی بات تو اپنے علاقے میں تو گیدڑ بھی شیر بنتا ہے لیکن وہ شیر نہیں ہوتا، تم میرے سامنے کھڑے ہو کر مجھ سے اس لہجے میں بات کر کے زندہ سلامت واپس جا رہے ہو، اس لئے کہ تم عون عباس جعفری کے علاقے میں ہو، ورنہ میں اپنے سامنے زبان چلانے والے کی زبان کاٹنے میں دیر نہیں لگاتا۔۔"!!!

اس کی بات سے زیادہ اس کی پراسرار سی مسکراہٹ نے عبدل خالق کے دل کو حقیقی معنوں میں خاک کیا تھا۔۔

اور اس کی اس بات نے پیچھے کھڑے وجود کو بھی ساکت کیا تھا۔۔

"تمہارا مطلب کیا ہے۔۔؟" عبدل خالق کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہوا تھا۔۔

"جاؤ عبدل خالق اپنے آج کے فیصلے پر جیت کا جشن مناؤ، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ جیت ہار میں تبدیل ہو جائے۔۔!!" ایک بار پھر عبدل خالق کو اس کی پراسرار مسکراہٹ نے خوفزدہ ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔۔ وہ وہاں سے پہلی فرصت میں نکلتا چلا گیا تھا۔۔

"سائیں اس عبدالخالق کے منصوبے پر پانی پھیرنے کا وقت آگیا ہے۔۔!!" دین محمد، عبدالخالق کے جانے کے بعد اسی راستے پر اپنی نظریں مرکوز کیے اپنے سائیں سے مخاطب تھا۔۔

وہ لوگ آپس میں وہاں کے مقامی لب و لہجے میں بات کرتے ہوئے یہاں تک بھول چکے تھے کہ ان کے پیچھے کوئی وجود بھی کھڑا ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ہیے یو۔۔! آپس میں پنجابی میں بات کر کے کہیں مجھے گالی تو نہیں دے رہے ہو۔۔؟میں بتادو تم لوگوں کو کہ مجھے بھی بہت ڈھیر ساری گالیاں آتی ہیں۔۔!!" وہ غصے سے دانت کچکچاتے ہوئے ان سب پر ہلکی آواز میں چیخی تھی۔۔

"ہم ہر عورت کی عزت کرنا جانتے ہیں، ہم گالی دینے سے پہلے مرنا پسند کریں گے۔۔!!" وہ اس کی بات سن کر غصے سے اپنی مٹھیوں کو بھینچے اپنے اشتعال کو دبا رہا تھا۔۔

"ہاں بھلے سے گالی مت دو، مر جاؤ۔۔ لیکن سولی پر چڑھا دو، یہ کونسا انصاف ہے۔۔؟" وہ اس کی بات پر منہ ہی منہ میں بڑبڑآئی تھی لیکن اس کی آواز اتنی تیز ضرور تھی کہ مقابل کے کانوں تک رسائی حاصل کر سکے۔۔

"دین محمد انہیں باحفاظت عزت کے ساتھ ان کے مقام تک چھوڑ کر آؤ۔۔ ہماری وجہ سے کسی ایک کو بھی خروچ نہیں آنی چاہیے۔۔!!" وہ اب دین محمد سے مخاطب تھا۔۔

"سردار سائیں اس وقت استانی سائیں کو یہاں سے بھیجنا خطرے سے خالی نہیں ہے کیونکہ آپ تو جانتے ہی ہیں کہ اگلے روڈ پر کیا ہونے والا ہے۔۔؟ عبدل خالق کو لگتا ہے کہ ہم سب بیوقوف ہیں لیکن وہ ابھی ٹھیک سے ہمیں سمجھ نہیں پایا ہے۔۔!!" وہ پر سوچ انداز میں مخاطب ہوا تھا۔۔

وہ پیور اور دیسی گاؤں کے مخلص لوگ تھے جو اپنے سردار سائیں کے لئے اپنی جان دے بھی سکتے تھے اور اپنے سردار سائیں کے لئے کسی کی جان لے بھی سکتے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

پنچایت گاؤں سے کچھ فاصلے پر رکھی گئی تھی جہاں سے دو روڈ گزرتے تھے ایک گاؤں کے اندر آتا تھا اور ایک گاؤں سے باہر کے راستے پر جاتا تھا--

سردار عون عباس جعفری نے اپنی باڈی گارڈ کی سات گاڑیوں کو گاؤں کے راستے پر بھیجنے کے بعد اپنی خود کی بلیک بی ایم ڈبلیو کو وہی کھڑی کر رکھا تھا--

"استانی سائیں آپ کا اس وقت کالج پہنچنا ضروری ہے لیکن آپ جا نہیں سکتی ہیں--آپ ہمارے ساتھ چلیں آپ کو باحفاظت پہنچانا ہمارا اولین فرض ہے--!!" وہ چاروں طرف اپنی نظریں گھما کر گاؤں کی ہریالی کو دیکھ رہی تھی جو سر سبز گھاس کے میدانوں میں پھیلا ہوا تھا، وہ مبہوت ہوئی تھی--وہ ابھی کھوئی ہی رہتی جبھی وہ اس سے مخاطب ہوا تھا--

وہ اس کے التجائیہ انداز کو دیکھ کر بنا چوں چرا کرے اس کے ساتھ روانہ ہو گئی تھی--

یہ سڑک سے کچھ فاصلے پر آم کے باغات تھے جس میں وہ تینوں لوگ--سردار عون عباس جعفری، ماہم سکندر اور دین محمد اتر کر کھڑے ہوئے تھے--

دین محمد باغ میں داخل ہونے سے پہلے سردار عون عباس جعفری کی گاڑی کو گئیر میں ڈال کر خود باغ میں داخل ہو گیا تھا--

ماہم سکندر یہ سب چپ چاپ دیکھ رہی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا جب اچانک فضا گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھی تھی--

Posted On Kitab Nagri

سردار عون عباس جعفری کی گاڑی پر گولیوں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی۔۔

یہ دل دہلا دینے والا منظر دیکھ کر ماہم سکندر کے اوسان خطا ہوئے تھے، وہ وہیں کانوں پر ہاتھ رکھے جھکی تھی۔خوف سے اس کا دل سو کی اسپیڈ سے دھڑک رہا تھا۔۔

یہ منظر دیکھ کر کچھ پل کے لیے دین محمد کا دل بھی ساکن ہوا تھا۔۔

"سردار سائیں اگر ہمیں وقت رہتے نہیں معلوم ہوتا تو آج کیا ہوتا۔۔؟"ابھی بھی پوری فضا گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج رہی تھی۔۔

"سب ٹھیک ہوتا دین محمد۔۔ جب ہم کسی کا برا نہیں چاہتے تو وہ رب ہمارا برا کیسے ہونے دے سکتا ہے۔۔!!" وہ دین محمد کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے اسے تسلی دے رہا تھا جب انہیں اپنے پیچھے نسوانی چیخ سنائی دی تھی۔۔

دونوں ایک ساتھ مڑے تھے لیکن سردار عون عباس جعفری اس خوف سے سمٹے وجود کے پاس پہنچ کر اس سے کچھ فاصلے پر زمین پر بیٹھا تھا۔۔

"آپ ٹھیک تو ہیں۔۔؟" وہ اسے اس طرح دیکھ کر پریشان ہوا تھا کیونکہ ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ جس طرح اس پر دھاڑ رہی تھی اسے نہیں لگا تھا کہ وہ اتنی جلدی ڈر جائے گی۔۔

"اگر آپ اس وقت گاڑی میں ہوتے تب بھی یہی ہوتا ناں۔۔؟؟" وہ خوف سے اپنے ماتھے پر آئے پسینہ کو صاف کرتے ہوئے اس سے سوال کر رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"دشمن سردار عون عباس جعفری کی گاڑی پر وار کرنے نہیں آئے تھے اس کے جگر پر وار کرنے آئے تھے۔۔!!"اس کی بات پر پہلی بار سردار عون عباس جعفری کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی معصومیت کا یہ کون سا انداز تھا۔۔؟وہ کچھ پل کے لیے حیران ہوا تھا۔۔

وہ اس وقت اپنا غصہ اور سب کچھ بھول گئی تھی یاد تھا تو بس اتنا کہ ابھی اس وقت ایک انسان کی جان جانے والی تھی۔۔

جیسے ہی گولیوں کی بوچھاڑ کم ہوئی تھی دین محمد اسے بحفاظت کالج کے گیٹ تک چھوڑ کر گیا تھا۔۔

اس کے پیروں میں جیسے جان ہی نہیں تھی،وہ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی کہ کیا دشمنی ایسے بھی نبھائی جاتی ہے۔۔؟اس نے آج تک ایسا منظر دیکھا نہیں تھا،ہاں سنتی ضرور آئی تھی اپنی انا بی کے منہ سے۔۔ لیکن آج وہ دیکھ چکی تھی۔۔

آج دونوں پھر ایک ساتھ کالج کے روڈ پر ملیں تھیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

"حنا۔۔!نوری دو دن سے نہیں آئی ہے۔۔؟کیا اس کی رخصتی ہو گئی ہے۔۔؟میں نے کہا بھی تھا کہ اپنے حق کے لیے آواز اٹھانا،میں تمہارے ساتھ ہوں چاہے کوئی رہے یا نہ رہے۔۔!!!"وہ آج بہت اداس تھی۔۔

"کیا سچ میں آپ کو کچھ معلوم نہیں ہے۔۔؟"حنا حیران نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی کہ آیا اسے سچ میں نہیں معلوم ہے۔جب کہ کل سے پورے گاؤں میں شور سا مچا ہوا تھا۔۔

وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے اس کے ساتھ پھر چلنا شروع ہو گئی تھی۔۔

"اس دن پنچایت کے بعد عبدالخالق کے لوگوں نے ہمارے سردار سائیں پر جان لیوا حملہ کیا تھا۔یہ تو بہت اچھا ہوا کہ سردار سائیں کو پہلے سے ہی معلوم ہو گیا تھا،اس وجہ سے بچت تو ہو گئی ورنہ نہ جانے آج کیا ہوتا۔۔!!"اس کی بات پر ماہم کے پیر کچھ پل کے لیے تھمے تھے،وہ یہ نہیں بتا سکی کہ اس حملے کے دوران میں بھی ساتھ تھی۔۔

"عبدالخالق کو اسی کے کھیل میں پھنسا دیا انہوں نے۔۔!!"حنا اپنے سردار سائیں کی اس ادا پر دل سے مسکرائی تھی۔۔

"مطلب۔۔؟"ماہم سکندر ٹھٹھک کر رکی تھی۔۔اس کے چہرے پر تجسّس ابھر کر معدوم ہوا تھا۔۔

"مطلب یہ کہ سردار سائیں پر حملہ عبدالخالق کے کہنے پر اشرف نے کیا تھا۔۔ہمارا علاقہ بارڈر کے قریب ہے اس لیے یہاں بی ایس سیف کے جوانوں کی ڈیوٹی ہوتی ہے۔۔اشرف کو اور بھی کئی انلیگل

Posted On Kitab Nagri

کاموں میں ملوث ہونے کی وجہ سے اور جانلیوا حملے کی منصوبہ بندی کے تحت آرمی جیل کی سلاخوں میں بند کیا گیا ہے -- اسی شام میں پھر پنچایت ہوئی جس میں نوری کے حق میں فیصلہ ہوا ہے، اب نوری کو وہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ جیل جانے سے پہلے سردار سائیں نے پوری پنچایت کے سامنے طلاق نامہ پر سگنیچر کروالیا تھا اس سے -- !!!" حنا اسے تفصیل سے بتاتے ہوئے کالج کے گیٹ میں داخل ہو گئی تھی --

"ارے آپ رک کیوں گئی -- ؟ چلیں جلدی -- !!" وہ اسے پیچھے ساکت کھڑے دیکھ کر خود بھی رک گئی تھی --

"اگر تمہارے سردار سائیں پر حملہ نہیں ہوتا تو نوری کی رخصتی ہو جاتی -- ؟" وہ حنا کے سامنے ایک اور سوال لئے کھڑی ہوئی تھی --

"نہیں بلکل نہیں -- ! ہمارے سردار سائیں اپنوں کے لئے اپنی جان قربان کر سکتے ہیں اور جو ہمیں تکلیف دے اس کی جان لے بھی سکتے ہیں -- انہوں نے نرگو چاچا سے پنچایت میں کہا تھا کہ وہ ان کی بیٹی کے ساتھ ہیں -- اور ہمارے سردار سائیں کے ساتھ ہونے کا مطلب ہمارے لئے کیا ہے یہ ہم بیان کرنے سے قاصر ہیں -- !!" وہ اس کے سوال پر مسکراہٹ لئے اس کو یقین دلا رہی تھی کہ اس کے سردار سائیں جیسا کوئی نہیں ہو سکتا --

Posted On Kitab Nagri

"اتنی محبت وہ بھی ایک انسان کو۔۔!!" وہ بڑبڑاتے ہوئے کلاس روم کی طرف روانہ ہوگئی تھی۔ لیکن اس کی اس بڑبڑاہٹ میں چھپی محرومی کوئی نہیں جانتا تھا۔۔

گاؤں کے ایک کونے پر کھڑی لال سرخ پتھروں سے بنی یہ حویلی پورے شان و شوکت کے ساتھ کھڑی تھی۔۔ نوکروں کی پوری فوج تھی جو حویلی کے ہر حصے میں اپنے کام کو بخوبی انجام دے رہے تھے۔۔

اس حویلی میں صرف تین فرد رہتے تھے۔ یہ حویلی نہ جانے کتنے عرصے سے نسوانی وجود سے انجان تھی۔۔

انیس جعفری جو حویلی ہی نہیں پورے علاقے کے آغا جان تھے۔۔ اور ان کے دو پوتے سردار عون عباس جعفری، حمزہ عباس جعفری ہی ان کی پوری دنیا تھے۔۔

وہ صبح آٹھ بجے مردان خانے سے اٹھ کر حویلی کے اندرونی حصے میں داخل ہوا تھا۔۔ اب وہ مسکراتے ہوئے ایک روم میں داخل ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس روم کا پورا لک ہی کسی شہزادہ کے روم کی طرح سجا ہوا تھا۔۔ بہت کشادہ اور خوبصورت روم تھا، بیچوں بیچ ایک بیڈ پڑا ہوا تھا جس پر ایک چھوٹا سا وجود کمبل اوڑھے سویا پڑا تھا۔۔

وہ دھیرے دھیرے اس کے قریب پہنچ کر بیڈ پر ہیں ایک طرف بیٹھا تھا اور مسکراتے ہوئے اس وجود کے چہرے سے کمفرٹ کو ہٹا رہا تھا۔۔

"گڈو۔۔ گڈو۔۔! اٹھو یار صبح ہو گئی ہے۔۔؟" وہ اس کے پھولے پھولے نرم گالوں کو تھپتھپاتے ہوئے اسے محبت سے چور لہجے میں اٹھا رہا تھا۔۔ وہ پھولے پھولے گالوں والا بے حد خوبصورت سا بچہ حمزہ عباس جعفری تھا۔۔

حمزہ بڑی شان سے اسی طرح سویا پڑا تھا اس کے کان پر جوں تک نہیں رینگی تھی۔۔

"بیٹا اٹھ جائیں اسکول جانا ہے ناں۔۔؟ اور لالہ اپنے ہاتھوں سے اپنے گڈو کے لئے ناشتا بنانے کو ریڈی ہیں۔۔!!" وہ جانتا تھا کہ حمزہ جاگ رہا ہے اور جان کر پریشان کر رہا ہے۔۔

وہ اس کے بالوں میں ہاتھ ڈال کر انہیں بکھیر دیا تھا۔۔

"کیا ہے لالہ۔۔؟ آپ بالوں کو بگاڑ کر مجھے گندا بچہ بنا رہے ہیں، آپ کو معلوم ہے میں اچھے اسٹائل میں کتنا ہینڈسم لگتا ہوں۔۔؟" وہ اس کے بال بگاڑنے پر آنکھیں کھول کر لیٹے لیٹے ہی شروع ہو گیا تھا۔۔

"میرے چھوٹے سے پاپڑ کے ٹکڑے۔۔! آپ ہینڈسم نہیں کیوٹ لگتے ہیں۔۔ ہاہاہاہا۔۔!!" وہ بے اختیار قہقہہ لگا گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ صرف اپنے پاپڑ کے ٹکڑے کے ساتھ ہی اس طرح ہنستا تھا ورنہ دنیا کے سامنے سنجیدگی کا لبادہ اوڑھے ہی رکھتا تھا۔۔

وہ اپنے درد کو چھپانے میں ماہر تھا کیونکہ وہ سردار عون عباس جعفری تھا۔۔

اسے اس طرح کھل کر ہنستے ہوئے دیکھ کر حمزہ اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔

"لالہ آپ ہنستے ہوئے بہت پیارے لگتے ہیں۔۔!!" وہ محبت پاش نظروں سے اپنے بھائی کو دیکھتے ہوئے اس کے چہرے پر اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے گالوں کو چٹاچٹ چوم لیا تھا۔۔

وہ اس کی اس ادا پر بے اختیار مسکرایا تھا اور پھر اس کی پیشانی کو چوم کر اسے زور سے خود میں بھینچ گیا تھا۔۔

یہ ایک بھائی کی دوسرے بھائی سے محبت تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دو تین دن کلاس روم میں ماہم سکندر کو حمزہ عباس جعفری کی بدتمیزی دیکھتے گزر گیا، اگلے دن حمزہ کو ماہم نے کلاس روم کے باہر نکال دیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"حمزہ آپ باہر تشریف لے جائیں اور جب تک آپ کا دماغ درست نہیں ہو جاتا تب تک آپ میری کلاس اٹینڈ نہیں کرینگے-- !!!" وہ سکون سے اس کا ہاتھ پکڑ کر کلاس روم کے باہر کھڑا کر دیا تھا--

وہ بنا کچھ بولے آنکھوں میں موٹے موٹے آنسوں لیے چہرے کو جھکائے کھڑا رہا تھا، شاید اس چھوٹے سے بچے کا ایگو ہرٹ ہوا تھا--

ماہم کو اچھا تو نہیں لگ رہا تھا لیکن وہ ایسا کرنے پر مجبور تھی--

وہ جب کلاس سے نکل کر باہر آئی تو اس نے حنا کو سب کچھ بتا دیا--

"ماہم آپ نے یہ کیا کیا--؟" وہ حونقوں کی طرح منہ کھولے ماہم سکندر کی دیدہ دلیری پر غور و فکر کر رہی تھی--

"کیوں وہ سردار کا بھائی ہے تو اسے کلاس سے باہر نہیں نکال سکتے--؟" وہ سردار کے نام پر اپنے دانتوں کو کچکچاتے ہوئے بولی--

حنا نے ماہم کو بہت سمجھایا لیکن اس کی وہی مرغے کی ایک ٹانگ یعنی سردار عون عباس جعفری سے چڑھ--

"چلیں جی یہ سب چھوڑیں اور یہ بتائیں کہ تیاری ہوئی بچوں کے ساتھ ٹور پر جانے کی--؟" حنا بات بدل گئی تھی--

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"تیاری کیا کرنی ہے بس ایک ہی دن کی تو بات ہے۔۔!!"ان کے کالج سے چھٹی جماعت سے بارہویں جماعت تک کے طالب علموں کو امرتسر شہر کے ٹور پر جانا تھا جس کی مکمل تیاری پرنسپل نے ماہم سکندر کو دی تھی۔۔۔

"ابھی تو دو دن ہے سب ہو جائے گا انشاءاللہ۔۔!!" وہ اسے تسلی دے کر اپنی اگلی کلاس کے لئے روانہ ہو گئی تھی۔۔

وہ جب سے آج اسکول سے آیا ہوا تھا تب سے وہ صرف عون کا انتظار کر رہا تھا کہ کب وہ آئے اور وہ اپنی دکھ بھری داستان سنا کر اس شہری ٹیچر کو رفع دفع کرے۔۔

حمزہ منہ بگاڑے کافی غصے سے صوفے پر ٹانگ پھیلا کر بیٹھا ہوا تھا۔۔ تبھی آغا جان مردان خانے سے اٹھ کر اندر داخل ہوئے تھے جہاں پہلی نظر اپنے لاڈلے پر پڑی تھی، جو آج انہیں کچھ اداس لگ رہا تھا۔۔

"کیا ہوا میرے لاڈلے کو۔۔؟ کسی نے کچھ کہا ہے کیا۔۔؟"

آغا جان نے حمزہ کا سر سہلاتے ہوئے اس کے قریب ہی صوفے پر بیٹھ کر پوچھ رہے تھے۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"آغا جان آپ لالا کو بولیں کہ میری مس کو نکال دیں۔۔کیونکہ آج انہوں نے حمزہ عباس جعفری کی انسلٹ کی ہے،انہوں نے مجھے کلاس سے باہر نکال دیا تھا۔۔"!!

حمزہ نے غصّہ سے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔۔

"ٹھیک ہے کل بھیجتا ہوں عون کو،اتنی ہمت کس نے کہ جو انیس جعفری کے لاڈلے کو نکالے۔۔؟"

اس کی اداسی کی وجہ جان کر ان کا بھی پارا ہائی ہوا تھا۔۔

"اچھا بتاؤ ابھی تک آپ کا کوئی دوست بنایا نہیں۔۔؟"انہوں نے بات بدل دی تھی۔۔

"حمزہ عباس جعفری کسی کو دوست نہیں بناتا۔۔!!!"وہ اپنی گردن اکڑا کر فرضی کالر کھڑی کر گیا تھا۔۔

جو محرومی اس کے اندر تھی وہ چھوٹا سا بچہ اسے چھپانے کی مکمل کوششوں میں مصروف رہتا تھا۔۔

اس نے آج تک کسی کو بھی اپنا دوست نہیں بنایا تھا۔۔

"بیٹا دوستی اچھی ہوتی ہے،آپ کو بھی دوست ضرور بنانے چاہیے۔۔!!"وہ سمجھانے کے انداز میں اسے دیکھ رہے تھے۔۔

"آغا جان کوئی میری دوستی کے لائق نہیں ہے۔۔!!"وہ بڑوں کے انداز میں تھوڑی پر ہاتھ ٹکا کر انہیں اپنے خیالات سے روبرو کروا رہا تھا۔۔

پھر تو بہت دیر تک دادا پوتے میں دوستی پر بحث ہوتی رہی لیکن حمزہ عباس جعفری کی وہی ایک رٹ پر وہ بھی خاموش ہو گئے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

بے حد خوبرو شخص، کھڑی مغرور ناک، کشادہ پیشانی، بھوری آنکھیں، عنابی لب، چھ فٹ سے نکلتا ہوا قد، بے حد سرخ گوری رنگت، چھبیس سالہ عون عباس جعفری۔۔! سفید کرتا شلوار پہنے، بلیک چادر کندھوں پر ڈالے، اسکول کے سامنے اپنی گاڑی کا دروازہ کھول کر نکلتے کتنے آنکھوں کو خیرہ کر گیا تھا۔۔

آج وہ اپنے بھائی کے لئے اس کے اسکول میں آیا تھا۔۔

ماہم سکندر اپنے کلاس روم میں تھی جب ایک ٹیچر اسے بلانے آئیں۔۔

"مس ماہم سکندر آپ کو پرنسپل آفس میں بلا رہی ہیں۔۔"!!

وہ فوراً آفس کی طرف روانہ ہوئی تھی۔۔

میم۔۔! آپ نے مجھے بلایا۔۔؟" ماہم پرنسپل آفس میں جا کر ان کے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔۔ وہاں ایک کرسی پر ماہم کی طرف پشت کیے ایک مردانہ وجود بھی تھا۔۔ جس پر اس نے کوئی دھیان نہیں دیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ نے اپنی کلاس سے حمزہ عباس جعفری کو باہر کیو نکالا۔۔؟" پرنسپل چشما سہی کرتے ہوئے اسے گھور رہیں تھیں کیونکہ آج اس کی وجہ سے انہیں سردار عون عباس جعفری کے سامنے شرمندگی محسوس ہورہی تھی۔۔

"میم۔۔! وہ باقی بچوں کو پریشان کررہا تھااور بدتمیزی بھی کررہا تھا۔۔!!" وہ حیران ہوئی تھی پرنسپل کے اس انداز سے۔۔

وہ ابھی کچھ اور کہتی جب ایک مردانہ آواز پرنسپل آفس میں گونجی تھی۔۔

"مس۔۔! آپ جو کوئی بھی ہیں۔۔؟ مجھے اس سے نہیں مطلب، لیکن آپ حمزہ کو کھڑا کرنے یا باہر نکالنے سے پہلے ان کے گھر والوں کو بتاتیں پھر اس کے بعد ہی کوئی ایکشن لیتیں۔۔؟اتنی سمجھ تو ہر استاد میں ہوتی ہے۔۔؟ لیکن آپ تو شاید اس رولز سے واقف نہیں ہیں۔۔!!!" وہ آواز اور انداز سے ہی سمجھ گئی تھی کہ یہ سردار عون عباس جعفری ہے۔۔

سردار عون عباس جعفری کہ ماہم کی طرف پشت تھی۔۔اس لئے وہ اس کے ایکسپریشن جان نہیں پائی تھی لیکن لہجہ اتنا سرد کہ اگلا بندہ وہیں منجمد ہو جائے۔۔

اس کی بات سن کر ماہم منہ کھولے یہ سب برداشت کررہی تھی۔۔ لیکن کب تک۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

"مسٹر عون عباس جعفری۔۔!ڈانٹ تو آپ ایسے رہے ہیں جیسے میں آپ کی رعایا ہوں۔۔؟میں یہاں پڑھانے آتی ہوں،اس لیے مجھے جو ٹھیک لگے گا میں وہی کرونگی،مانا کی یہ اسکول آپکا ہے،پر میں آپ کی زر خرید غلام نہیں ہوں جو میں آپ کی ہر بات برداشت کروں۔۔"!!

ماہم غصّہ سے لال سرخ چہرہ لیے،بگڑے موڈ کے ساتھ تعریفوں کے یے الفاظ چبا چبا کر ادا کر رہی تھی۔۔

اس کے اس قدر ٹیڑھا بولنے پر وہ جان چکا تھا کہ یہ وہی استانی سائیں ہیں۔۔

پرنسپل کو اس کے انداز کو دیکھ کر غش آ رہے تھے کیونکہ آج تک سردار عون عباس جعفری کے سامنے کوئی اس طرح پیش نہیں آیا تھا۔۔کیونکہ وہ خود دوسروں کی عزت کرتا تھا اور اپنی بھی کروانا جانتا تھا۔۔

"استانی سائیں۔۔۔"!!

جیسے ہی سردار عون عباس جعفری مڑ کر اگلا لفظ کہتا کہ نظر پل بھر کے لئے ماہم کے چہرے پر ٹھہر گئیں تھیں۔آنکھوں کا زوردار تصادم ہوا تھا۔عون نے اپنے آپ کو ملامت کرتے فوراً اپنی نظریں جھکائیں تھیں۔۔

اسکول کے اندر ساری ہی ٹیچر اپنے عبایا کو نکال دیا کرتیں تھیں۔۔

ماہم میرون کرتا ٹراؤزر پہنے،کندھے پر میرون ہی دوپٹہ سیٹ کیے،سر پر بلیک اسکارف اوڑھے اتنی پیاری ضرور لگ رہی تھی کہ کوئی بھی ایک پل کے لئے ضرور ٹھہر جائے۔۔

Posted On Kitab Nagri

نظروں کے تصادم پر فوراً نظروں کا زاویہ بدل کر ماہم نے اس کے لفظ بڑی دیدہ دلیری سے کاٹے تھے--

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"ماہم سکندر نام ہے میرا-- ! یہ استانی سائیں کیا ہوتا ہے--؟"

Posted On Kitab Nagri

دیوار کو گھورتے ہوئے وہ اپنا نام شان سے بتا کر اسکے جنرل نالج میں اظافا کر رہی تھی--

لیکن وہ اس نام پر پل بھر کے لئے ٹھٹکا تھا--آنکھوں کی پتلیوں میں ایک عجیب سی چمک پیدا ہوئی تھی--خوشی سے اس کے ہونٹ مسکراہٹ کے انداز میں ڈھلے تھے لیکن پھر اچانک اس نے اپنے دل کی بدلتی دنیا کو دھتکارا تھا--

"مس ماہم آپ سردار سائیں کے ساتھ گستاخی کر رہی ہیں--!!"پرنسپل اپنی کرسی سے اٹھ کر کھڑی ہوئی تھیں-

ان کی بات سن کر ماہم کا چہرہ کچھ پل کے لئے زرد پڑا تھا--پلکیں بے ساختہ نم ہوئی تھیں،اپنے ہونٹوں کو بھینچے کچھ بھی کہنے سے اپنے آپ کو باز رکھ رہی تھی--

"میں یہاں اپنے بھائی کی خوشی کے لئے آیا ہوں،اسے یہ نہ لگے کہ میں اسے اگنور کر رہا ہوں--لیکن غلطی اس کی بھی ہے اور غلطی آپ لوگوں کی بھی ہے--آج سے ہر مہینے کی آخری تاریخ کو پیرنٹس میٹنگ رکھے گے آپ لوگ--جس سے بچوں کے پیرنٹس کو یہ تو پتہ چلے کہ ان کے بچے کیا کر رہے ہیں--؟"پرنسپل کا ماہم سے اس طرح سے بات کرنا نہ جانے کیوں اس کے دل کو اچھا نہیں لگا تھا اس لیے وہ بیچ میں ہی ان کی بات کاٹتا اپنا مدعا پیش کیا تھا--

Posted On Kitab Nagri

پرنسپل اس کی بات سنتے ہی اپنی گردن جھکا گئیں تھیں، ٹھیک ہی تو کہہ رہے تھے وہ۔۔ بچوں کے پیرنٹس کو ضرور بولانا چاہیے جس سے انہیں یہ معلوم ہو کہ ان کے بچے کیا سیکھ رہے ہیں۔۔؟ کیا سیکھنا چاہیے انہیں یا کیا سیکھنے کی ضرورت ہے۔۔؟

وہ بغیر کسی پر نظر ڈالے وہاں سے نکل کر باہر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔

"یہ مجھے کیا ہوا۔۔؟ جب میں نے ان کی طرف دیکھا تو میری نظر پلٹنے سے انکاری کیو ہو گئی تھیں۔۔؟ مجھے ان کی بات بری کیو نہیں لگی۔۔؟ اور ان کا نام۔۔۔؟" وہ اس وقت ڈیرے پر بیٹھا سوچوں میں گم تھا۔۔وہ خود سے سوال وجواب کر رہا تھا۔۔

"نہیں۔۔ نہیں ایک جیسے نام تو ہزاروں لوگوں کے ہوتے ہیں۔۔؟ اور نظر کا کیا ہے، بے ارادہ پڑ گئی تھی۔۔ "!!

سردار عون عباس جعفری اپنے آپ کو جھوٹلا رہا تھا۔۔اس کی نظریں ایک ہی نقطہ پر مرکوز تھیں۔۔

جب سے وہ چہرہ نظروں کی گرفت میں آیا تھا تب سے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت جیسے مفلوج ہو گئی تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ان آنکھوں میں کتنی محرومی اور درد تھا۔۔!!"اس کی نظروں سے وہ بھیگی بھیگی آنکھیں اوجھل ہی نہیں ہورہی تھیں،اسے بار بار ڈسٹرب کررہی تھی۔۔وہ ایسا تو نہیں تھا۔۔

"نہیں نہیں میرے اللہ۔۔!میں یہ کیا کررہا ہوں۔۔؟میں کسی نامحرم کے لئے ایسا کیسے فیل کرسکتا ہوں۔۔؟مجھے جب رشتوں میں دھوکہ بازی نہیں پسند تو میں فیلینگس میں دھوکہ بازی کیسے کرسکتا ہوں۔۔؟ "

وہ نہایت پریشانی کے عالم میں اپنے انگوٹھے سے اپنی پیشانی کو مسل رہا تھا۔۔وہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ یہ اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔۔؟

"سردارسائیں۔۔ "!

وہ اپنے سوچوں میں اتنا گم تھا کہ اسے دین محمد کی پکار بھی سنائی نہیں دے رہی تھی۔۔

دین محمد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے ہلکا سا دبایا تھا۔۔وہ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا تھا۔۔

"دین محمد آؤ بیٹھو،جس سے ملنے گئے تھے اس نے کیا کہا۔۔؟"وہ اپنی سوچوں کو جھٹک کر بے تابی سے دین محمد کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

جیسے اس کے منہ سے ادا ہونے والے الفاظ اسے خوشیوں کی نوید سنائیں گے۔۔

Posted On Kitab Nagri

"آج کوئی اچھی خبر سنانا دین محمد۔۔! تیرہ سال ہو گئے، تیرہ سال ہو گئے مجھے اپنے وجود کے حصے کو ڈھونڈتے ہوئے۔۔؟ کیا یہ عرصہ میری ازیت کے لئے کم ہیں دین محمد۔۔؟ کیا مجھے خوشیوں پر کوئی حق نہیں۔۔؟" وہ آج بہت دلبرداشتہ تھا۔۔ دین محمد کو اس کا درد خود پر محسوس ہو رہا تھا۔۔

اور ہوتا بھی کیوں نہ دین محمد اس کا وہ ساتھی تھا جو بچپن سے آج تک اس کے ہم قدم تھا،اس کے ساتھ کھڑا تھا،اس کے ہر دکھ سکھ میں اس کے سانجھا تھا۔۔

دنیا کے سامنے اتنا مضبوط دیکھنے والا سردار عون عباس جعفری اندر سے بالکل ٹوٹا ہوا شخص تھا،اس کا وجود کئی کرچیوں میں بکھرا ہوا تھا۔۔

"سردار سائیں کوئی ایسا دن نہیں گزرا جب آپ نے انہیں یاد نہ کیا ہو۔۔ لیکن اتنے سال گزر جانے کے باوجود بھی آج تک ہمیں ایک سوراغ تک نہیں ملا۔۔ سردار سائیں لوگ کہتے ہیں کہ جو گم ہو جائے وہ کبھی دنیا کی بھیڑ میں مل بھی جاتا ہے لیکن جو جان کر، روٹھ کر چلا جائے وہ جلدی نہیں ملتا۔۔ میں اللہ سے دعا کروں گا کہ آپ کا کھویا ہوا آپ کو ضرور واپس ملیں۔۔!!!" وہ بھی اداس ہو گیا تھا اپنے سردار سائیں کو اداس دیکھ کر۔۔

"یعنی آج بھی ناکامی ہاتھ لگی ہے۔۔!!" وہ آج بھی اپنے اس شدّتِ غم سے پھٹتے دل کے درد کو دباتے ہوئے شکستہ لبوں لہجے میں دین محمد سے مخاطب ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"سردار سائیں آپ پریشان نہیں ہوں، سب کچھ ٹھیک ہو گا انشاءاللہ--!!!" وہ اپنے سردار سائیں کو اس حال میں نہیں دیکھ سکتا تھا لیکن اسے معلوم تھا کہ اس ناکامی کے بعد اسے کئی دن لگیں گے اپنے آپ کو سنبھالنے کے لئے--

---

ماہم گھر پہنچ کر اپنا عبایا نکال رہی تھی اور غصے سے بڑبڑا بھی رہی تھی--اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار آفس کا منظر گھوم رہا تھا--

"پتا نہیں اپنے آپ کو سمجھتے کیا ہیں--؟روب تو ایسے جھاڑ رہے تھے جیسے میں انکی بیوی--"!!

اس نے جیسے ہی اپنے لفظوں پر غور کیا کچھ دیر تک ہونقوں کی طرح منہ کھولے کھڑی رہی پھر وہی لفظ دوہراتے ہوئے فوراً اپنے گالوں کو پیٹتے ہوئے اللہ توبہ استغفار پڑھا--

"یہ میں کیا اول فول بول رہی تھی--"!!

ماہم اپنے آپ کو سرزنش کرتے ہوئے روم سے باہر نکل آئی تھی--

انابی صوفے پر بیٹھ کر تسبیح پڑھ رہی ہیں تھیں وہ بھی دھپ سے انہیں کے پاس آکر بیٹھی تھی--

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا یہ منہ کیوں لٹکا ہوا ہے۔۔؟ کسی سے لڑائی ہوئی ہے کیا۔۔؟" انابی اس کا ٹیڑھا منہ دیکھ کر سمجھ گئیں تھیں کہ ہو نہ ہو کچھ تو ضرور ہوا ہے۔۔

"انابی آپ کو پتا ہے آج یہاں کے سردار سائیں آئے تھے ہمارے اسکول میں۔۔؟ مجھے وارن کرنے کے لئے، کیونکہ میں نے ان کے بھائی کو کل اپنی کلاس سے باہر نکال دیا تھا۔۔ میں نے بھی انہیں بہت سنایا۔۔ "!!

وہ اپنے دانتوں کو کچکچاتے ہوئے پھر سے وہ لمحہ یاد کر رہی تھی۔۔

"بچہ کتنا سمجھاؤ کہ ہر کسی سے پنگہ نہیں لیتے۔۔؟ لیکن میری بات تو سننا نہیں ہے۔۔؟ ویسے یہاں کا سردار سائیں کون ہے۔۔؟ "

انابی ماہم سے پوچھتے اس کا چہرہ بڑے غور سے دیکھ رہی تھیں جیسے کچھ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہیں ہوں۔۔

"سردار عون عباس جعفری کھڑوس، مغرور، نکچڑھے۔۔ وہ حنا کی بچی تعریف تو ایسے جھاڑ رہی تھی جیسے نرم دل شہزادے ہوں۔۔ "!!

ماہم منہ کے زاویہ بگاڑ کر بتاتی پیاری لگ رہی تھی۔۔ لیکن آنکھوں کی نمی وہ چھپانے کی مکمل کوششوں میں مصروف تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

انابی سردار سائیں کا نام سن کر دل ہی دل میں شادیانے بجالائیں تھیں -- چہرہ خوشی سے جگمگانے لگا تھا --

"جان کر یہ ٹرانسفر کر آیا تھا ناں ماہم -- ؟ کیوں خود کو اذیت دینے پر تلی ہوئی ہو -- ؟ اس سے کچھ حاصل نہیں ہونے والا بلکہ ہماری مشکلیں اور بڑھ سکتی ہیں -- !!! " وہ اس کی نم پلکوں کو دیکھ کر اپنے آپ سے اسے لگا چکی تھیں --

وہ جانتیں تھیں کہ وہ بہت اذیت برداشت کر رہی ہے --

"انابی کیا اپنوں کو بھول جانا اتنا آسان ہوتا ہے -- ؟" وہ ان کے سینے میں منہ دیے بے تہاشا روتے ہوئے ان سے سوال کر رہی تھی --

"نہیں میری دھی -- اپنے بھولتے کب ہیں، وہ تو ہمیشہ ہمارے دلوں میں آباد رہتے ہیں -- !! " وہ اس کے سر کو سہلاتے ہوئے خود بھی افسردہ ہو گئیں تھیں --

کیا کچھ نہیں یاد آ رہا تھا انہیں -- بیتا ہوا ماضی اکثر جب یاد آتا ہے تو بہت درد دے جاتا ہے، اور اس درد کی چبھن ہمیشہ دل میں محسوس ہوتی رہتی ہے --

---

Posted On Kitab Nagri

صبح کا پانچ بج رہا تھا۔وہ فجر کی نماز پڑھ کر بالکل تیار کھڑی تھی۔گاؤں کی صبح ہوتی ہی بڑی خوبصورت ہے،سورج نے اپنی سنہری روشنی سے ابھی کسی کو روشناس نہیں کروایا تھا،چاروں طرف سے چڑیوں کی چہچہاہٹ کی آواز پورے فضا میں گونج رہی تھی۔۔

وہ گھر سے نکلنے والی تھی جب حنا اپنے بھائی کے ساتھ اسے لینے آئی تھی۔۔

"انابی ہم چلتے ہیں،ہو سکتا ہے کہ آنے میں شام ہو جائے۔۔!!"وہ ان کے گالوں کو چومتے ہوئے باہر نکلی تھی۔۔وہ بھی ان کے پیچھے دروازہ تک چھوڑنے آئیں تھیں۔۔

"اپنا اور سارے بچوں کا خیال رکھنا۔۔!!" وہ ہدایت دیتے ہوئے دروازہ بند کرتے اندر چلی گئیں تھیں۔۔

ماہم عبایا پہنے اپنے چہرے کو ڈھکے ہوئے حنا کے ساتھ کالج تک پہنچ گئی تھی۔۔

بچوں اور ٹیچر اسٹاف کے لئے تین بسیں بالکل تیار کھڑی تھیں۔۔

"میم ہم آدھے گھنٹے سے کس کے انتظار میں ہیں۔۔؟"سب بچے اپنی سیٹوں پر بیٹھ چکے تھے جب وہ پرنسپل کے پاس پہنچ کر ان سے پوچھ رہی تھی۔۔

"مس ماہم سکندر ابھی حمزہ عباس جعفری نہیں آئے ہیں ہم انہیں کا ویٹ کر رہے ہیں۔۔!!!"پرنسپل گاؤں کی اندورنی سڑک پر نظریں مرکوز کیے اسے بتا رہیں تھیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ان کی بات سن کر باہر نکل کر کھڑی ہوئی تھی جب چھ سے سات گاڑیوں کے ٹائروں کی چرچراہٹ کی آواز فضا میں گونج اٹھی تھی--

وہ براؤن کرتا شلوار پہنے، کریم کلر کی شال کندھے پر ڈالے حمزہ کا ہاتھ پکڑ کر ایک گاڑی سے نکلا تھا--

ماہم کی بے اختیاری نظر ایک پل کے لئے اٹھی تھی پھر وہ اپنے آپ کو ڈپٹ کر بس سے ٹیک لگائے کھڑی ہوئی تھی--

وہ حمزہ کا ہاتھ پکڑ کر اب وہیں گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا--

"گڈو-- !خوب انجوائے کرنا ہے آپ نے، اور یہ آنکھیں کیوں بند ہو رہی ہیں--؟ابھی تک نیند نہیں ختم ہوئی آپ کی--؟" وہ اب حمزہ کے جوتے کے تسمیں خود باندھ رہا تھا--

سارے گارڈ پیچھے کھڑے اپنے سردار سائیں کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہے تھے-- دین محمد حمزہ کا بیگ لیے کھڑا تھا--

"لالہ آپ نے اتنی صبح جگا کر جو ظلم کیا سو کیا، لیکن جو ناشتہ کروایا وہ اچھا نہیں کیا ہے۔آپ کو معلوم ہے میرا پیٹ دکھ رہا ہے-- !!" وہ اس کے گلے میں بازو ڈالے کندھے پر سر رکھے پھولے پھولے منہ کے ساتھ شکوہ شکایات کر رہا تھا--

Posted On Kitab Nagri

"چلیں لیٹ ہو رہا ہے باقی کہ شکوہِ شکایات گھر آ کر۔۔اور اپنا خیال رکھنا ہے۔۔!!" وہ اس کی پیشانی کو چوم کر اٹھ کھڑا ہوا تھا اور اسے لے کر بس کے اندر سیٹ پر بیٹھا کر باہر نکلتے پر نسپل سے باتیں کرتے اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔۔

اس سارے عمل میں ماہم سکندر اپنی نظریں ایک ہی نقطہ پر مرکوز کیے ساکت سی کھڑی تھی۔۔

"ماہم جلدی بیٹھیں، ہم پہلے ہی لیٹ ہو چکے ہیں۔۔!!" حنا اس کے بازوں کو ہلاتے ہوئے اسے بس کے اندر آنے کا کہہ رہی تھی۔۔

وہ بس کے اندر داخل ہوئی تو ساری سیٹ بھر چکی تھی صرف ایک ہی سیٹ خالی تھی، حمزہ عباس جعفری کے ساتھ والی سیٹ جس پر حمزہ عباس جعفری بیٹھا تھا۔۔

وہ ابھی سوچ رہی تھی کہ بیٹھے یا نہیں جب پر نسپل کے کہنے پر وہ وہیں بیٹھ گئی تھی۔۔

بس اپنی منزل پر روانہ ہو گئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

انہیں بس میں بیٹھے دو گھنٹے ہو چکے تھے جب اچانک بریکس لگنے کی وجہ سے حمزہ کا سر اگلی سیٹ سے ٹکراتا،ماہم نے اپنے ہاتھوں کی پشت سے حمزہ کے سر پر رکھ بچالیا تھا۔۔حمزہ کا سر تو بچ گیا تھا لیکن ماہم کے ہاتھ پر اگلی سیٹ کے لوہے سے زخم آگیا تھا۔۔یہ سب بہت اچانک ہوا تھا۔۔

"آپ ٹھیک تو ہیں۔۔؟کہیں چوٹ تو نہیں لگی۔۔؟"وہ اپنے زخم بھلائے اس کے چوٹ کی پرواہ کر رہی تھی۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔ "!!

وہ حیران ہوا تھا اس محبت بھری پکار پر۔۔وہ ایک لفظی جواب دے کر خاموش ہو گیا تھا۔۔

سارا سفر بچوں کے گانے سن سن کر طے ہوا تھا۔۔

مسلسل چار گھنٹے کے سفر کے بعد وہ لوگ امرتسر پہنچ گئے تھے۔۔

بچوں کو دو تین جگہ گھمانے کے بعد اب وہ لوگ واٹر پارک میں داخل ہوئے تھے۔۔اس وقت دن کا دو بج رہا تھا اس وقت سبھی لوگ ادھر اُدھر بکھرے اپنے گھر سے لائے ہوئے ٹفن کر رہے تھے۔۔

ماہم بھی اپنی ٹفن لے کر واٹر پارک کی پچھلی طرف بنے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔

وہ ابھی دو ہی لقمے لئے ہونگے کہ تبھی حمزہ عباس جعفری بھاگتے ہوئے روم میں داخل ہوا تھا اور اپنے چھپنے کہ جگہ ڈھونڈ رہا تھا۔۔

اس کے چہرے پر ڈر اور خوف تو نہیں تھا لیکن پورا وجود پسینے سے شرابور تھا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ماہم کھانا چھوڑ کر حیران ہو کر اسے دیکھ رہی تھی کہ وہ کر کیا رہا ہے۔۔

"حمزہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔۔؟"وہ ٹفن چھوڑ کر الماری میں چھپ کر بیٹھے حمزہ کے پاس پہنچی تھی۔۔

"شش۔۔!!!"وہ چھوٹا سا بچہ اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کر رہا تھا۔۔

وہ خاموش ہو گئی تھی جب اس کے اشارہ کرنے پر وہ اس کے قریب فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔۔

"عبدالخالق کے لوگ مجھے ڈھونڈ رہے ہیں، انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ میں بنا سیکیورٹی کے یہاں آیا ہوں۔۔ مجھے یہاں سے نکلنے میں مدد کریں کیونکہ کسی بھی حال میں مجھے ان کے ہاتھ نہیں لگنا ہے۔۔!!"وہ چھوٹا سا بچہ اپنی عمر سے کئی گنا بڑی بات بڑی باریکی سے بتا رہا تھا۔۔

اس کی بات سن کر ماہم کے چہرے کا رنگ سفید ہوا تھا۔۔

"ہو سکتا ہے کہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہو۔۔وہ کوئی اور لوگ ہوں جنہیں آپ عبدالخالق کے لوگ سمجھ رہے ہوں۔۔؟"وہ اپنے دل میں دبے خوف کو دبا کر حمزہ کی بات جھٹلانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

تبھی حنا بھاگتی ہوئی روم میں داخل ہوئی تھی اس کے بھی چہرے پر خوف پھیلا ہوا تھا۔۔

"چھوٹے سائیں بالکل درست کہہ رہے ہیں یہ عبدالخالق کے ہی لوگ ہیں، میں ابھی ان کی باتیں سن کر آرہی ہوں، وہ پرنسپل کو دباؤ میں لے کر چھوٹے سائیں کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔۔!!!"حنا دروازہ لاک کرتی ہوئی سرگوشی نما آواز میں اسے سب بتا رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"چاہے کچھ بھی ہو جائے ہمیں چھوٹے سائیں کو ان کے ہاتھ نہیں لگنے دینا ہے--!!" حنا ایک لگاتار پریشانی سے روم کا چکر کاٹ رہی تھی--

"آپ یہ دروازہ کھولیں اور مجھے یہاں سے نکلنے میں مدد کریں--!!" وہ چھوٹا سا بچہ اپنی نظریں گول گول گھماتے ہوئے پچھلی طرف بنے دروازہ کو کھولنے کو کہہ رہا تھا--

وہ جتنی بہادری کا مظاہرہ کر رہا تھا اسے دیکھ کر ماہم کے ساتھ حنا بھی حیران ہو گئی تھی--

اسے دروازہ کی سمت بھاگتے ہوئے دیکھ کر ماہم نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا--

"حمزہ آپ تنہا نہیں جا سکتے، میں بھی آپ کے ساتھ چل رہی ہوں-- آپ ہماری زمہ داری ہیں، ہم آپ کو اس مشکل گھڑی میں یوں تنہا نہیں چھوڑ سکتے ہیں--!!" وہ اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں بھینچتے دروازہ کی سمت بڑھی تھی--

اس کے اس فیصلے پر حمزہ اور حنا دونوں کچھ پل کے لئے حیران ہوئے تھے-- کہاں وہ سردار سائیں کے نام پر خار کھانے والی لڑکی اور اب کہاں وہ انہیں کے بھائی کے لئے خود کو مشکل میں ڈالنے کے لئے تیار کھڑی تھی--

"آپ پریشان نہ ہوں، مجھے ڈر بالکل بھی نہیں لگے گا-- میں سردار عون عباس جعفری کا بھائی حمزہ عباس جعفری ہوں--ڈر اور خوف میری رگوں میں ہے ہی نہیں، ہم بہادر مرد ہیں جو مشکل وقت میں گھبراتے نہیں بلکہ اس کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں-- "!!

Posted On Kitab Nagri

وہ اسے اپنے ساتھ نہ آنے پر فورس کر رہا تھا۔۔ لیکن جس انداز میں اس نے یہ بات کہی تھی وہ ماہم سکندر کو کچھ پل کے لئے ساکت کر گئی تھی۔۔

وہ پیارا سا بچہ خود کو بہادر مرد کہتے ہوئے ماہم کو بہت زیادہ پیارا لگا تھا۔۔

"سچ میں چھوٹے سائیں آپ نے بتا دیا کہ آپ سردار عون عباس جعفری کے بہادر بھائی ہیں۔۔آپ دونوں لوگ نکلو اور ہاں اپنا خیال رکھنا۔۔ میں موقع ملتے ہی سردار سائیں کو فون کر کے بتا دونگی۔۔اور یہاں کی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے میں سب سنبھال لونگی۔۔!!!"حناان کے لئے پچھلے طرف کا دروازہ کھول کر باہر نکالتے ہوئے ہدایت دینا نہیں بھولی تھی۔۔

ماہم حمزہ کا ہاتھ تھامے وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی۔۔ کیونکہ یہ سوچنے کا نہیں بلکہ کچھ کرنے کا وقت تھا۔۔

ان کو وہاں سے نکلے ہوئے دو گھنٹے ہو چکے تھے۔اس وقت نہ ہی ان کے پاس کوئی پیسے تھے اور نہ ہی کوئی مددگار تھا۔۔وہ پیدل ہی دونوں ایک ساتھ چلتے چلے جارہے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

"حمزہ آپ کے پیر دکھ گئے ہوں گے ناں۔۔؟ کیا میں آپ کو اٹھالوں۔۔؟" وہ ایک جگہ رک کر اس کا ہاتھ تھامیں پوچھ رہی تھی۔اس کی بات سن کر حمزہ کی آنکھیں واں ہوئی تھی۔۔

"نہیں مجھے صرف میرے لالہ اٹھاتے ہیں، آپ نہیں اٹھا پائیں گی۔۔ رہنے دیں میں بہادر بچہ ہوں، میں چل سکتا ہوں۔۔!!" وہ گولو گپلو سا بچا اپنی آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے اسے اس وقت اور بھی زیادہ پیارا لگا تھا۔۔وہ تھکا ہوا لگ رہا تھا پھر بھی ماننے کو تیار نہیں تھا۔۔

"کیوں آپ کے لالہ کوئی باڈی بلڈر ہیں جو وہی آپ کو اٹھا سکتے ہیں۔اور میں کوئی سوکھی چڑیل ہوں کیا جو نہیں اٹھا سکتی۔۔؟ اللہ توبہ استغفار میں کیوں چڑیل رہوں۔۔ میں بھی بہت بہادر ہوں، اٹھا سکتی ہوں آپ کو۔۔"!!!

وہ اسکے لالہ کے نام پر تیکھے چتون سے گھورتے ہوئے اسے بتانے کی کوشش کر رہی تھی کہ صرف اس کے لالہ ہی بہادر نہیں ہیں، وہ بھی بہادر ہے۔۔

"چھپ جائیں۔۔وہ لوگ ہمارے پیچھے ہی ہیں۔۔!!" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ کر بیٹھا چکا تھا۔۔یہ ایک پارکنگ لاٹ تھا جہاں گاڑیاں ہی گاڑیاں کھڑی تھیں۔ان کے بیچ میں ہی وہ دونوں چھپ کر بیٹھے تھے۔۔

"آپ میری وجہ سے اپنا کھانا بھی نہیں کھا پائیں تھیں ناں، آپ صبح سے بھوکی ہیں ناں۔۔؟" وہ افسوس کرتے ہوئے عبایا پہنے اپنی ٹیچر کو دیکھ رہا تھا جن کی صرف آنکھیں ہی نظر آ رہی تھی اس وقت۔۔

Posted On Kitab Nagri

ماہم کو اپنے لیے اس کا فکر مند ہونا بہت اچھا لگا تھا۔۔وہ حیران نظر آرہی تھی کہ جو دنیا بھر میں مشہور بد تمیز اور بگڑا بچہ تھا وہ اس کی فکر میں ہلکان تھا، سب بگڑا ہوا اسے سمجھتے تھے لیکن ایسا تو اسے کچھ ابھی تک نہیں لگا تھا۔۔

"اگر میرے پاس پیسے ہوتے تو میں آپ کو سامنے سے چاٹ لا کر کھلاتا۔۔؟" وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اپنی جیبیں ٹٹول رہا تھا۔ لیکن شاید پیسے اس کے پاس بھی نہیں تھے جیسے ماہم کے پاس نہ پیسے اور موبائل کچھ بھی نہیں تھا کیونکہ ان کا بیگ پیچھے چھوٹ چکا تھا۔۔

اس کی محبت پر ماہم کی آنکھیں بھیگ گئیں تھیں۔ وہ بے اختیار اس بچے کے پھولے۔ پھولے نرم گالوں کو چوم چکی تھی۔۔اب حیران ہونے کی باری حمزہ عباس جعفری کی تھی، کیونکہ صنف نازک سے پہلی بار اس کا پالا پڑا تھا اور وہ بھی اتنے اچھے انداز میں۔۔

"آپ تو بہت پیاری ہیں، کیا میں آپ کو ہگ کر لوں۔۔؟" وہ چھوٹا سا بچہ پلک جھپکتے ہوئے اپنے آنسوؤں کو پیچھے دھکیلنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔پتہ نہیں کیوں اسے رونا آیا تھا۔۔

ماہم نے اس کی فرمائش پر بے اختیار مسکراتے ہوئے اپنی بانہیں واں کی تھی۔ وہ اس کے گلے میں بازو ڈالے اس کی کھلی بانہوں میں سما گیا تھا۔۔

ماہم نے اسے خود میں سمیٹے اس کی پشت کو سہلاتے ہوئے اس کے بالوں کو بگاڑ چکی تھی۔۔

اور پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ کوئی حمزہ عباس جعفری کا بال بے ترتیب کرے اور وہ کچھ نہ کہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے کبھی کسی کو دوست نہیں بنایا۔ لیکن کیا آپ میری کیوٹ اپیا پلس کیوٹ فرینڈ بننا پسند کریں گی۔۔؟"وہ ابھی بھی اس کے گلے میں بازو حمائل کیے اسے امید بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔

ماہم کو اس کے آنکھوں میں ایک محرومی نظر آئی تھی جو ہمہ وقت اس کی آنکھوں میں بھی نظر آیا کرتی تھی۔۔

ماہم بے اختیار اس کی پیشانی چومتے ہوئے اس کے بڑھے ہاتھوں کو تھام چکی تھی۔۔ وہ پہلی بار کھلکھلایا تھا۔۔ ماہم نے فوراً اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھے باز رکھنے کی کوشش کی تھی۔۔ کیونکہ ان کو ڈھونڈتے عبدالخالق کے لوگ ان کے آس پاس ہی تھے۔۔

"کیا کر رہے ہیں حمزہ۔۔ ابھی وہ لوگ ہم تک پہنچ جائیں گے۔۔!!"وہ اسے سرگوشیانہ لہجے میں ڈپٹ رہی تھی۔۔

"سوری۔۔! آپ کو معلوم ہے میں آج بہت خوش ہوں۔۔!!"وہ اس کے عبایا کا دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے اسے بتانے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ بہت خوش ہے۔۔

"میں بھی خوش ہوں کہ مجھے ایک پیارا سا گڈو ملا ہے۔۔!!"وہ ایک بار پھر اس کے بالوں کو بگاڑ چکی تھی۔۔

"اچھا آپ یہیں رہنا میں ابھی کسی سے مدد مانگ کر آتی ہوں۔۔!!"وہ اسے وہیں بیٹھا کر خود اٹھنے لگی تھی جب وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا--!!" وہ اس کا ہاتھ تھامے چھپتے ہوئے پارکنگ کے گیٹ تک پہنچی تھی--

وہیں گیٹ پر ایک عمر دراز سکھ مزہب کے گارڈ کھڑے تھے-- اندھیرے نے چاروں طرف اپنے پر پھیلائے روشنی کو نگل چکا تھا-- جب وہ ان کے قریب پہنچی تھی--

"پتر جی کیا ہوا--؟ میں بہت دیر سے دیکھ رہا ہوں آپ بہت پریشان لگ رہی ہیں--؟" وہ خود ہی اس سے مخاطب ہو گئے تھے--

"دو منٹ کے لئے ہمیں موبائل فون چاہیے، کیا مل سکتا ہے--؟" وہ چاروں طرف نظر ڈالتے ہوئے حمزہ کو تقریباً خود میں چھپائے ہوئے ان سے مدد مانگ رہی تھی--

وہ بنا کچھ بولے اپنے جیب سے موبائل نکال کر اسے دے دیا تھا-- سچ ہے انسانیت آج بھی باقی ہے--

وہ موبائل لے کر وہیں کھڑی ایک گاڑی کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گئی تھی--

"حمزہ آپ کو اپنے لالہ کے موبائل کا نمبر یاد ہے ناں--!!" وہ اس چھوٹے سے بٹن والے موبائل کو حمزہ کی طرف بڑھاتے ہوئے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی--

وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے نمبر ڈائل کرنے لگا تھا--

Posted On Kitab Nagri

"سردار سائیں ہمارا آج کا کام ختم ہو گیا ہے،اب حویلی کے لئے نکلنا چاہیے۔۔!!"دین محمد سارے کام ختم ہونے کے بعد اب اجازت طلب نظروں سے اپنے سردار سائیں کو دیکھ رہا تھا۔۔

جو کل کی ناکامی کے بعد سے بہت غمزدہ ہو گئے تھے۔۔

"ہمم ٹھیک ہے۔۔چلتے ہیں۔۔!!"وہ اپنی پیشانی کو مسلتے ہوئے اسے اجازت دے رہا تھا۔۔

وہ لوگ کام کے سلسلے میں امرتسر شہر آئے ہوئے تھے۔۔اس وقت اندھیرے نے چاروں طرف اپنا پر پھیلا لیا تھا۔۔وہ لوگ اب گاؤں کی طرف روانہ ہوئے تھے جب اس کا موبائل بجا تھا۔۔

وہ کوئی انجان نمبر تھا،لیکن پھر بھی اس نے کال اٹینڈ کر لی تھی۔۔

"ہیلو۔۔!!"اس کی بھاری گمبھیر آواز نے اپنا جادو جگایا تھا۔۔

لالہ آپ کہاں ہیں۔۔؟"وہ حمزہ کی آواز سن کر جھٹکا کھا کر سیدھا ہوا تھا۔۔

"گڈو کہاں ہوں اس وقت۔۔؟ٹھیک تو ہو ناں۔۔؟یہ کس کا نمبر ہے۔۔؟"وہ پریشان ہوا تھا۔۔دین محمد نے بھی گاڑی ایک طرف کھڑی کر دی تھی۔۔

"لالہ آپ کو حنا میم نے فون نہیں کیا ہے۔۔؟لگتا ہے کہ عبدالخالق کے لوگوں نے انہیں بھی پریشان کیا ہوا ہے،میں اس وقت عبدالخالق کے لوگوں سے بھاگ رہا ہوں۔۔آپ نے کہا تھا میں بہادر بچا ہو تو سچ میں بہادر ہوں میں۔۔ان کے ہاتھ نہیں لگوں گا۔۔لالہ آپ کہاں ہیں مجھے لینے آئیں۔۔!!"حمزہ کی

Posted On Kitab Nagri

سرگوشی نما آواز سن کر سردار عون عباس جعفری کے دل کی دنیا کو تہہ و بالا کر دیا تھا۔ پریشانی سے اس کے ماتھے کا جال نمایاں ہوا تھا--

وہ ساری باتیں بتانے کے ساتھ یہ بھی بتا دیا تھا کہ استانی سائیں اس کے ساتھ ہیں--

وہ سب کچھ سن کر خاموش ہوا تھا--

"حمزہ استانی سائیں آپ کے ساتھ ہیں-- انہیں فون دیجئے فوراً-- !!" اس کے کہتے ہی حمزہ نے فون ماہم کو پکڑایا تھا--

ماہم اپنے ہونٹوں کو بھینچے کانپتے ہاتھوں سے فون لے کر کان پر لگایا تھا-

"ہیلو-- !!" میٹھی سی سرگوشی نما آواز سردار عون عباس جعفری کے کانوں تک پہنچ کر دل کے تاروں کو چھیڑ گئی تھی--

"استانی سائیں کیا آپ ٹھیک ہیں--؟" وہ فکر مند ہوا تھا--

مقابل کی سحر انگیز آواز نے اسے اپنے سحر میں جکڑا تھا--

"جی میں ٹھیک ہوں-- آپ جلدی سے آجائیں-- !!" اس کے بلانے کے انداز نے عون کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی--

وہ جگہ بتا کر چپ ہوئی تھی--

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"آپ اپنا اور حمزہ کا خیال رکھیے گا۔۔ میں قریب ہی ہوں بس پانچ منٹ میں پہنچ رہا ہوں۔۔!!" وہ ہدایت دے کر فون کاٹتے ہوئے دین محمد کو اشارہ دیا تھا۔۔

ماہم شکریہ کے ساتھ فون واپس کر کے حمزہ کا ہاتھ پکڑ کر پیچھلے گیٹ کی طرف چھپتے ہوئے بڑھی تھی۔۔جب تین بڑی بڑی مونچھیں رکھے ہوئے آدمی اس کا راستہ روکے کھڑے ہوئے تھے۔۔

ماہم نے فوراً حمزہ کو اپنے پیچھے چھپایا تھا۔۔

"ہیے لڑکی بچے کو ہمارے حوالے کر۔۔ "!!

ان میں سے ایک غنڈہ ان کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے قریب پہنچا تھا۔۔

"ہیے یو گھڑی کی شکل والے۔۔!وہیں رک جاؤ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔!!"ماہم کے چہرے کا رنگ ڈر و خوف سے متغیر ہوا تھا لیکن وہ مضبوط بنی کھڑی تھی۔۔

"تم سب سے ایک بچہ نہیں پکڑا جا رہا ہے۔۔؟"ان میں سے ایک غنڈہ دوسرے کو ڈپٹتے ہوئے آگے بڑھا تھا جب وہ حمزہ کا ہاتھ پکڑ کر دوسری سمت بھاگی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ان میں سے ایک غنڈہ اس کے قریب پہنچ کر اس کو پکڑنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ ہاتھ تو نہیں لگی لیکن اس کا عبایا پیچھے سے پکڑ کر کھینچا تھا۔۔

چر۔۔! کی آواز کے ساتھ عبایا دو حصوں میں تقسیم ہو گیا تھا۔عبایا کی پھٹنے کی آواز سے ماہم کے پیر اپنے آپ تھمے تھے۔جھٹکا لگنے سے وہ منہ کے بل گری تھی۔۔

"حمزہ بھاگو۔۔۔مجھے نہیں دیکھو جاؤ تم۔۔!!"وہ اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے حمزہ کو جانے کا کہہ رہی تھی۔۔لیکن وہ آنکھوں میں آنسوں لیے نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔

"حمزہ جاؤ۔۔!!"وہ چیختی ہوئی ہاتھوں میں مٹی بھر کر ان کے منہ پر پھینکتے ہوئے دوبارہ بھاگی تھی۔۔

حمزہ دوسرے طرف نکلا تھا۔۔اور وہ اس کے پیچھے سڑک پر بھاگ رہی تھی۔۔

"!!پکڑو لڑکی کو بھاگ رہی ہے، پکڑو۔۔"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

اندھیری رات-- سنسان سڑک، بھاگتے پیرو میں کنکری چبھ گئی لیکن یہاں پرواہ کسے تھی-- بھاگتے پیرو سے وہ اللہ سے دعائیں مانگتے اس کی زبان سوکھ رہی تھی--

"یااللہ تو ہی مالک و خالق ہے۔ یااللہ تو رب الرحیم ہے۔اے اللہ تو چاہے جس کو عزت دے۔ تو چاہے جس کو زلت دے-- یااللہ تو ہی میری عزت کی حفاظت کرنے والا ہے--!!" وہ درخت کے پیچھے چھپتے ہوئے اپنے ربّ سے محو گفتگو تھی--

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یا اللہ بھیج دے میرے محافظ کو، لگا دے مجھے بچانے کا کوئی زریعہ-- کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے-- "!!

وہ بنا آواز پیدا کیے صرف لب ہلا رہی تھی--

Posted On Kitab Nagri

"وہ بچہ بھی ہاتھ نہیں آیا اور اب یہ لڑکی بھی--؟ اگر ہم کھالی ہاتھ گئے تو ہمیں اس کے ہاتھ سے کون بچائے گا--؟ ڈھونڈوں لڑکی کو--!!!" اس کے کانوں تک جیسے ہی یہ آواز پہنچی وہ اندر سے کانپ گئی تھی--

"اگر وقت پر نہیں آئے آپ تو معاف نہیں کرونگی--؟" وہ دل ہی دل میں کسی اپنے کو دھمکی دے رہی تھی--

ہلک سوکھ کر کانٹا ہوئی تھی لیکن عزت جان سے زیادہ پیاری تھی--

"اگر ہم اسے لے کر گئے تو ہمیں تو وہ بھی نہیں بچا سکتا ہے جس نے ہمیں یہ سب کرنے کو کہا ہے--؟" ایک کی ڈری سہمی آواز برآمد ہوئی تھی--

وہ ڈر رہا تھا اور اسے ڈرنا بھی چاہیے کیونکہ سردار عون عباس جعفری انصاف کا رکھوالا تھا-- وہ ایک پرندہ کے لئے ناانصافی نہیں دیکھ سکتا تھا کجا کہ ایک لڑکی--!!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ درخت کے پیچھے سے نکل کر پھر سڑک پر بھاگنے لگی تھی-- عبایا پھٹنے کے بعد کہیں پیچھے ہی گر گیا تھا، وہ اس وقت دوپٹہ اسکارف کی طرح لپیٹ کر بے تحاشا بھاگ رہی تھی--

Posted On Kitab Nagri

"ہیے لڑکی رک جاورنہ گولی ماردونگا۔۔!!" پیچھے سے آتی آواز نے ماہم سکندر کے حواس سلب کر لیے تھے۔۔ وہ پسینے سے شرابور خوفزدہ انداز میں پیچھے مڑی تھی۔۔ جب ایک غنڈہ خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو اس کی طرف بڑھارہا تھا۔۔ شاید اس کا دوپٹہ کھینچنے کے لئے۔۔

ماہم اپنی آنکھیں مینچے زیرلب دعاؤں میں مشغول تھی۔۔آنکھوں سے انگنت آنسوں نکل کر زمین کی زینت بنے تھے۔۔

کچھ لمحے بعد اسے پیروں کی چاپ کے ساتھ گولی کی آواز سنائی دی تھی۔۔ وہ ڈروخوف سے اپنے دل پر ہاتھ رکھے چیخی تھی جب اسے اپنے بازوں پر کسی کالمس محسوس ہوا تھا۔۔

ماہم نے جیسے ہی آنکھیں کھول کر دیکھا تو اس کے سامنے جس کا چہرہ نظر آیا اسے دیکھتے ہی شکر کا کلمہ ادا کر رہی تھی۔۔آنکھوں سے لاتعداد آنسوں گرتے مقابل کو ساکت کر گئے تھے۔۔

"آپ ٹھیک ہیں استانی سائیں۔۔؟" وہ اسے جھنجھوڑ کر پوچھ رہا تھا۔اس کو اس طرح روتے ہوئے دیکھ کر عون عباس جعفری کا دل ایک پل کے لئے ساکت ہوا تھا۔۔

وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنے سامنے کھڑے اپنے محافظ کو دیکھا تھا۔۔ جواب اپنی نظریں جھکائے ہوئے اب اپنے کندھے پر پڑی شال اتار کر اس کے گرد لپیٹ گیا تھا۔۔

مقابل کے اس عمل نے ماہم سکندر کو اپنے سحر میں جکڑا تھا۔۔وہ کچھ پل بعد اس کے سحر سے نکلتے جیسے ہی سامنے دیکھا تو اس کی آنکھیں واں ہوئی تھی کیونکہ سامنے کا نظارہ ایکسر بدلا ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

دو غنڈے سڑک پر پڑے کراہ رہے تھے اور جس غنڈے نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا اس کے ہاتھوں سے خون نکل کر سڑک کو لال کر رہا تھا--

شاید اسے گولی ماری گئی تھی۔ سردار عون عباس جعفری کے سارے گارڈ گول دائرے کی صورت میں کھڑے سب کو گھیرے ہوئے تھے--

"عبدالخالق اپنے بھیجے ہوئے کتوں کو ہاسپٹل لے کر جاؤ، اور اگلی بار ایسی اوچھی حرکت کرتے ہوئے اپنے انجام کے لئے تیار رہنا--!!" وہ سردار عون عباس جعفری کی سرد آواز سن کر اس کی طرف دیکھا تھا جو فون کان سے لگائے سڑک کے بیچوں بیچ کھڑا ان غنڈوں کو خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا--

"ہاہاہا--! تمہیں تو اچھے سے معلوم ہے کہ سردار عون عباس جعفری غلطی کرنے والے کو کبھی معاف نہیں کرتا--!!" معلوم نہیں آگے سے کیا کہا گیا تھا جب سردار عون عباس جعفری کی طنزیہ اور پراسرار سی آواز وہاں کھڑے سبھی کو ایک پل لئے سہا گئی تھی--

وہ حواس میں لوٹتے ہی ان غنڈوں کی طرف خونخوار نظروں سے دیکھتے آگے بڑھی تھی جب وہ فون جیب میں رکھتے اس کے آگے کھڑا ہوا تھا--

"ہٹیں سامنے سے-- اگر سردار عون عباس جعفری غلطی کرنے والے کو معاف نہیں کرتے تو ماہم سکندر بھی غلطی کرنے والے کو بغیر سزا دیے نہیں چھوڑتی--!!" وہ اپنے ہاتھوں کو جھٹک کر ان کے سامنے کھڑی ہوئی تھی--

Posted On Kitab Nagri

سردار عون عباس جعفری سمیت سبھی لوگ اس شیرنی کو دیکھ رہے تھے جواب معلوم نہیں کون سی سزا دینے گئی تھی --

"کیا کہا تھا گولی مار دو گے مجھے -- ہمم -- !!" وہ جھک کر اب اپنے پیروں سے شوز نکالتے ہوئے سب کو ہی حیران کر گئی تھی -- اس کے ایک پیر کا شوز کہیں پیچھے ہی رہ گیا تھا صرف ایک پیر میں ہی تھا جو ان کو خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے شوز نکال رہی تھی --

"انسان کی شکل اچھی نہ ہو تو کم از کم بات اچھی کر لینی چاہیے، لیکن تم منحوس شکل والے مجھے دھمکی دے رہے تھے -- !!" وہ اس غنڈے کے گالوں پر اپنے شوز سے لال نشان چھوڑ گئی تھی --

چٹاخ -- !! کی آواز کے ساتھ ہی سب کا سکتہ ٹوٹا تھا --

"تمہیں اپنے ہاتھوں سے چھو کر میں اپنے ہاتھ ناپاک نہیں کر سکتی اس لئے تم میرے شوز کو ہی برداشت کرو کچھوے کی شکل والے -- منحوس زلیل انسان -- !!" وہ پے در پے تین چار شوز مار کر اس کے جبڑے ہلا دیا تھا --

اس کے اس شیرنی والے انداز کو دیکھ کر سردار عون عباس جعفری کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی جسے اس نے اپنے ہونٹوں کو بھینچے روکنے کی کوشش کرتے ہوئے اس کے قریب گیا تھا --

"استانی سائیں گھر چلیں، رات بہت ہو گئی ہے اور ان کی سزا کی آپ فکر نہیں کریں -- اس کا انتظام ہو گیا ہے -- !!" وہ اس کو بنا ہاتھ لگائے اسے روکنے کی کوشش کر رہا تھا --

Posted On Kitab Nagri

وہ حواس میں لوٹتے ہی ان غنڈوں پر ایک کہر بھری نظر ڈال کر اس کے ساتھ گاڑی کی طرف بڑھی تھی۔۔

"حمزہ ٹھیک ہے ناں۔۔؟" وہ اپنے آگے چلتے عون سے مخاطب ہوئی تھی۔۔اس کے لہجے کی تڑپ بتا رہی تھی کہ وہ حمزہ کے لئے پریشان ہے۔۔

وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے اشارہ دیا تھا۔۔ماہم جیسے ہی اندر بیٹھی پہلی نظر خود کو دیکھتے حمزہ پر پڑی تھی۔۔جو اس کو دیکھتے ہی اس کے سینے سے لگا تھا۔۔

"آپ ٹھیک ہیں کیوٹ فرینڈ۔۔؟ کہیں چوٹ تو نہیں لگی آپ کو۔۔؟" وہ اس کے چہرے کو اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کے پیالے میں لیے کافی فکرمند لگا تھا۔۔

دین محمد گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا جب کہ اگلی سیٹ پر بیٹھے سردار عون عباس جعفری نے یہ منظر کافی حیرانگی سے دیکھا تھا۔۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں میرے چھوٹے سے ہینڈسم لالی پاپ۔۔!!" وہ مسکراتے ہوئے اس کے بالوں کو بگاڑ کر اسے خود میں بھینچ چکی تھی۔۔

سردار عون عباس جعفری کے گارڈ کی سات گاڑیاں ان کے پیچھے رواں دواں تھی۔۔ مسلسل تین گھنٹے کا سفر حمزہ اور ماہم کے رازو نیاز سنتے ہوئے کٹا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

گاؤں کی سرحد میں اب ان کی گاڑی داخل ہوگئی تھی جب سردار عون عباس جعفری کی آواز گاڑی میں گونجی تھی۔۔

"میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں استانی سائیں جو آپ نے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے میرے بھائی کی حفاظت کی ہے۔۔میں آپ کا قرضدار ہوں۔۔!!"وہ بنا پیچھے دیکھے ماہم سے مخاطب ہوا تھا۔۔

ماہم نے اس کی بات کو سرے سے نظرانداز کرتے ہوئے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔

"لالہ میری وجہ سے کیوٹ فرینڈ کو بہت چوٹ لگی ہے۔۔دکھائیں لالہ کو۔۔!!"حمزہ اس پراسرار سی خاموشی کو توڑتے ہوئے ماہم کی چوٹ دیکھنے لگا تھا۔۔

"میں گھر جاکر بینڈیج کرلونگی۔۔!!"وہ اسے تسلی دے کر باہر دیکھنے لگی تھی۔۔

سردار عون عباس جعفری اس کا انداز دیکھ کر ایک پل کے لئے ٹھٹکا تھا۔۔

گاڑی ماہم کے گھر کے سامنے رکی تھی۔۔دین محمد گاڑی میں ہی تھا جب سردار عون عباس جعفری گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے نکلنے میں مدد دی تھی۔۔

"آپ جائیں میرا گھر سامنے ہے میں چلی جاؤنگی۔۔!!"وہ اسے واپس بھیجنے پر آمادہ تھی۔۔

"بالکل نہیں۔۔جب تک آپ اندر نہیں چلیں جاتیں میں یہاں سے ایک قدم بھی نہیں بڑھاؤں گا ۔۔!!"وہ گاڑی کے ہیڈلائٹ کی روشنی میں اس کے دروازے کی بیل پر انگلی رکھتے اسے باور کرایا تھا کہ وہ کسی کی سننے والا نہیں ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

"کھڑوس، ظالم سردار۔۔!!" وہ منہ میں بڑبڑآئی تھی لیکن اس کی آواز اتنی تیز ضرور تھی کہ وہ اس کے کانوں تک رسائی حاصل کر سکے۔۔

تبھی قدموں کی چاپ کے ساتھ ہی دروازہ کھلا تھا اور جو آواز اور چہرہ اس کے سامنے آیا تھا وہ اسے کچھ پل کے لئے منجمد کر گیا تھا۔۔

اس کی بے یقین نظریں اس چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔۔ وہ ایک ٹک بس اس پرنور چہرے کو دیکھے جا رہا تھا۔۔

وہ ماہم کو ڈانٹتے اب اندر لے کر جا رہی تھیں، جب اپنے پیچھے سے آتی آواز نے ان کے قدموں میں زنجیر ڈالی تھی۔۔

"انابی۔۔ "!!

اس تڑپتی پکار نے وہاں سبھی کو ساکت کیا تھا۔۔

اس پکار میں ایسی تڑپ تھی کہ وہاں کھڑے ہر ایک کے دل کو تڑپایا تھا لیکن بس ایک ہستی ایسی تھی جو حیران ہونے کے بجائے عون عباس جعفری کا چہرہ مڑ کر خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

وہ آگے بڑھتے دروازہ کے اندر داخل ہوتے ان کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔۔ جو برستی آنکھوں سے ایک بار ماہم کو دیکھ رہی تھیں تو ایک بار اپنے سامنے کھڑے سردار عون عباس جعفری کو۔۔

ماہم ان کا چہرہ دیکھتے بے تحاشا روتے ہوئے اپنے روم میں بھاگ کر بند ہوئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"انابی -- میری انابی -- !!" وہ برستی آنکھوں سے مسکراتے بے حد خوبرو لگ رہا تھا --

دین محمد اپنے سردار سائیں کی دنیا ان کو ملتے دیکھ کر دل سے مسکرایا تھا اور اپنے چھوٹے سائیں کا ہاتھ پکڑ کر گھر کے اندر داخل ہوا تھا --

"میرے جگر کا ٹکڑا -- "!!

انابی آنکھوں میں آنسوؤں لیے محبت سے اپنی بانہیں پھیلا دیں تھیں -- اور سردار عون عباس جعفری چھوٹے بچے کی طرح انکی بانہوں میں سماں گیا تھا --

انابی اس کے چہرے کو چومتے اسے اپنی باہوں میں بھینچ لیا تھا --

حمزہ دروازہ پر کھڑا سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا -- پھر وہ چلتے ہوئے اپنے لالہ کے پاس پہنچ گیا تھا --

"لالہ ہماری انابی -- ؟" وہ گول گول آنکھیں گھماتے ہوئے پوچھ رہا تھا --

"ہاں تمہاری انابی -- !!" انابی اس چھوٹے سے بچے کو روتے ہوئے خود میں بھینچ گئیں تھیں --

سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھے سردار عون عباس جعفری نے ان کے آنسوں اپنی ہتھیلیوں سے صاف کیا تھا --

"انابی ایسے بھی کوئی کرتا ہے کیا -- ؟ آپ مجھے اور گڈو کو چھوڑ کے چلی گئیں اور انہیں ساتھ لے کر چلی گئیں، آپ نے ایک بار بھی ہمارے بارے میں نہیں سوچا، ہم کیسے آپ کے بغیر رہے -- ؟ انابی میری مانو بلی تو کافی بڑی ہو گئی ہیں -- اور جھگڑالو، بہادر بھی -- "!!!

Posted On Kitab Nagri

سردار عون عباس جعفری ان کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے ان سے شکوہ شکایات کر رہا تھا۔۔ جسے سنتے ہوئے وہ افسردہ ہو گئیں تھیں۔۔

"میرے جگر کے ٹکڑے۔۔! ہم کیسے رہے یہ تو ہمیں جانتے ہیں۔۔!!" وہ اپنے دوپٹے سے اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے انہیں صوفے پر بیٹھاتیں خود ماضی میں گم ہو گئیں تھیں۔۔

)ماضی(

انڈیا کے صوبہ پنجاب کے امرتسر ضلع میں واقع ایک گاؤں، جو اپنی خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھا۔۔

امرتسر کے بازار میں قومی اور غیر ملکی کپڑے بڑی کثرت سے ملتے ہیں، یہاں کے روایتی بازار پاپڑ کے لئے پوری دنیا میں مشہور ہے۔۔

امرتسر کا یہ خوبصورت گاؤں جہاں اس گاؤں کے سردار انیس جعفری اور انکی بیوی سکینہ بی بی رہتی تھیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

انکے دو بیٹے تھے، اور دو بیٹیاں بھی تھیں، بڑے بیٹے عباس جعفری اور انکی بیوی زینب -- عباس جعفری اور زینب کے دو بیٹے تھے -- عون عباس جعفری، حمزہ عباس جعفری --- !

عباس جعفری نے خاندان میں شادی کی تھی --

جبکہ چھوٹے بیٹے سکندر جعفری نے خاندان سے باہر شادی کی تھی -- انکی بیوی مریم اور ایک بیٹی ماہم تھی -- !

بہت خوشحال گھرانہ تھا -- گاؤں میں سب کچھ ٹھیک تھا -- اللہ جانے کیسا طوفان آیا اور سب کچھ پلٹ دیا، حالات اور وقت نے پلٹا مارا اور سب کچھ بدل گیا --

بارہ سالہ عون عباس جعفری چھ ماہ کے حمزہ کو گود میں لیے ہوئے حویلی میں گھوم رہا تھا اور آٹھ سال کی ساؤلی سی اپنی مانو بلی کے ساتھ اپنے آغا جان کے پاس گیا --

"آغا جان یے مانو بلی میری ہے ناں -- ؟ میں اسے کسی کو نہیں دونگا -- یہ بس میری ہے -- " !!

معصوم چہرے کے ساتھ اپنے آغا جان کو جیسے آگاہ کیا گیا تھا --

وہ اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر مسکرا اٹھے تھے -- تبھی انکی بڑی بہو وہیں پہنچ گئیں -- وہ بھی اپنے بیٹے کے اس انداز کو دیکھ کر مسکراہٹ روک نہیں پائیں تھیں --

"ہاں آغا جان آپ میرے لاڈلے کے خواہش کو پورا کر دیں، میری بھی خواہش ہے کہ ہماری گڑیا ہی عون عباس جعفری کی بیوی بنے -- " !!

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے بھی دل کی بات بتا تیں انہیں بھی سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔

"سکینہ تیاری کرو کل ہمارے لاڈلے کا نکاح ہے۔۔!!" وہ اپنی بیگم سے مخاطب ہو کر خوشیوں کی نوید سنا گئے تھے۔۔

اس فیصلے پر پوری حویلی سمیت پورا علاقہ جھوم اٹھا تھا۔۔ ہر طرف خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔اگلے دن پوری حویلی دلہن کی طرح برقی قمقموں سے سجائی گئی تھی۔۔ گاؤں کا بچہ بچہ مدعو تھا۔ سارا انتظام حویلی کے لان میں کیا گیا تھا اور انیکسی میں سامان رکھا گیا تھا، گاؤں والوں کو باٹنے کے لئے۔۔

نکاح خیر و عافیت سے ہو گیا۔۔ماہم سکندر جعفری سے ماہم عون عباس جعفری ہو گئی۔۔ان چھوٹے سے شہزادہ اور شہزادی کی قسمت آپس میں جڑ گئی۔۔

چھوٹا سا عون عباس جعفری پھولے نہیں سما رہا تھا۔۔اس کے چہرے سے خوشی صاف جھلک رہی تھی، جو ہر کسی کو متوجہ کرنے کے لئے کافی تھی۔۔

پورے علاقے کو خانہ کھلانے کے بعد تحفہ دینے کا سلسلہ شروع ہوا۔۔ عون کی امی ابو اور چچا انیکسی میں سامان لینے گیے کہ تبھی آگ کی لپٹیں بلند ہو گئی۔۔۔

انابی سدمے سے چیختی ہوئیں تینوں بچوں کو بھاگ کر اپنی بانہوں میں سمیٹ کر اندر لے جانے لگیں۔۔

مریم کو خاندان کی عورتیں سنبھالنے لگی۔۔ آگ کے شعلے بھڑکنے لگے۔۔اور دیکھتے ہی دیکھتے حویلی سے تین جانیں چلی گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

گاؤں میں کہرام مچ گیا -- اگلے دن حویلی میں تفتیش کے دوران ایک نوکر پکڑا گیا --

کئی گاؤں کے سرداران اکٹھا ہوئے اور جرغہ میں فیصلہ ہوا -- فیصلہ کے دوران نوکر کو سامنے لایا گیا اور اس نے جو بتایا اسے سن کر سبھی لوگ دنگ رہ گئے --

اسنے کہا کہ اسے مریم بی بی نے پیسے دیے تھے اور انہیں دوسرے گاؤں کے زمیندار عبدل خالق جو حویلی والوں کا بہت بڑا دشمن تھا -- اس سے مریم بی بی ملی ہوئی ہیں اور انھوں نے ہی یہ سب کروایا --

لیکن ایسا کچھ نہیں تھا، حقیقت کچھ اور تھی --- جرگہ نے فیصلہ کیا کہ مریم بی بی کو گاؤں سے نکال دیا جائے --

سردار انیس جعفری اپنے دونوں جوان بیٹوں کے سدمے اور غصے کی وجہ سے فیصلہ کو بدل نہیں سکے اور اسے ہی سچ مان لیا جو انہیں دکھایا گیا تھا --

انابی نے بہت سمجھایا کہ یہ لوگ سہی نہیں کر رہے، دشمن ہم پر غالب آرہا ہے، اگر آپ کا اور میرا بیٹا گیا ہے تو جس پر الظام لگا ہے اس کا شوہر گیا ہے -- کوئی عورت اتنی پتھر دل نہیں ہوتی جتنی آپ نے سمجھ لیا ہے -- ہماری بہو باہر خاندان سے ہے تو کیا ہوا وہ ایسا کچھ نہیں کر سکتیں --

لیکن وہ کچھ کر پاتے اس کے پہلے ہی اگلے دن حویلی میں فیصلہ پر عمل کرنے کا دن تھا --

اسی پر اسرار رات میں پھر حملہ ہوا مریم اور ماہم پر -- !!

Posted On Kitab Nagri

حملے کے دوران کسی طرح انہیں انابی حویلی کے پچھلے حصہ سے باہر نکالنے میں کامیاب ہو گئیں، لیکن اپنی بہو کو دشمنوں سے بچانے میں کامیاب نہیں ہو سکیں--

گولیوں کی بوچھاڑ میں نکلتے دشمنوں کی گولی آ کے مریم کے پیٹ میں لگی-- مریم زمین پر گرتے ہوئے انا بی سے ایک بات بتائیں--

"انابی کچھ دن پہلے سکندر کو عبدالخالق کے لوگوں نے دھمکی دی تھی کہ وہ ہم سبھی لوگ کو مار دیگا اور اس نے کر بھی دیا-- انابی جو چلے گئے ان کے بعد بچوں کی حفاظت کرنی ہے ورنہ وہ انہیں بھی نہیں چھوڑیگا--!!" وہ اٹک اٹک کر کہتے انابی کو ساکت کر گئیں تھیں--

"انابی میں تو اپنے سکندر کے پاس جا رہی ہوں،

ماہم آپ کی ذمداری ہے، انابی آغا جان کچھ نہیں سمجھ رہے، انکی نظروں میں میں گنہگار ہوں-- انابی آپ ماہم کو لیکر چلی جائیں ورنہ وہ اسے بھی نہیں چھوڑیگا-- "!!

اسی رات کے اندھیرے میں انابی ماہم کو لے کر اور اپنی خاص نوکرانی سغرا کو لے کر، اپنے پیچھے دو معصوم بچوں کو چھوڑ کر چلی گئیں--

ساری حویلی بکھر گئی--

آخر کچھ دن بعد سچ سب کے سامنے آگیا-- اسی نوکر نے سچ سب کے سامنے پیش کر دیا--

آغا جان پچھتانے لگے اور انابی، ماہم کو ہر ممکن کوشش کہ ڈھونڈنے کی لیکن وہ لوگ نہیں ملیں--

Posted On Kitab Nagri

اتنے سال گزر گئے، چھوٹے سے اپنے گڈو کو عون عباس جعفری نے پال لیا۔۔ حمزہ عباس کی ہر بات ماننا عون عباس جعفری اپنا فرض سمجھتا تھا۔۔

اٹھارہ سال کے ہوتے ہی عون نے سرداری سنبھال لیا۔۔اور دشمنوں کو انکی اوقات یاد دلاتے ہوئے اپنی انابی اور مانو بلی کے ڈھونڈنے کا کام بھی شروع کر دیا۔۔

اور آج اتنے عرصے بعد سردار عون عباس جعفری اپنی دنیا کو اپنے سامنے دیکھ کر اس کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے تھے۔۔

"انابی بہت ہوا اب۔۔! اب آپ لوگ حویلی چلیں آپ کا گھر آپ کی راہ دیکھ رہا ہے، آپ کے اپنے آپ کو دیکھنے کے لیئے بیتاب ہیں، ان کی آنکھیں ترس رہی ہیں۔۔!!" وہ انابی کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں بھینچے حویلی جانے کے لئے انہیں فورس کر رہا تھا۔۔

"انابی آپ تو جانتی تھیں ناں کہ یہ آپ کا گاؤں ہے۔۔؟ یہ آپ کے لوگ ہیں۔۔؟ پھر آپ نے ایسا کیوں کیا، یہیں آکر اپنوں کو خبر نہیں دی۔۔؟ پتا ہے در در کی ٹھوکریں کھائی ہیں آپ کے لیے۔۔ لیکن

Posted On Kitab Nagri

ایک سوراغ تک نہیں آپ لوگوں کا مل رہا تھا مجھے، لیکن آج اللہ کا بہت بہت کرم ہوا جو مجھے میرے اپنے مل گئے -- !!" وہ ان سے شکوہ اور شکایات کرتے ہوئے اللہ کا بہت شکر گزار تھا --

وہ انابی کی گود میں نیند سے سوئے ہوئے اپنے گڈو کو اٹھا کر صوفے پر لٹا رہا تھا --

"ہاں مجھے معلوم تھا کہ یہ ہمارا گاؤں ہے، بلکہ صرف مجھے ہی نہیں ماہم کو بھی معلوم تھا کہ یہ اس کا گاؤں ہے، لیکن میں بہت ڈر رہی تھی کہ کہیں میرے اور ماہم کی وجہ سے پھر سے میرے آشیانے پر کوئی دشمن بری نظر ڈالتے تو میں برداشت نہیں کر پاتی -- اس لئے میں چاہتی تھی کہ ہمیں کوئی پہچان نہ پائے -- !!!" وہ شکرانے کی نماز کے لیے اٹھ کر کھڑی ہوئی تھیں --

"دشمن کو زیر کرنا بہت اچھے سے آتا ہے انابی آپ کے عون عباس جعفری کو -- آپ کو اب ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے -- بہت کچھ کھویا ہے ہم نے اب اور کھونے کی ہمت مجھ میں نہیں ہے -- !!"

وہ بھی ساتھ ہی اٹھ کر کھڑا ہوا تھا -- چہرے کا رخ ماہم کے روم کے بند دروازے کی طرف تھا --

"اس نے بہت کچھ سہا ہے عون، بہت ازیتیں سہی ہیں -- اس کا بھی حق ہے کہ وہ خوشیاں دیکھے، لیکن اس نے خوشیوں کو خود پر حرام کر لیا ہے -- وہ تم پر غصہ ہے لیکن تم سے نفرت نہیں کرتی ہے - ناراض بھی ہے تم سے لیکن اس کے دل میں تمہارا ایک الگ مقام ہے کیونکہ بچپن سے خود کو تم سے جڑا ہوا محسوس کیا ہے -- !!!" وہ ماہم کی سونی زندگی سے بہت دلبرداشتہ تھیں --

Posted On Kitab Nagri

"میں سنبھال لونگا انابی۔۔! آپ بالکل پریشان نہ ہوں۔۔ وہ سردار عون عباس جعفری کی سردارنی سائیں ہیں تھوڑی تو اکڑ ہونی ہی چاہیے۔۔!!"اس کے سارے پچھلے نڈر انداز یاد آتے ہی وہ بے ساختہ مسکرایا تھا۔۔

"انابی میں دیکھ کر آتا ہوں، انہیں چوٹ لگی تھی گڈو کی وجہ سے۔۔!!"وہ اجازت طلب نظروں سے دیکھتے ہوئے ماہم کے روم کی طرف بڑھا تھا۔ڈوپلیکٹ چابی سے دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا۔۔پورا روم روشنیوں سے جگمگا رہا تھا اور اس کی سردارنی سائیں چادر اوڑھے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھیں۔۔

وہ حیران ہوا تھا کہ بھلا لائٹ جلا کر کون سوتا ہے۔۔

وہ چند قدم چل کر اس کے قریب گیا تھا اور وہیں خاموش کھڑا اس لیٹے ہوئے وجود پر نظریں مرکوز کر دی تھی۔۔ پھر کچھ پل بعد وہ ہاتھوں کو بڑھا کر اس کے چہرے سے چادر ہٹانے کے ساتھ ہی اس کو جھٹکے سے کھینچ کر بیٹھا دیا تھا۔۔وہ اپنے آپ کو سنبھال نہیں سکی تھی جس سے وہ سیدھے اس کے سینے سے لگی تھی، دونوں ہی اس حرکت سے ساکت ہوئے ایک دوسرے کو بیتابی سے اپنی آنکھوں کے راستے دل میں اتار رہے تھے۔۔چندپل بعد وہ دونوں ہی حواس میں لوٹتے ایک دوسرے کو جدا کیا تھا۔۔

"یہ کیا حرکت تھی۔۔؟میں آپ کی غلام نہیں ہوں جو مجھ سے آپ ایسا سلوک کر رہے ہیں۔۔ "!!

ایک کی آنکھوں میں روشنی سی تھی، اپنی ملکیت کی خوشی۔۔جب کہ دوسرے کی آنکھوں میں آنسوؤں کے ساتھ غصے کی صاف جھلک تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"جب نیند نہیں لگ رہی تھی تو سونے کا دکھاوا کیو کر رہیں تھیں سردارنی سائیں۔۔؟میں نے کب کہا کہ آپ غلام ہیں، آپ تو سردار عون عباس جعفری کی سردارنی سائیں ہیں۔۔!!!"وہ اس کی روئی۔روئی بے تحاشا سرخ آنکھوں کو دیکھتے ہوئے اپنے دل میں اٹھتے درد کو دبا گیا تھا۔۔

"واہ واہ آفریں ہے آپ پر سردار سائیں۔۔!مجھے دیکھتے تو آپ کو نہیں یاد تھا کہ میرا آپ سے کوئی تعلق بھی ہے۔۔؟لیکن انابی کو دیکھتے آپ کو یاد آ گیا کہ کوئی آپ کی سردارنی سائیں بھی ہے۔۔ لیکن آپ کو میں کسی بھی خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہونے دونگی۔۔"!!

وہ بیڈ پر ہی اس سے دور کھسکتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے جتانے کی کوشش کی تھی کہ وہ اس تعلق کو نہیں مانتی۔۔

"کیو آئے ہیں آپ۔۔؟اب کیا لینے آئے ہیں۔۔؟یہ دیکھنے آئے ہیں کہ میں اور انابی کیسے جی رہے ہیں۔۔؟تو لے دیکھیں کہ ہم ایسے جی رہے ہیں۔۔"!!

ماہم غصّہ سے خطرناک حد تک لال سرخ چہرہ لیے بیڈ سے اٹھ کر عون عباس جعفری کے کرتے کو سینے کے یہاں سے دبوچ کر کھڑی ہو گئی۔۔آنسو آنکھوں کی باڑ پر اٹکا ہوا تھا جیسے ضبط سے اسے روکنے کی کوشش کی جا رہی ہو۔۔

عون کا دل اسے اس طرح ٹوٹا دیکھ کر کُرلا یا تھا،اس کی بھی آنکھیں لال سرخ انگارہ ہوئیں تھیں۔۔چہرہ شدت غم سے لال ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"بولیں ناں، بولتے کیوں نہیں--؟" وہ اسے جھنجھوڑ رہی تھی--زیادہ دباؤ ڈالنے کی وجہ سے اس کے ہاتھوں کی چوٹ سے خون رس کر عون کے سفید کرتا کو داغدار کر رہا تھا۔ عون کی نظر اس کے ہاتھوں سے ہوتے ہوئے اس کی پیشانی کی چوٹ پر پڑی تھی، اسے بینڈ تیج نام کی کوئی بھی چیز نظر نہیں آئی تھی، وہ اس کی لاپرواہی پر پریشان ہوا تھا--

وہ اس کی باتوں کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنے کرتے کو دبوچے اس کے ہاتھ کو نرمی سے ہٹا کر اٹھتے روم کی ڈراسے فسٹ ایڈ باکس لے کر پھر اس کے قریب بیٹھا تھا--

جیسے ہی بینڈ تیج نکال کر ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تھا اس کی اگلی بات پر اس کا ہاتھ جہاں تھا وہیں تھما تھا، چہرہ غصے کی شدّت سے سرخ ہوا تھا، آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے تھے--

"مجھے ہاتھ لگانے کی سوچنا بھی نہیں کیونکہ میں غیروں کا اپنی طرف بڑھتا ہوا ہاتھ توڑنا اچھے سے جانتی ہوں--میرا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے--!!" اس کا خود کو غیر کہنا اور رشتے سے انکار کرنا سردار عون عباس جعفری کو آگ لگا گیا تھا--وہ اس سے اب تک نرمی سے پیش آیا تھا لیکن اس کے اس انداز کو دیکھ کر وہ ٹیڑھا پن دیکھانے پر مجبور ہوا تھا--

وہ جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچ کر اس کے دوپٹہ کا کونا پکڑ کر اس کے منہ کو باندھ چکا تھا اور یہ سب اتنی جلدی ہوا تھا کہ وہ کچھ پل تک سمجھ ہی نہیں سکی تھی--لیکن اس کے غصے بھرے چہرے کو دیکھ کر وہ کچھ پل کے لئے سہم گئی تھی--

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"چپ بالکل چپ--! اگر ایک لفظ بھی آپ نے آگے کہا تو آپ کے لئے ٹھیک نہیں ہو گا کیونکہ آپ کو تو بہت اچھے سے معلوم ہے کہ سردار عون عباس جعفری غلطی کرنے والے کو معاف نہیں کرتا-- چاہے غلطی کرنے والی اس کی سردارنی سائیں ہی کیوں نہ ہوں--!!" وہ اس کے چہرے پر بینڈ تیج لئے

Posted On Kitab Nagri

جھک کر دھاڑ اٹھا تھا۔۔وہ خوف سے سہمتے اپنی آنکھیں زور سے مینچتے بیڈ کراؤن سے لگی تھی۔۔عون کی گرم سانسیں اور ہاتھوں کا نرم لمس وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔۔

عون اپنے قریب ترین اس من موہنے چہرے کو بے اختیار دیکھے جا رہا تھا۔۔غصّہ کہیں دور جا سویا تھا۔۔ خوبصورت گلابی چہرہ، بند خوف سے مینچی آنکھیں، ان پر جھکی نم گھنیری پلکیں، بھینچے ہوئے ہونٹ۔۔ عون کا دل بے اختیار دھڑکا تھا۔۔وہ اپنے آپ کو ڈپٹ کر اس کی پیشانی پر بینڈیج لگا کر اب اس کے ہاتھوں کو نرمی سے پکڑ کر پٹی کر رہا تھا۔۔

ماہم کو اس کے چہرے پر جتنا غصہ دکھ رہا تھا اس کے لمس میں اتنی ہی نرمی محسوس ہوئی تھی۔۔

"سردارنی سائیں آپ کا تعلق صرف مجھ سے ہے یہ میں آپ کو کچھ وقت بعد ہی سوچنے پر مجبور کر دونگا۔۔اور جہاں تک رہی غیر کی بات۔۔تو صرف کہہ دینے سے نہ ہی کوئی غیر ہو جاتا ہے اور نہ محرم رشتے ختم ہو جاتے ہیں۔۔آج آپ کو سردار عون عباس جعفری پہلی اور آخری بار بتا رہا ہے کہ وہ اپنی چیزوں سے کبھی دستبردار نہیں ہوتا۔۔اور جہاں تک رہی آپ کی بات تو آپ کو سردار عون عباس جعفری سے خود محبت کرنے پر مجبور نہ کر دیا تو میرا نام بھی سردار عون عباس جعفری نہیں ہے۔۔!!!" وہ چیلنج کرتے ہوئے سرگوشی نما آواز میں اس پر جھکا غرا اٹھا تھا، وہ ہاتھ بڑھا کر اس کے دوپٹہ کو منہ سے کھول چکا تھا۔۔

اسے پہلی بار سردار عون عباس جعفری سے خوف محسوس ہو رہا تھا لیکن وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس کے دونوں اطراف ہاتھ رکھے اس پر جھکے ہوئے ہی اس کے سہمے ہوئے چہرہ پر پھونک مارتے اٹھ کر کھڑا ہوا تھا۔۔

"ہمم۔۔۔! کیا کہا آپ نے۔۔؟ میں محبت کرنے پر مجبور ہو جاؤ گی۔۔؟ کھڑوس، ظالم سردار۔۔! میں محبت تو بہت دور کی بات ہے میں تو نفرت بھی آپ سے نہیں کرنا چاہتی۔۔کیونکہ محبت یا نفرت دونوں کے لئے مقابل سے تعلق رکھنا ہوتا ہے اور میں آپ سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی۔۔!!" اس کے کھڑے ہوتے ہی وہ بھی اسے خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے بیڈ سے اتر کر کھڑی ہوئی تھی۔۔

وہ اس کی باتوں کو سرے سے نظر انداز کرتے ہوئے روم کے دروازے کی طرف بڑھا تھا جب وہ بھی اس کے پیچھے خطرناک تیور لئے آگے بڑھی تھی۔۔ لیکن اس کا پیر لڑ کھڑایا تھا وہ گرنے کے قریب تھی جب وہ پیچھے مڑتے اسے اپنے حصار میں سمیٹ کر گرنے سے بچا گیا تھا۔۔

"سردارنی سائیں صرف اتنا ہی بولیں جتنا آپ بعد میں اس کی بھرپائی کر سکیں، کیونکہ عون عباس جعفری معاف نہیں کرتا ہے چاہے اس کے سامنے غلطی کرنے والی ماہم عون عباس جعفری ہی کیوں نہ ہو۔۔!!" وہ اس کے کمر کے گرد سے لپٹے اپنے بازؤں کو ہٹاتے اپنے کاندھوں پر پڑی شال کو اتار کر اس کے گرد نرمی سے لپیٹ کر ساکت کھڑی اپنی سردارنی سائیں کے چہرے پر جھک کر اس کی نم گھنیری پلکوں پر اپنا پہلا لمس چھوڑا تھا۔۔وہ اس کا درد اور تکلیف خود پر محسوس کر رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ماہم اس کے لمس سے ساکت ہوئی جو نقوں کی طرح اسے دروازہ بند کر کے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔

دروازہ بند کرنے کی آواز پر وہ حواس میں لوٹتے اپنے گرد لپٹی شال کو دیکھا تھا اسے سمجھتے دیر نہیں لگی تھی کہ وہ غصے سے اس کے سامنے بنا دوپٹہ کے کھڑی ہو گئی تھی۔۔

بنا دوپٹہ کے خود کو اس کے سامنے سوچ کر وہ شرمندہ ہوئی تھی، پھر اپنے گرد لپٹی اس کی شال کو اپنے مٹھیوں میں جکڑتے اسے اپنے چہرے کے پاس کرتے اس میں سے آتی سردار عون عباس جعفری کی خوشبو کو اپنے نتھنوں کے زریعے اپنی سانسوں میں اتارتی بے تحاشا روتے ہوئے وہیں فرش پر گرتے ہوئے بیٹھ گئی تھی۔۔

"معاف نہیں کرونگی آپ کو، ناک رگڑیں گے تب بھی معاف نہیں کرونگی۔۔!" وہ گھٹنوں میں منہ دیے روتے ہوئے بڑبڑا رہی تھی۔۔تکلیف اس کے لہجے سے ظاہر تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ لاؤنج میں آکر صوفے پر بیٹھ گیا تھا، چہرہ بالکل سپاٹ تھا، مٹھیوں کو بھینچے وہ اپنے آپ کو روک رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا عون۔۔؟وہ ناراض ہے ناں تم سے۔۔؟"انابی اس کے پاس آکر بیٹھی تھیں۔۔

"انابی آپ کو معلوم ہے، ان کی تکلیف مجھے یہاں محسوس ہو رہی ہے۔۔!" وہ اپنے دل پر انگلی رکھتے انہیں اپنے درد کا احساس دلا رہا تھا۔۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔!"وہ اس کی پشت تھپتھپاتے ہوئے اسے تسلی دے رہیں تھیں۔۔

"انابی مجھے معلوم ہے کہ مجھے کیا کرنا ہے، لیکن میں آپ کو آغا جان سے ضرور ملواؤں گا۔۔ انابی ناراضگی، غصہ اور پرانی باتوں کو دور پھینک دیتے ہیں، اور ایک خوشحال زندگی کی طرف قدم بڑھاتے ہیں۔۔!!"وہ انابی کو منانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

"میری جان میں تو کبھی ناراض نہیں تھی، حالات کے تحت مجھے اپنا آشیانہ چھوڑ کر در در کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور کر دیا۔۔ مجھے آج بھی ڈر لگ رہا ہے کہ اگر اسے معلوم ہو گیا تو کہیں وہ پھر سے میری بچی پر حملہ نہ کروادے۔۔؟"وہ پریشانی سے اپنے خدشات ظاہر کر رہیں تھیں۔۔

"انابی آپ کو کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے، جب تک آپ یہاں ہیں میں حویلی کی طرح ہی یہاں سیکیورٹی سخت رکھوں گا، میں اب کوئی چانس نہیں لینا چاہتا۔۔ بالکل بھی نہیں۔۔ وہ جب تک خود سے راضی نہیں ہوتیں ہمارے ساتھ رہنے پر تب تک ہم یہاں سیکیورٹی سخت رکھیں گے۔۔!!"وہ حمزہ کو اپنے کندھے پر لیے اب اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

اس کی بات سن کر انابی پرسکون انداز میں مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ ہی کھڑی ہوئیں تھیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

"چلتا ہوں انابی، باہر گارڈ کھڑے ہیں آپ کو کوئی بھی مسلہ ہو آپ انہیں بتا سکتی ہیں، یہ سبھی لوگ میرے وفادار ہیں۔۔آپ اپنا اور ان کا خیال رکھیے گا۔۔!"وہ ان کے سامنے جھک کر محبت وصولتے باہر نکل گیا تھا۔۔

"سردار سائیں آپ چھوٹے سائیں کو مجھے دیں۔۔!"دین محمد اس کے ساتھ چلتے ہوئے حمزہ کو اس سے لینے کی تگ ودو میں تھا۔۔

"دین محمد یہاں سیکیورٹی سخت رکھو، مجھے کوئی بھی بھول چوک نہیں چاہیے۔۔!"وہ حمزہ کو گاڑی میں لٹاتے ہوئے دین محمد کو سمجھا رہا تھا۔۔

"جی سردار سائیں آپ پریشان نہ ہوں میں سب کچھ دیکھ لوں گا۔۔!"وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا اور وہاں سے وہ لوگ حویلی کے لئے نکل گئے تھے۔۔

وہ روتے روتے فرش پر ہی نجانے کب سو گئی تھی۔ جسم کے ہر حصے میں درد محسوس ہو رہا تھا، آنکھیں کھلنے سے انکاری ہوئیں تھیں۔۔اسے لگ رہا تھا کہ جیسے کوئی پکار رہا ہو، لیکن وہ آنکھیں کھول کر دیکھ نہیں پا رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ماہم بچے آنکھیں کھولو--یااللہ یہ تو بخار میں مبتلا ہے--اب کیا کروں--؟عون کو بلاتی ہوں-- "!

انابی دو بجے تہجد کے لئے اٹھیں تھیں تو ماہم کو دیکھنے کے لئے روم میں داخل ہوئیں کیونکہ وہ رات والے واقعے کے بعد بھوکی سو گئی تھی--

وہ جلدی سے عون کو فون کرنے لگیں تھیں--دس منٹ بعد گھر کی بیل بجی تھی وہ سمجھ گئیں تھیں کہ وہ آچکا ہے--اس کی جلد بازی پر وہ دل سے مسکرائی تھیں--

"اسلام و علیکم انابی--!کیا ہوا ہے--؟ کیسی ہیں وہ--؟"وہ مین دروازہ بند کرتے ہوئے اس کے روم کی طرف بے تابی سے بڑھا تھا، نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے آنکھیں لال سرخ تھیں، بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے--

"بہت حساس ہے اور جزباتی بھی--اس نے یہ سب کچھ اپنے سر پر لے لیا ہے تبھی تو بیمار ہو گئی میری بچی--یا پھر کل حمزہ کے ساتھ بھاگتے ہوئے چوٹیں بھی تو لگی تھی--!!"وہ پریشانی سے بڑبڑاہٹ کے انداز میں کہتے ہوئے کچن کی طرف مڑ گئی تھیں--

ان کی بات سن کر عون کے قدم کچھ پل کے لئے تھمے تھے پھر وہ سر جھٹک کر روم کے دروازے پر پہنچ گیا تھا--

"انابی آپ برف اور رومال دے جائیں، میں دیکھتا ہوں آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے--!!"وہ انہیں تسلی دے کر روم میں داخل ہوا تھا--

Posted On Kitab Nagri

اس کی نظریں اپنی دشمن جاں کو بے قراری سے ڈھونڈ رہی تھیں۔جو کہ وہی دروازے کے قریب ہی فرش پر منہ کے بل لیٹی تھی۔۔وہ اس کے قریب جھکتے کندھے سے پکڑ کر سیدھے کیا تھا۔۔

وہ جو شال اسے لپیٹ کر گیا تھا وہی شال اس کے وجود سے لپٹی ہوئی تھی۔گالوں پر آنسوں کے نشان تھے جیسے وہ روتے روتے سو گئی ہو۔۔وہ کتنے ہی پل اس چہرے سے نظریں ہٹا ہی نہیں پایا تھا۔دل بے تحاشا درد لئے بے قرار تھا۔۔وہ اسے اپنے بازؤں میں نرمی سے اٹھائے بیڈ پر لٹا کر چادر ڈالتے ہوئے اس کے قریب ہی بیٹھ گیا تھا۔۔اس کا پورا وجود ہی آگ میں جل رہا تھا۔۔

"یہ لو بیٹا۔۔ میں زرا تہجد پڑھ لوں۔۔!!" وہ اسے باؤل میں برف کے ٹکڑے ڈال کر دے گئیں تھیں۔۔

وہ اس کے پیشانی سے بے ترتیب بالوں کو سمیٹ کر انہیں ہٹاتے ہوئے پٹی رکھنے لگا تھا۔۔اس کا چہرہ بخار کی شدت سے لال سرخ انگارہ ہوا تھا۔۔

"آپ۔۔آپ اچھے نہیں ہیں۔۔آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں۔۔!!" وہ بخار میں ہی سرگوشی نما آواز میں بڑبڑا رہی تھی۔۔اس کے ہلتے ہونٹ دیکھ کر وہ حیرانگی سے اس کے قریب جھکا تھا۔۔

اس کی صاف شکوے سے پُر آواز عون کے کانوں تک پہنچ کر اسے ایک بار پھر درد اور ازیت میں مبتلا کر گئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں میری سردارنی سائیں میں بالکل بھی اچھا نہیں ہوں، لیکن میں کیسے بتاؤ کہ میں آپ دونوں کے بغیر ادھورا تھا، کیسے بتاؤں کہ آپ اس دل میں بستیں ہیں اور دل کے مکینوں کو کبھی بھلایا نہیں جا سکتا۔۔!!" وہ اس کے ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں بھینچے اس پر محبت سے اپنے ہونٹ رکھے تھے۔۔ جیسے اس کے ہر لمحے کی ازیت کا مداوا کر رہا ہو۔۔

ایک گھنٹے کی محنت پر کہیں جا کر اس کے بخار کا زور ٹوٹا تھا۔۔ لیکن اس کی بڑبڑاہٹ میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔۔

"بخار کچھ کم ہوا۔۔؟" تین بجے کے قریب انابی اندر داخل ہوتے پوچھ رہیں تھیں۔۔

"پہلے سے کچھ کم ہے۔۔ لیکن اگر کم نہیں ہوا تو ہاسپٹل لے کر جاؤں گا۔۔ انابی مانو بخار میں بڑبڑاتی بھی ہیں کیا۔۔؟" وہ ان کے قریب آ کر اس کا احوال بتانے کے ساتھ ہی کافی سنجیدگی سے سوال پوچھا تھا۔۔

"ہاں اور ہمیشہ۔۔ اور ایک راز کی بات بتاؤں۔۔؟ ایسے میں وہ سب کچھ سچ بولتی ہے مطلب جو دل میں ہوتا ہے وہی۔۔ تم شوہر ہو اس کے چاہو تو آج اس سے کچھ بھی پوچھ لو۔۔!!" وہ مسکراتے ہوئے عون کی پیشانی چومتے ہوئے اس کو راز کی بات بتا کر باہر نکل گئیں تھیں۔۔

وہ ایک بار پھر اس کی بولنے کی آواز سن کر اس کے قریب بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔۔ اس کا سنگل بیڈ تھا جس پر پتلا سا میٹرس بچھا کر اس پر چادر لگی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے سر کو ادھر اُدھر پٹک رہی تھی شاید سر میں درد بھی تھا۔۔وہ اس کے سر کو تکیے سے اٹھا کر اپنے گود میں رکھ کر ہلکے ہاتھوں سے مساج کرنے لگا تھا۔۔

"وہ۔۔وہ مل گئے مجھے، لیکن بات نہیں کرونگی۔۔!" وہ اس کی سرگوشی نما آواز سن کر اپنے ہاتھ روکے تھے۔۔

"کیوں بات نہیں کرینگی۔۔؟" وہ محبت پاش نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے سوال پوچھا تھا۔۔

"کیونکہ ناراض ہوں۔۔!" وہ اس کے سوال پر تھوڑی دیر بعد بولی تھی۔۔عون بہت گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"کیوں ناراض ہیں۔۔؟" وہ نرمی سے اس کے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا۔۔

"میں ان کا ہمیشہ انتظار کرتی رہتی تھی کہ وہ مجھے ڈھونڈتے ہوئے آئینگے۔۔لیکن وہ نہیں آئے، شاید ماہم سکندر کسی کے لئے ضروری نہیں ہے، عون عباس جعفری کے لئے تو بالکل بھی نہیں۔۔!!" وہ اس کی نم غمزدہ آواز سن کر ساکت ہوا تھا۔۔اب اسے سمجھ آ رہا تھا کہ اس کی ناراضگی اور غصے کے پیچھے کیا وجہ ہے۔۔

"کیا عون عباس جعفری۔۔! ماہم سکندر کے لئے ضروری ہے۔۔؟" وہ اس کی پیشانی پر انگلیاں پھیرتے ہوئے بہت غور سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ سکریٹ ہے میرا۔آپ انہیں نہیں بتانا ورنہ وہ سر چڑھ جائیں گے۔۔!"وہ چھوٹے بچوں کی طرح منہ بگاڑتی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔ عون اس کی اس ادا پر بے ساختہ مسکرایا تھا۔۔اسی سے چھپانے والی بات وہ اب اسی سے کرنے جا رہی تھی۔۔

"بالکل سیکرٹ ہے۔ میں نہیں بتاؤں گا۔۔!"وہ اسے یقین دہانی کرواتے ہوئے اسے بولنے پر اکسا رہا تھا۔۔

"مجھے ان سے تو معلوم نہیں لیکن اپنے نام کے ساتھ لگے ان کے نام سے بے تحاشا محبت ہے۔۔ ماہم عون جعفری۔۔! یہ نام میرے جینے کی وجہ ہے۔۔ میں اس نام کو کبھی بٹنے نہیں دونگی۔۔!!"اس کے لفظ عون عباس جعفری کے دل پر ٹھاہ کر کے لگے تھے وہ کتنے ہی پل اس کے چہرے سے نظریں ہٹا نہیں پایا تھا۔۔وہ اب پر سکون سی آنکھیں بند کر کے سو گئی تھی۔۔

"میں آپ کے ان سارے سوالوں کے جواب آپ حوش و حواس میں ہونگی تب دونگا۔۔اور ہاں آپ نے مجھ تک پہنچنے کا راستہ خود بتایا ہے میری دھڑکن سائیں۔۔اب آپ بس دیکھنا، کیسے کھڑوس، ظالم سردار عون عباس جعفری تک آپ کو پہنچنے پر مجبور کرتا ہوں۔۔!!"وہ اپنے ہونٹوں کو مسکراہٹ کے انداز میں ڈھلنے سے روک نہیں پایا تھا۔۔ وہ اس کے سر کو تکیے پر رکھتے جھک کر عقیدت سے اس کی پیشانی پر مہر ثبت کی تھی۔۔ پھر وہاں سے نکل کر وضو کر کے لاؤنج میں آ کر تہجد پڑھنے کے ساتھ ہی شکرانے کے نوافل ادا کئے تھے۔۔ پھر فجر پڑھ کر وہیں سو گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

صبح جب اس کی آنکھیں کھولیں تو انابی اس کے ساتھ بیٹھی ہوئیں تھیں۔۔اس نے اپنے بھاری ہوتے سر کے ساتھ آنکھیں بمشکل کھولنے کہ کوشش کی تھی۔۔

"دھی کیسا محسوس کر رہی اب۔۔؟اٹھو منہ دھول کر پہلے کچھ کھالو پھر دوا لینا ہوگا۔۔!!"وہ اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر بخار کی شدت محسوس کرنے کی کوشش کر رہیں تھیں جو کہ اب پھر سے بڑھنے لگا تھا۔۔

"انابی میں ٹھیک ہوں۔۔دوا کی تو کوئی ضرورت ہی نہیں ہے بلکہ ابھی آپ دیکھنا میں کیسے اٹھ کر بیٹھتی ہوں۔۔!!" وہ جبراً مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے انہیں اپنے ٹھیک ہونے کی تسلی دے رہی تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن کمزوری کی وجہ سے اٹھ نہیں پا رہی تھی۔۔

"انابی میں انہیں دیکھ لونگا۔۔آپ دین محمد کے ساتھ آج اور ابھی شہر جا رہی ہیں اپنا مکمل چیک اپ کروانے کے لئے، میں کوئی انکار اس معاملے میں نہیں سنوں گا۔۔اور جہاں تک رہی آپ کی بچی کے خیال کی بات تو آپ کو مجھ پر یقین ہے ناں۔ شام تک ان شاء اللہ یہ لڑتی جھگڑتی نظر آئینگی آپ

Posted On Kitab Nagri

کو۔۔!!" وہ روم میں داخل ہوتے انابی کے کندھے پر ہاتھ رکھے تسلی دی تھی اور اپنی طرف حیرت انگیز نظروں سے دیکھتی اپنی دشمن جاں کو نظرانداز کیا تھا۔۔کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ابھی اس نے تیسری جنگ عظیم شروع کردینی ہے اس لیے وہ انابی کو ان کے روم کی طرف روانہ کر کے واپس مڑا تھا۔۔

"آپ۔۔آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرے روم میں داخل ہونے کہ۔۔؟اور یہ صبح صبح یہاں کے سردار نے ٹھیکہ لیا ہوا کہ منہ اٹھا کر کسی کے بھی گھر میں داخل ہونے کا۔۔؟" وہ ماتھے پر بل ڈال کر اسے گھورنے کے ساتھ ہی پھنکاری تھی۔۔

"ہوسکتا ہے کہ میں صبح کے بجائے رات میں ہی آیا ہوں۔۔؟" وہ ایک ابرو اٹھا کر اسے دیکھتے ہوئے وہیں دیوار سے ٹیک لگائے شاہانہ انداز میں کھڑا ہوا تھا۔۔

ماہم اسے دیکھنے سے گریز کررہی تھی وہ جانتی تھی کہ وہ ایک ساحر ہے اگر وہ اسے دیکھے گی تو اس کے سحر میں جکڑ لی جائے گی۔۔

سردار عون عباس جعفری اس کے گریز کو دیکھ کر اپنی بے ساختہ آنے والی مسکراہٹ کو اپنے ہونٹوں کو بھینچے دبانے کی کوشش کررہا تھا۔۔لیکن اپنی آنکھوں کو مسکرانے سے وہ روک نہیں پایا تھا۔۔

"کیا۔۔؟" وہ صدمے سے آنکھیں پھاڑے اس کی بات سن کر جیسے ہی اس کی طرف دیکھا تھا۔۔اس کے آنکھوں کی مسکراہٹ دیکھ کر وہ اس کے سحر میں جکڑی گئی تھی۔۔نظریں اس کے چہرے کا طواف کرتے ہوئے پلٹنے سے انکاری ہوئیں تھیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

سردار عون عباس جعفری اس کی نظروں کے ارتکاز کو خود پر مرکوز دیکھ کر مسکراتے ہوئے آگے بڑھا تھا۔۔

"اس طرح مجھے آنکھیں پھاڑ کر دیکھیں گی تو بقول آپ کے ظالم، کھڑوس سردار عون عباس جعفری سے آپ کو محبت کے بجائے عشق ہو جائے گا۔۔ جس سے مجھے تو کوئی نقصان ہو یا نہ ہو لیکن آپ کو بہت نقصان ہو گا۔۔!!" وہ بیڈ پر لیٹی ماہم سکندر کے قریب جھک کر مسکراتے ہوئے اس کے چہرے پر ہلکی سی پھونک مارتے اسے اٹھا کر بیٹھا دیا تھا۔۔

وہ اس کے سحر سے آزاد ہوتے حواس میں لوٹتے ہی اس پر چیخ اٹھی تھی۔۔

"آپ دور رہیں مجھ سے۔۔اور خبر دار کہ میرے کمزور ہونے کا فائدہ اٹھانے کی کوشش بھی کہ آپ نے تو۔۔؟" وہ انگلی اٹھا کر اس پر دھاڑا اٹھی تھی۔۔

چہرہ غصے کی شدّت سے سرخ ہوا تھا۔۔

"تو۔۔؟ تو کیا سردارنی سائیں۔۔؟" وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کی بے خبری کا فائدہ اٹھاتے جھک کر اس کے پیروں میں چپل پہنائی تھی۔۔

"تو آپ مجھے جانتے نہیں ہیں۔۔ مجھے کشتی آتی ہے، میں آپ کو دھوبی کے کپڑوں کی طرح پچھاڑ سکتی ہوں۔۔!" وہ اسے جھک کر چپل پہناتے دیکھ کر ساکت ہوئی تھی۔۔اس کی نظریں اپنے سامنے بیٹھے اس خوبرو چہرے کا طواف کر رہی تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"آپ فائدہ اٹھانے کی بات کر رہیں تھیں تو سن لیں آپ، کہ عزت کے محافظ کبھی گندی نظر نہیں ڈالتے -- اور سردار عون عباس جعفری جس دن اپنے حصے پر ایسی نظر اٹھا گیا اسی دن وہ مر جائے گا، نہیں جی پائیگا وہ -- !!" اس کی بھاری گمبھیر آواز سن کر ماہم کا دل زور سے دھڑکا تھا -- وہ اپنے دل کی اس دغابازی پر ڈپٹتے ہوئے اس سے نظریں چُراتے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کی تھی -- لیکن کمزوری کی وجہ سے وہ لڑکھڑا کر زمین بوس ہوتی کو اپنے سامنے کھڑے سردار عون عباس جعفری کے کندھے کو دبوچتے خود کو گرنے سے بچا تو گئی تھی لیکن اس کی نظروں سے خود کو نہیں بچا پائی تھی --

"میں نے تو اب کچھ نہیں کیا لیکن لگتا ہے کہ سردار عون عباس جعفری کا فائدہ اٹھانے کی کوشش آپ ضرور کر رہی ہیں -- ؟" وہ اسے سہارا دیتے واشروم میں لے جا کر اسٹول پر بیٹھایا تھا --

وہ اس سے شرمندگی کی وجہ سے نظریں چُراتے ہوئے فرش پر نظریں مرکوز کر دی تھی --

عون اسے اپنی حرکت پر شرمندہ ہوتے دیکھ، اپنے ہونٹوں کو بھینچے واشروم سے باہر نکل کر کھڑا ہوا تھا --

دس منٹ بعد وہ فریش ہو کر باہر نکلی تھی، اس کی نظریں ابھی بھی جھکی ہوئی تھیں -- عون اسے بازوں سے پکڑ کر سہارا دیتے بیڈ پر لا کر بیٹھایا تھا اور خود نکل کر باہر چلا گیا تھا --

ماہم اپنی حرکت پر اپنے آپ کو ابھی تک کوس رہی تھی -- پانچ منٹ بعد وہ ہاتھوں میں ناشتہ کی ٹرے لے کر روم میں داخل ہوتے اس کے سامنے بیٹھا تھا --

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ماہم کو اس کا اس طرح اپنی تیمارداری کرتے ہوئے دیکھ کر عجیب لگا تھا--

"آپ یہ سب کیوں کر رہے ہیں--؟ میں جانتی ہوں کہ آپ اپنے گاؤں کے لوگوں کے لئے ایک اچھے بلکہ بہت زیادہ اچھے سردار سائیں ہیں، لیکن مجھے اس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ آپ کیا ہیں--؟ میں یہاں سے چلی جاؤنگی، نہیں رہنا مجھے یہاں، میں شہر جا کر کوئی اور جاب ڈھونڈ لونگی، میں آپ سے اور آپ سے جڑے لوگوں سے بہت دور جانا چاہتی ہوں--!!" وہ اس کی لائی گئی ٹرے پر نظریں مرکوز کیے اسے اپنے ارادے سے آگاہ کر رہی تھی--وہ بے بس سی اپنے دل پر پتھر رکھ کر دور ہونے کی بات کہہ رہی تھی--

لیکن وہ یہ سب کس دل سے کہہ رہی تھی اس کے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا--

"آپ یہاں آئیں اپنی مرضی سے تھیں لیکن جائینگی سردار عون عباس جعفری کی مرضی سے--آپ ایک قدم اس گاؤں سے باہر نکال کر دیکھنا سردارنی سائیں پھر دیکھنا میں کیا کرتا ہوں--!!" وہ دھمکی آمیز آواز میں اسے اپنی غصے سے بے تحاشا سرخ آنکھوں سے گھورتے ہوئے اسے باور کرانے کی کوشش کر رہا تھا کہ اب وہ اس کی دسترس سے کبھی نکل نہیں سکتیں ہیں---

"آ--آپ مجھے دھمکی دے رہے ہیں--؟" وہ اس کے شعلے نکلتے آنکھوں کو دیکھ کر خوفزدہ ہوئی تھی--

Posted On Kitab Nagri

"میں دھمکی دینے کے ساتھ بہت کچھ کر بھی سکتا ہوں--!!"اس کی معنی خیز آواز میں کہا گیا جملا ماہم سکندر کی دنیا کو تہہ و بالا کر گیا تھا--

"جو کرنا ہے کرلیں، میں آپ سے نہیں ڈرتی--!!"وہ دوبدو اس سے مقابلہ کرتے ہوئے اپنے خوف پر قابو پا چکی تھی--

آپ پہلے مقابلہ کی ہمت تو لائیں پھر مقابلہ بھی کر لیں گے-- سردار عون عباس جعفری بیمار اور" کمزوروں سے مقابلہ نہیں کرتا ہے--!!"وہ اس کی بیماری حالت پر چوٹ کرتے ہوئے ٹرے اس کے پاس کھسکاتے ہوئے وہ اٹھ کر دوالے کر آیا تھا--

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

وہ غصے سے ہانپنے لگی تھی، آنکھیں اس کی بات اور تاثرات دیکھ کر بے اختیار نم ہوئیں تھیں -- وہ اپنے آنسوؤں کو اپنے اندر اتارتے ہوئے اس کی طنزیہ آواز برداشت کی تھی --

وہ ہاتھ بڑھا کر پراٹھا توڑنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن شاید کمزوری کی وجہ سے مشکل ہو رہا تھا -- جب وہ اسے دیکھتے پراٹھے کو حصہ میں تقسیم کرتے ہوئے پلیٹ میں رکھا تھا -- وہ بنا کچھ بولے دو چار لقمے زہر مار کر حلق کے اندر اتارتے اسے دوا کور پیپر سے نکالتے دیکھ کر حواس باختہ ہوئی تھی -- چہرے کا رنگ متغیر ہوا تھا --

"م -- مجھے چائے پینی ہے -- !!" وہ دوا پر نظریں جمائے ہوئے زرد چہرے کے ساتھ ہی اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تھی --

وہ اس کے اچانک بدلے تاثرات دیکھ کر اندر سے پریشان ہوا تھا --

"آپ بیٹھیں میں لے کر آتا ہوں -- !" وہ اسے بیٹھا کر خود باہر نکل گیا تھا -- وہ جو نوکروں کی فوج میں رہتے ہوئے رشک بھری نظروں سے دیکھا جاتا تھا وہ آج کسی کے لئے بھاگ بھاگ کر کام کر رہا تھا -- اگر کوئی اسے دیکھ لیتا تو یقین کرنا مشکل ہو جاتا اس کے لئے --

Posted On Kitab Nagri

اس کے باہر جاتے ہی وہ خود کو گھسیٹتے ہوئے اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی اور ادھر اُدھر نظر دوڑانے لگی تھی--

"یااللہ کہاں جاؤں میں--؟ کہاں چھپوں--؟" وہ پسینے سے تر پیشانی کو مسلتے ہوئے چھپنے کی جگہ تلاش کرنے لگی تھی--پھر اچانک ذہن میں ایک جگہ سمجھ آئی تھی وہ جا کر اس کے پیچھے چھپ گئی تھی--

---

وہ کچن میں داخل ہوا تھا جب انابی ہاسپٹل جانے کے لئے تیار ہو کر کچن میں ہوتی کھٹ پٹ سے کچن میں داخل ہوئیں تھیں--

"انابی دین محمد باہر ہی ہے، وہ آپ کا انتظار کر رہا ہے--!!" وہ انہیں باہر کی طرف اشارہ دیتے ہوئے خود پانی گیس کے برنر پر رکھ رہا تھا--

"اسلام و علیکم انابی--!" حمزہ کچن کے دروازے پر آتا انابی کو کمر سے پکڑ کر لپٹتے ہوئے سلام کیا تھا--

اسے یہاں دیکھ کر دونوں ہی حیران ہو گئے تھے--

Posted On Kitab Nagri

"وعلیکم السلام۔۔! جیتے رہو، خوش رہو۔۔!" انا بی اس کی پیشانی چومتے ہوئے اٹھیں تھیں جب بے ساختہ مسکراتے ہوئے عون کو حمزہ کی طرف بڑھتے دیکھا۔۔

"گڈ مارننگ میرے پاپڑ کے ٹکڑے۔۔!" وہ ہاتھوں کو پنچ بنا کر اس کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھا تھا۔۔

"گڈ مارننگ۔۔! لیکن میں اس وقت لالہ کے پاپڑ کا ٹکڑا نہیں بلکہ کیوٹ سی اپیا کا لالی پاپ ہوں۔۔!!"

وہ ناراض ناراض سا بہت کیوٹ لگا تھا۔۔

وہ عون کے بڑھے ہاتھوں کے پنچ پر اپنی چھوٹی سی مٹھی سے پنچ کیا تھا۔۔

"اوہ لالہ پر بھلا یہ ظلم کیوں۔۔؟ "

وہ مصنوعی فکرمندی سے اپنی شیو کو انگلیوں سے سہلاتے ہوئے سوال کر رہا تھا۔۔

"کیونکہ آج صبح آپ مجھے مارننگ وش کر کے اٹھانے نہیں آئے تھے اور مجھے ناشتہ بھی نہیں دیا۔۔اس لئے میں آج آپ سے ناراض ہوں۔۔!!" وہ اس سے اپنی ناراضگی بتاتے آنکھوں میں آنسوں بھر لایا تھا۔۔اس کے آنسوں کو دیکھ کر وہاں دونوں ہی فرد کا دل کر لایا تھا۔۔

"آ ایم ریلی سوری گڈو۔۔ میں صبح میں گھر نہیں تھا اس لیے مارننگ وش نہیں کر پایا لیکن اب آپ کو مزیدار سا ناشتہ ضرور کرواؤں گا۔۔!!" وہ اس سے معافی مانگتے اسے اپنے بازؤں میں لیے خود میں بھینچ چکا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"گڈوا بھی بھی لالہ سے ناراض ہو--!"وہ اسے خود میں بھینچے اس کے بالوں کو بگاڑ کر سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا--

"میں کبھی اپنے لالہ سے ناراض نہیں ہو سکتا کیونکہ لالہ سے بہت زیادہ والا پیار کرتا ہوں--!!"وہ اس کے خوبرو چہرے کو اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں تھامے اس کے گالوں کو محبت سے چومتے اسے سرشار کیا تھا--

"اچھا اپنی کیوٹ اپیا سے بھی زیادہ پیار کرتے ہو--؟"وہ شرارت سے اپنی مسکراہٹ کو روکنے کے لئے اپنے نچلے ہونٹ کو دبایا تھا--

وہ ان دو دنوں میں ہی جان گیا تھا وہ اپنی اپیا کا مرید بن گیا ہے--

"اممم--دونوں سے برابر پیار کرتا ہوں--!!"وہ سوچنے کے انداز میں تھوڑی پر انگلی رکھتے ڈوپلیمٹک بات کر گیا تھا جسے سنتے اس کی چالاکی پر انابی اور عون دونوں کا قہقہہ بے ساختہ تھا--

"اچھا آپ ٹیبل پر بیٹھیں میں آپ کو ناشتہ دیتا ہوں--!!"وہ اسے ٹیبل پر بیٹھاتے ہوئے انابی کی طرف گھوما تھا--

"انابی مانو عجیب سا کر رہی ہیں مطلب گھبرائی ہوئی سی لگ رہی تھیں--ایسا کیوں--؟"وہ اپنے زہن میں کلبلاتے سوال کو انابی کے سامنے پیش کیا تھا--

"کیا دوا دینے کہ بات کی بیٹا آپ نے--؟"وہ پر سوچ انداز میں پوچھ رہیں تھیں--

Posted On Kitab Nagri

"جی--!بخار پھر محسوس ہو رہا ہے تو سوچا دوا دے دوں--!!"وہ حیرانگی ظاہر کر رہا تھا--

"بیٹا وہ دوا نہیں لے پاتی ہے، بہت مشکل ہو گی تمہارے لئے--!!"وہ اسے بتاتے ہوئے دین محمد کے بلانے پر باہر کی طرف بڑھ گئیں تھیں--

اور وہ آنکھوں میں بے یقینی سمو کر ماہم کے روم کی طرف دیوانہ وار بڑھا تھا--

"سردارنی سائیں--!کدھر ہیں آپ--؟باہر نکلیں فوراً--!!"وہ روم کے وسط میں کھڑے ہو کر چاروں طرف اسے ڈھونڈنے کے لئے نظریں دوڑا رہا تھا--لیکن وہ اسے کہیں نہیں دکھی تھی--

دشمن کو اپنی زیرک نگاہوں سے دیکھ کرمات دینے والا بھلا اپنی سردارنی سائیں کو نہیں ڈھونڈ پاتا--؟وہ بیڈ کے پاس ہلچل محسوس کرتا اس طرف بڑھا تھا--

فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر بیڈ کے نیچے جھانکتے وہ ساکت ہوا تھا--

وہ بیڈ کے نیچے فرش پر منہ کے بل لیٹی ہوئی تھی، چہرہ بازؤں میں چھپائے شاید رونے کا شغل پورا کر رہی تھی--

عون نے بنا کچھ بولے ہاتھ بڑھا کر اسے نرمی سے گھسیٹ کر باہر نکالا تھا--وہ وہیں اب فرش پر ہی بیٹھی ہوئی تھی--آنکھیں رونے اور کچھ بخار کی وجہ سے لال سرخ سی تھی،پلکیں جھپک کر آنسوں کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے وہ اسے بہت کیوٹ لگی تھی--

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اس کے نیچے کون سے خزانہ ڈھونڈ رہی تھیں آپ--؟" وہ جان بوجھ کر اس سے نارمل بات کر رہا تھا--

"میں سو جاؤں--!" وہ اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے جلدی سے اٹھ کر بیڈ پر بیٹھ گئی تھی--اس کی جلدی دیکھ کر وہ اپنے ہونٹوں کو بھینچ گیا تھا--

وہ اس سے اپنا ڈر، خوف کچھ بھی شیئر نہیں کرنا چاہ رہی تھی-- لیکن سردار عون عباس جعفری کو اپنی سردارنی سائیں اس طرح ایک دوا سے ڈرتی ہوئی بے چین کر گئی تھی--

"کیا ہوا--؟" وہ اب اس کے سامنے بیٹھتے ایک لمبی سانس ہوا کے سپرد کرتے ہوئے اس سے نرمی سے مخاطب ہوا تھا--

"ڈر لگ رہا ہے--!" وہ کانپتے ہاتھوں کو آپس میں رگڑتے ہوئے دھیمی آواز میں بولی تھی--

"کس سے--؟" ایک لفظی سوال مقابل کی طرف سے پھر آیا تھا--

"دوا سے--!" وہ اپنے آنسوؤں کو اپنی ہتھیلیوں سے صاف کرتے ہوئے بولی تھی--

"ڈرنا تو آپ کو کسی سے بھی نہیں چاہیے-- لیکن ڈر کیوں لگ رہا دوا سے--؟" وہ گلاس میں پانی ڈال کر اس کی طرف بڑھا رہا تھا--

"دوا اندر نہیں جاتی، اٹک جاتی ہے-- پھر ومیٹنگ ہونے لگتی ہے--!" وہ بنا پانی پکڑے تفصیل سے اسے سو سو کرتے ہوئے بتا رہی تھی--

Posted On Kitab Nagri

"میں دوا کھلا رہا ہوں آپ کو -- آئی پرامس بلکل بھی نہیں اٹکے گی -- !!" وہ جس یقین سے کہہ رہا تھا وہ ماہم کو اس کی آنکھوں میں دیکھنے پر مجبور کر گیا تھا -- وہ اسے نظروں سے تسلی دیتے ہوئے دوا اندر رکھتے اسے اپنے ہاتھوں سے پانی پلایا تھا --

وہ خوبرو شخص اس کے ہاتھوں میں یقین کی پہلی ڈوری تھما کر پر سکون ہوا تھا --

"کیا دوا اتنی آسانی سے کیسے کھالی میں نے -- ؟" وہ بے یقینی سے بڑبڑاہٹ کے انداز میں کہتے ہوئے اپنا گلا سہلا رہی تھی --

وہ اس کے انداز کو دیکھ کر مسکرایا تھا --

"اب سو جائیں آپ -- اٹھنے کے بعد یقین کر لیجیے گا -- !!" وہ اس پر مسکراہٹ اچھال کر باہر نکل گیا تھا --

"مغرور، کھڑوس، ظالم سردار -- ! اگر میرا اس کے لئے مزاق اڑایا ناں تو پھر سارے کھانے میں پتھر ڈال دونگی سارے دانت جھڑ جائینگے -- !!" وہ اپنی حرکت پر شرمندہ ہوتے اس پر دانت کچکچاتے دھمکی دے رہی تھی --

وہ باہر دروازے پر کھڑا اس کی دھمکی ملاحظہ کرتے بے اختیار قہقہہ لگا اٹھا تھا --

"میری معصوم سردارنی سائیں -- !" وہ مسکراتے کچن کی طرف روانہ ہوا تھا جہاں حمزہ اس کا انتظار کر رہا تھا --

Posted On Kitab Nagri

لالہ کیوٹ اپیا کو کیا ہوا ہے۔۔دین محمد بھائی مجھے بتا رہے تھے کہ اپیا بیمار ہیں۔۔۔؟" وہ کافی سنجیدہ انداز میں عون کو دیکھتے ہوئے سوال کر رہا تھا۔۔

"ہمم۔۔ بیمار ہیں لیکن آپ پہلے ناشتہ کریں پھر میں آپ کو دکھاتا ہوں۔۔ اوکے میرے پاپڑ کے ٹکڑے۔۔!" وہ اس کے سنجیدگی دیکھ کر مسکراتے ہوئے اس کے بالوں کو بگاڑ کر فریج کی طرف بڑھا تھا۔۔

جلدی جلدی ہاتھ چلاتے ہوئے اسے ناشتہ بنا کر اسے روز کی طرح اپنے ہاتھوں سے کھلایا تھا۔۔

کوئی اسے اس طرح ناشتہ بناتے دیکھتا تو بے ہوش ہو جاتا کیونکہ وہ بڑی صفائی سے سارے کام کرتا اپنے لیے کافی بنا کر لاؤنج میں آ کر بیٹھا تھا۔۔

شام ہونے والی تھی۔۔ ہر طرف سنہری کرنیں مدھم روشنی بکھیرتے ہوئے سورج کے ساتھ ہی الویدع کرنے کو تیار تھی۔۔ کسان اپنے اپنے کھیتوں سے نکل کر اب گھروں کو لوٹ رہے تھے۔۔ وہ سوتے میں ہی اسے حمزہ کو دیکھا کر گھر بھیجنے میں کامیاب ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دوا لے کر ابھی تک سوئی ہوئی تھی۔۔ وہ دو تین بار اسے دیکھ کر واپس لوٹ گیا تھا۔۔ لیکن اب شام ہوتے دیکھ کر اسے فکر لاحق ہوئی تھی۔۔

وہ اس کے قریب بیڈ پر بیٹھ کر نرمی سے اس کے بالوں کو پیشانی سے ہٹاتے ہوئے اس کی لمبی گھنی پلکوں کو بے خودی میں انگلیوں سے سہلاتے ہوئے دلفریب انداز میں مسکرایا تھا۔۔

"سردارنی سائیں اٹھیں۔۔ آنکھیں کھولیں۔۔!" وہ اس کے گالوں کو نرمی سے تھپتھپاتے ہوئے اسے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ تھوڑی تگ و دو کے بعد وہ پلکیں واں کرتی اسے حیرت انگیز نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

"آپ۔۔ آپ ابھی تک یہاں ہیں۔۔ جاتے کیوں نہیں۔۔؟ کوئی کام وام نہیں ہے کیا۔۔؟" وہ جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھتی سوال پر سوال داغ رہی تھی۔۔

اٹھتے ہی یہ جھپٹا مارنے والے انداز پر وہ ایک ابرو اچکا کر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

"کام تو بہت ہیں۔۔ لیکن انا بی کی وجہ سے یہاں رہنے پر مجبور تھا۔۔!" وہ جلتی پر پیٹرول چھڑک کر اسے دیکھتے ہوئے اٹھ کر کھڑا ہوا تھا۔۔

"میں اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں۔۔ بلکہ آج تک رکھتی آئی ہوں۔۔ اس لئے آپ محربانی کریں اور یہاں سے جائیں اور اپنے بہت سے کام کریں۔۔!" وہ بہت پر زور ڈال کر کہتے ہوئے دانت پیستی اسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے نڈر انداز کو دیکھ کر وہ مسکراہٹ دبا گیا تھا۔۔پھر بھی چہرے پر دبی دبی مسکراہٹ اپنی چھب دکھلا کر معدوم ہوئی تھی۔۔وہ اپنے کندھے پر پڑی چادر درست کرتے ہوئے اسے بے انتہا مغرور لگا تھا۔۔

وہ اٹھ کر واشروم جا رہی تھی،اب پہلے سے اس کی طبیعت کچھ بہتر لگ رہی تھی۔۔وہ اسے ٹھیک دیکھ کر پر سکون ہوا تھا۔۔

"میرے ہونے یا نہ ہونے سے آپ کو فرق نہیں پڑتا۔۔؟" وہ وہی اپنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

اس کے سوال پر الماری سے کپڑے نکالتے اس کے ہاتھ وہیں ساکت ہوئے تھے۔۔آنکھوں میں ایک پل کے لئے نمی چھلکی تھی،وہ اپنے ہونٹوں کو بھینچے کچھ پل بعد اس کی طرف مڑی تھی۔۔

"جیسے اتنے سال میرے ہونے نہ ہونے سے کسی کو کوئی فرق نہیں پڑا تو میں تو احساس اور جزبات سے آری ہوں۔۔مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔اور سو کالڈ سردار سائیں آپ کو معلوم ہے کسی کے اتنا قریب ترین نہیں ہونا چاہیے کہ کبھی اس کی حرکت آپ کے لئے تکلیف کا باعث بنے۔۔!!" وہ اپنے آپ کو مظبوط ظاہر کرتے ہوئے اپنے نم لہجے پر قابو پاتے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس سے مخاطب تھی۔۔

"ہو سکتا ہے جس قربت کو آپ تکلیف سمجھ رہے ہوں وہ آپ کی زندگی کا سب سے خوشنما احساس ہو۔۔ چلیں آپ نے میری مشکل آسان کر دی۔۔!!" وہ سنجیدگی سے کہتے کہتے فوراً اپنی آخری بات پر

Posted On Kitab Nagri

کندھے اچکاتے باہر نکلنے لگا تھا۔۔وہ اس کے پر سکون انداز کو دیکھ کر اپنی شعلہ بار نگاہیں اس کی پشت پر گاڑی تھیں۔۔اچانک زہن میں اس کی آخری بات گونجی تھی،وہ ششدر سی کچھ پل کھڑی رہی تھی پھر بات سمجھتے وہ اپنے روم سے دیوانہ وار دوڑتے ہوئے باہری دروازہ کے قریب پہنچی تھی۔۔بخار نے ایسا توڑ دیا تھا کہ اس سے بھاگا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔اتنے کم فاصلے طے کرتے ہوئے بھی اس کا دو تین دفعہ پیر لڑکھڑایا تھا۔۔اس کے قدم دروازہ کے قریب انابی کو دیکھ کر تھمے تھے۔۔لیکن سردار عون عباس جعفری کی باتیں سن کر تو اس کے پیروں کے نیچے سے زمین کھسک گئی تھی۔۔

وہ اس کے کمرے سے نکل کر مغرور چال چلتے ہوئے دروازہ کی سمت بڑھا تھا۔۔اس کے چہرے پر ایک پراسرار سی مسکراہٹ تھی۔۔وہ اپنے پیچھے بھاگتے قدموں کی آہٹ صاف محسوس کر سکتا تھا۔۔اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوتی چلی گئی تھی۔۔جبھی انابی دروازہ سے اندر داخل ہوئیں تھیں۔۔

"انابی کیسی ہیں آپ۔۔؟تھکان تو محسوس نہیں ہو رہی۔۔؟چلیں آپ آرام کریں۔۔!!"وہ ان کی فکر میں مبتلا ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"بیٹا میں ٹھیک ہوں، آؤ بیٹھو، جا کہاں رہے ہو--؟" وہ اسے دروازے کے قریب دیکھ کر روکنے کی کوشش کر رہی تھیں--

"انابی مجھے کام بہت ہیں لیکن ہاں ایک منٹ-- میں جاتے جاتے آپ کو کچھ بتانا چاہتا ہوں-- آئیں یہاں بیٹھیں--!" وہ انہیں لیے صوفے پر بیٹھ گیا تھا--اس نے ہلکے سے گردن ٹیڑی کر کے لاؤنج کے ستون کے پیچھے چھپے وجود پر ایک نظر ڈال کر انابی سے مخاطب ہوا تھا--

"انابی اب سے تین دن بعد آپ کے ہر دلعزیز پوتے کا دوسرا نکاح بڑے خوشی کے ساتھ رکھا گیا ہے-- آپ تو جانتی ہے کہ یہ ہمارے خاندان کی روایت ہے جسے میں کیسے بھول سکتا ہوں--اور اب تو مجھے ضرور کرنا ہے یہ نکاح کیونکہ کسی نے مجھے کہا ہے کہ مجھ سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا پھر تو یہ بات بہت اچھی ثابت ہونے والی ہے--!!"

وہ پر سکون سے انداز میں ماہم سکندر کے پیروں تلے سے زمین کھینچ لی تھی--وہ کتنے ہی پل ستون سے ٹیک لگائے کھڑی اپنے بے جان وجود کو اپنی کپکپاتی ٹانگوں پر سہارنے کی کوشش کر رہی تھی--درد اس کے وجود کے ایک ایک نس میں سرایت کر گیا تھا--آنکھیں شدّت غم سے بے اختیار لال سرخ انگارہ ہوئیں تھیں--

"انابی آپ نے شرکت کرنی ہے چاہے کوئی اور بھلے سے نہ آئے-- تقریب حویلی میں ہی ہو گی، دلہن بھی حویلی میں ہو گی اس لئے نکاح وہیں رکھا گیا ہے--!" وہ کسی کے دل پر بجلیاں گراتے ہوئے خود انا

Posted On Kitab Nagri

بی سے باتیں کرتے باہری دروازہ کی طرف بڑھا تھا-- ماہم وہاں سے پھر اپنے روم میں آتے بیڈ پر اوندھے منہ گر پڑی تھی---

"میری جان یہ کیا نیا تماشا ہے--؟ اور کس روایت کی آپ بات کر رہے ہیں--؟" ماہم کے روم تک جانے کا ان دونوں کی نظروں نے پیچھا کیا تھا-- انابی نا سمجھ انداز میں عون کو دیکھ رہی تھیں--

"انابی آپ بس دیکھتیں جائیں، اور ہاں میں آپ کو تفصیل بعد میں بتاتا ہوں بس اتنا جان لیں آپ کہ خوشیوں کے بادل حویلی پر بھی منڈلانے والے ہیں--!" وہ ذو معنی بات کر کے ان سے ملتے ہوئے باہر نکل گیا تھا اور وہ اس کی بات سمجھ کر بے اختیار مسکرا اٹھیں تھیں---

---

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ بیڈ پر لیٹ کر پنکھے کو گھورے جا رہی تھی، گاؤں میں بجلی کم آنے کی وجہ سے اس وقت پورا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا-- ابھی عصر کا وقت تھا لیکن کمرے کی کھڑکی دروازے بند ہونے کی وجہ سے اندھیرے کے ساتھ اب گھٹن بھی محسوس ہو رہی تھی-- آج دو دن ہو گئے تھے اسے گھر میں رہتے ہوئے-- اسے سردار عون عباس جعفری کے لفظ ابھی تک کانوں میں گونجتے ہوئے لگے تھے--

دل کی دنیا تھل پتھل ہوئی پڑی تھی-- ایک درد سا وجود میں پھیلتا محسوس ہو رہا تھا--

Posted On Kitab Nagri

"کیا اتنا آسان ہوتا ہے اپنوں کو بھول جانا۔۔؟ جب زخم دل پر لگتا ہے تو وہ ناسور بن جاتا ہے اسے کسی مرحم کی ضرورت پیش نہیں آتی بلکہ جزبات اور محبت کی چند بوندیں ہی کافی ہوتی ہیں۔۔!!" وہ اپنی تنہائی کو آج شدت سے محسوس کر رہی تھی۔۔دل آج غموں سے چور تھا لیکن چہرہ اس وقت ہر احساس سے آری تھا۔۔

"سردار عون عباس جعفری آپ کھڑوس، مغرور اور ظالم کے ساتھ ساتھ بے وفا بھی ہیں۔۔دوسری شادی کرنی ہے، روایت قایم رکھنی ہے ناں۔۔؟ پھر ٹھیک ہے آپ کی دوسری شادی میں ماہم سکندر ایسا رایتہ پھیلا کر پیش کریگی کہ سارا علاقہ دیکھے گا۔۔!!" وہ خود سے باتیں کرتی ہوئی اٹھ کر بیٹھی تھی۔۔جو چہرہ ابھی تک بے تاثر تھا اس وقت اس پر زہر خند مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی جس سے اس کے چہرے پر اس کا پیارا سا گڑھا اپنی چھب دکھلا کر معدوم ہوا تھا۔۔

وہ اٹھ کر فریش ہو کر کاٹن کا بلیک سوٹ پہنے اس پر میرون چادر لے کر اپنے روم سے نکلتی باہر کی طرف بڑھی تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ماہم بیٹا کہاں جا رہی ہو۔۔؟ طبیعت تمہاری ٹھیک نہیں ہے، اور پھر اندھیرا ہونے والا ہے۔۔!!" وہ اسے باہر نکلتے دیکھ کر اس کے قریب آ کر کھڑیں ہوئیں تھیں۔۔

"میری طبیعت بالکل ٹھیک ہے، بڑی سخت جان ہوں اتنی جلدی آپ کی جان نہیں چھوڑوں گی۔۔!!" وہ اپنے ٹھیک ہونے کا یقین دلاتے ہوئے قدم آگے بڑھایا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

بیٹا کیسی باتیں کر رہی ہوں۔۔ناراض ہو مجھ سے۔۔؟"وہ اس کے چہرے کا رخ اپنی طرف موڑتے اس کی لال سرخ آنکھوں کو دیکھتے پریشان ہو گئیں تھیں۔۔

"انابی آپ اپنے لاڈلے پوتے کا نکاح کا فنکشن اٹینڈ کرنے جا رہی ہیں ناں تو خوشی سے جائیں کیونکہ آپ پر ان کا بھی پورا حق ہے۔۔آپ اب تک میری حفاظت کے لئے میرے ساتھ در در کی ٹھوکریں کھائیں ہیں۔۔لیکن اب نہیں۔۔میں چاہتی ہوں خوشیاں آپ بھی دیکھیں۔۔لیکن اپنے زہن سے یہ خیال نکال دیجیے کہ ماہم سکندر کمزور ہے۔۔!!"وہ زہر خند مسکراہٹ اپنے چہرے پر لیے انہیں حیران کر دیا تھا۔۔

"ماہم سکندر اتنی آسانی سے نہ ہار مانتی ہے اور نہ ہی اتنی کمزور ہے کہ جیت اور ہار کے فیصلے سے پہلے ہی میدان چھوڑ کر بھاگ جائے۔۔اب تک اپنا حق چھوڑتی آئی ہوں لیکن اب نہیں۔۔پتہ ہے انابی اگر اپنے حقوق کے لیے خود آواز نہیں بلند کرو تو دوسرا آپ کو کمزور سمجھنے کی غلطی کر جاتے ہیں اور یہی ان کی سب سے بڑی غلطی ہوتی ہے۔۔!!"وہ ان کے سامنے جھک کر ان سے پیار لینے کے بعد بنا ان کی سنے باہر نکل گئی تھی۔۔

وہ حیرت زدہ سی موبائل سے آتی آواز کی طرف متوجہ ہوئیں تھیں۔۔

"سنا بیٹا۔۔یہ تو ناراض نہیں لگی۔۔مجھے لگا کہ معلوم نہیں کیسی ہو گی۔۔!!"وہ ابھی تک اسی احساس سے گھری ہوئی گفتگو کر رہی تھیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاہاہاہا۔۔انابی بھلا سردار عون عباس جعفری کی سردارنی سائیں کو کیسا ہونا چاہئے۔۔؟ ہمم۔۔بہادر اور نڈر۔۔جو ہر طرح کی مشکلات کا سامنا آسانی سے کر لے۔۔مجھے آج سردارنی سائیں کا انداز بہت پسند آیا۔۔!!" وہ ان کی بات پر بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنس پڑا تھا۔۔اس کی خوبصورت آواز اور اس کا خوشیوں بھرا انداز انہیں بھی مسکرانے پر مجبور کر دیا تھا۔۔

"عون آپ کو لگتا ہے کہ جیسا آپ نے سوچا ہے بالکل ویسا ہی ہوگا۔۔؟" وہ فکر مند انداز میں پوچھ رہیں تھیں۔۔

"انابی پہلے مجھے صرف ایک امید تھی لیکن آج کی بات سن کر پورا یقین ہو چکا ہے ہم کامیاب ہونگے۔۔ یہ حویلی اپنے سردارنی سائیں کے آنے کی آہٹ محسوس کر رہی ہے۔۔میرے دل کی دھڑکن گواہی دے رہی ہے کہ میری سردارنی سائیں بس کچھ پل مجھ سے دور ہیں۔۔!!" جزبوں سے چور آواز سن کر انابی مسکراتے ہوئے ان کی خوشیوں کی دعا کی تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آج وہ مہینوں بعد گھر میں داخل ہوا تھا۔ چھوٹا سا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا کبھی اس گھر میں بھی رونق ہوا کرتی تھی-- لیکن آج ایسا سیاہ اور ہولناک سناٹا پھیلا ہوا تھا جیسے کسی ذی روح نے کبھی یہاں قدم تک نہیں ڈالا ہوگا-- وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتے لکڑی کے دروازے کو پار کر کے اندرونی حصے میں داخل ہوا تھا--

وہ ہاتھ بڑھا کر بٹن دبایا تھا اور اس کے ساتھ ہی چھوٹے سے گھر میں پیلے بلب کی روشنی پھیل گئی تھی-- دھیرے دھیرے چلتے ہوئے ایک روم کی طرف بڑھا تھا اور اس میں پہنچتے ہی وہ اندھیرے میں ہی ایک لکڑی کی کرسی پر بیٹھ گیا تھا-- یہ کرسی ہمیشہ کمرے کی اسی دیوار کے ساتھ رکھی رہتی تھی جہاں ایک کھڑکی تھی جس سے چاند کی روشنی چھن کر آتی اس خوبرو چہرے کو منور کر رہی تھی--

وہ کتنے ہی پل وہیں بیٹھ کر اس خاموشی کو محسوس کر رہا تھا-- اسے اس گھر کے ان خاموش حصوں سے محبت تھی-- محبت کے نام پر اس کا دل بے اختیار دھڑک کر خود کے ہونے کی گواہی دی تھی-- وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر اپنی دھڑکنیں خود محسوس کر رہا تھا-- وہ ان بے قرار دھڑکنوں کی وجہ سے ہی اپنی اس خاموش محبت کا ساتھی بنا تھا-- جو صرف اور صرف اس کے دل کے دروازے کے اندر بند تھی--

"کبھی نہیں سوچا تھا کہ ایک چہرہ حواسوں پر سوار ہو کر اس دل کو دھڑکنے کا سبب بن جائے گا-- میں آپ کو ہر پل اس دل میں محسوس کرتا ہوں چاہے آپ کہیں بھی رہیں--!!" وہ اپنی دھڑکنوں کو سنتے تصور میں اس سے مخاطب ہوا تھا جو اچانک سے اس کے دل کی ملکہ بن گئی تھی-- لیکن وہ ملکہ تو کیا ایک

Posted On Kitab Nagri

شہزادی بھی نہیں تھی -- کیونکہ شہزادیاں ویسے تو نہیں ہوتی جیسی اس نے دیکھ رکھی تھی -- چھپ کر زندگی جی نہیں جاتی بلکہ کاٹی جاتی ہے اور اس کی شہزادی زندگی کاٹنے پر مجبور تھی --

"آپ چاہے کہیں کہ شہزادی بھلے سے نہ ہوں پر آپ میرے دل کی ملکہ ہیں -- لیکن یہ آپ کبھی جان نہیں سکتی -- کیونکہ میں کبھی آپ سے یہ اعتراف نہیں کروں گا، کبھی نہیں بتاؤں گا کہ آپ میرے لئے کیا ہیں -- کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ اگر میں نے ایسا کچھ بھی کیا تو آپ پر انگلیاں اٹھیں گی جو مجھے گوارہ نہیں -- جب پہلے نہیں کہا تو اب تو بالکل بھی نہیں، لیکن آپ کو اپنا ضرور بناؤ گا، کیونکہ آپ مسز شانزل زاویار ہیں، شانزل کے دل کی ملکہ -- !!" وہ اس پیارے سے چہرے سے تصور میں مخاطب ہوا تھا -- لیکن لہجہ بالکل نم تھا جیسے کچھ بہت شدت سے محسوس کر رہا ہو --

"آپ جب جب تکلیف میں مبتلا ہوتیں ہیں تو یہ دل درد کی انتہاؤں پر ہوتا ہے -- اس وقت مجھے اپنے دل کو سمجھانا دنیا کا سب سے مشکل ترین کام لگتا ہے -- !!" وہ اس کے درد اور تکلیف کو سوچتے ہوئے اذیت میں مبتلا ہوا تھا -- وہ نجانے کتنے دیر اسی طرح بیٹھا رہتا جب اس کا موبائل بجا تھا اور اسے اس گھر سے، اس گھر کی یادوں سے، اپنے دل کی ملکہ کی تکلیف دہ سوچوں سے نکلنے پر مجبور کر دیا تھا --

---

Posted On Kitab Nagri

وہ گاؤں کے اندرونی راستے پر گامزن تھی۔زہن الجھن کا شکار تھا،آنکھیں غم وغصہ سے لال سرخ تھیں اور دل درد کی انتہاؤں پر تھا۔۔اسے اپنا ہر اٹھتا قدم ٹھیک لگ رہا تھا۔۔

"آپ کو لگتا ہے کہ ماہم سکندر یونہی بنا لڑے ہار مان کر آپ کو خوش ہونے کا موقع دیگی۔۔ بالکل نہیں۔۔اگر آپ کا جینا حرام نہ کر دیا تو میرا نام بھی ماہم عون عباس جعفری نہیں۔۔!!"وہ ایک عظم لئے گاؤں کی ایک گلی مڑتی ہوئی ایک چھوٹے سے دروازہ کے سامنے کھڑی ہوتی دروازہ انگلیوں سے بجایا تھا۔۔چند سیکنڈ بعد دروازہ کھلا تھا اور ایک عورت کا چہرہ نمودار ہوا تھا۔۔

"حنا کا گھر یہی ہے۔۔!!"وہ پہلی بار آنے کی وجہ سے جھجک کا شکار تھی۔۔

"جی استانی سائیں آپ اندر آجائیں۔۔!!"وہ خوش اخلاقی سے اسے لیے اندر بڑھیں تھیں جب حنا بھی وہیں اسے دیکھتی مسکراتے ہوئے اس کو اپنے کمرے میں لے گئی تھی۔۔

"پھر کیا سوچا ہے آپ نے سردارنی سائیں۔۔؟"وہ اسے کمرے میں رکھی کرسی پر بیٹھاتے عقیدت سے اس سے مخاطب ہو کر اسے حیران کر گئی تھی۔۔

"حنا تم یہ لفظ میرے نام کے پیچھے سے ہٹاؤ۔۔زہر لگتا ہے مجھے۔۔!!"وہ اس کے سردارنی سائیں کہنے پر تپ اٹھی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے پہلے نہیں معلوم تھا کہ لیکن اب میں آپ کو صرف نام سے کیسے بلاسکتی ہوں۔۔آپ ہمارے سردار سائیں کے حوالے سے کیا ہیں ہم آپ کو بتانے سے قاصر ہیں۔۔!!"وہ اپنی نظریں جھکائے اس سے مخاطب ہوئی تھی۔۔

"زندگی میں پہلی بار کسی کو دوست بنایا وہ بھی اس سو کالڈ سردار کی وجہ سے کھودونگی۔۔!!"وہ غصے سے اپنی مٹھیوں کو بھینچتے کھڑی ہوئی تھی۔۔

"نہیں۔۔!آپ نے مجھے اتنے بڑے شرف سے نواز کر مجھے سرخرو کردیا ہے۔میں آپ کی دوست ہوں یہ میرے لئے اعزاز کی بات ہے، لیکن میں آپ کو اب سے سردارنی سائیں ہی کہوں گی۔۔!!"وہ اسے ٹھنڈا کرتے ہوئے پھر بیٹھایا تھا۔۔

"اب آگے کیا کرنا ہے۔۔؟کچھ سوچا ہے آپ نے کہ اندر جانے کے بعد کیا کریں گے۔۔!!"وہ اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے اسے اصل مسلہ کی طرف سوچنے پر مجبور کررہی تھی۔۔۔

"وہ سب میں دیکھ لونگی، بس حویلی کے اندر داخل ہوجاؤں ایک بار اور وہ میری دشمن مل جائے پھر تو سب سے پہلے میں اس کی گردن اپنے ہاتھوں سے مروڑونگی۔۔!!" وہ دانت کچکچاتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو مروڑنے کے انداز میں گھمایا تھا جیسے سچ میں اس کے ہاتھوں کسی کی گردن لگی ہو۔۔حنا اس کے انداز دیکھ اپنی مسکراہٹ دباتے فوراًمڑی تھی کہ کہیں وہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ لیتی تو خیر نہیں تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ حنا کو سب کچھ بتا کر مدد مانگی تھی، اس لئے وہ اس وقت اس کے بلانے پر یہاں موجود تھی--

"اچھا دیکھیں مجھے سردار سائیں نے خود بلایا ہے اس لیے جانا تو طے ہے-- میں نے پہلے ہی کہا ہوا ہے کہ میری دوست بھی میرے ساتھ حویلی آنا چاہتی ہے-- تو سردار سائیں نے کہا ہے کہ وہ آسکتی ہیں کیونکہ ہم گاؤں کے لوگ بڑے مہمان نواز ہوتے ہیں اس لئے منع کرنے کا سوال ہی نہیں تھا--!!" وہ اسے تفصیل سے بتاتی ہوئی اپنی الماری سے ایک بڑا سا شاپر نکال کر اس کے پاس بیٹھی تھی--

"حنا صاف الفاظ میں کہو-- یہ گھما پھرا کر بات نہیں کرو-- کیونکہ اس وقت ویسے ہی میرا دماغ گھوما ہوا ہے--!!" وہ بیزار سے انداز میں شاپر کی طرف دیکھتے حنا کو جھڑ کا تھا--

"دیکھیں آپ میری دوست بن کر حویلی جا رہی ہیں ناں تو بس پھر آپ کو بھرپور تیار ہونا ہوگا-- جس سے آپ پر کسی کا شک نہ جائے-- آپ کو دیکھ کر ایسا لگنا چاہیے کہ آپ سچ میں شادی اٹینڈ کرنے کے لئے آئی ہیں--!!" حنا تفصیل سے اسے بتاتے ایک مہندی والا اسٹیکر نکال کر اس کے ہاتھوں پر چپکایا تھا--

"یہ سب کرنا ضروری تو نہیں ہے--؟" وہ بے بسی سے اسٹیکر کو گھور رہی تھی--

"بالکل ضروری ہے-- بھلا اس کے بنا شادی ہوتی--! میرا مطلب ہے کہ اس کے بنا شادی اٹینڈ ہوتی ہے--؟" وہ بے خبری میں کچھ کہتے کہتے فوراً بات بدل دی تھی--

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

حنا اسے سوچوں میں گم دیکھ کر اپنے کام بڑی صفائی سے کرنے لگی تھی۔۔ چالیس منٹ بعد وہ اسے تیار کرنے کے بعد خود بھی تیار ہو کر دونوں اپنی اپنی چادریں لے کر اندھیرے میں گھر سے نکل کر حویلی کے راستے پر گامزن تھیں۔۔

دس منٹ بعد وہ حویلی کے پیچھے بنے ایک چھوٹے سے دروازہ کے سامنے تھیں۔۔

"چلیں اندر۔۔!!" حنا اس سے پوچھتے دروازہ کھول کر اندر قدم رکھ چکی تھی۔۔ ماہم حویلی کو دیکھ رہی تھی جو برقی قمقموں سے سجائی گئی تھی۔۔

آج اتنے سالوں بعد حویلی کو دیکھ کر اس کی آنکھیں بے اختیار نم ہوئی تھیں، وہ دروازے کو انگلیوں سے چھو کر محسوس کرتے ہوئے اندر قدم رکھا تھا۔۔ وہاں سے ہوتے ہوئے ہی پچھلی سیڑھیوں سے لے کر وہ ایک روم کے دروازے پر کھڑی ہوئیں تھیں۔۔

"حنا تمہیں کچھ عجیب نہیں لگا۔۔؟ یہاں اتنے بڑے پیمانے پر سب کچھ ہو رہا ہے اتنے لوگ اکٹھا ہیں، لیکن ہمیں گیٹ سے لیکر اس روم تک آنے میں نہ ہی کسی کا سامنا ہوا ہے اور نہ ہی کوئی تکلیف اٹھانی پڑی ہے۔۔ جیسے یہ سارا انتظام تو بس ہمارے لئے ہی ہوا ہو۔۔!!" اس کی سوچ پر حنا دل ہی دل میں عش عش کر اٹھی تھی۔۔ اس کو حیرت نہیں ہوئی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس کے سردار سائیں کی سردارنی سائیں کو ایسا ہی ہونا چاہیے۔۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں آپ کو ایسا اس لئے محسوس ہوا ہے کہ میں آپ کو پچھلے دروازے سے لے کر داخل ہوئی ہوں۔۔اس طرف جلدی کوئی نہیں آتا ہے اور سوال جواب کرنا بند کریں اور اندر جائیں، وقت نہیں ہے زیادہ۔۔!!" وہ اسے خود کو دیکھتے پا کر اندر سے پریشان ہوتے اسے اس کے کام کی طرف متوجہ کرواتے اندر بھیج کر خود دعائیں مانگنے لگی تھی۔۔

"یا اللہ اس سارے کارنامے کے بعد مجھے انجام سے بچا لینا۔۔!!" وہ ہاتھوں کو منہ پر پھیر کر اندرونی حصے کی طرف روانہ ہوئی تھی۔۔

وہ اندر جیسے ہی داخل ہوئی دروازہ آٹومیٹک لاک ہوا تھا وہ پلٹ کر دروازہ دیکھنے کے بعد قدم بڑھاتے لائٹ آن کی تھی۔۔ لائٹ آن کرتے ہر طرف روشنی بکھر گئی تھی۔۔ ماہم نظریں چاروں طرف دوڑانے کے بعد ساکت ہوئی تھی۔۔

"یا اللہ اتنا بڑا روم۔۔؟ یہ تو ہمارے ایک گھر کے برابر بھی نہیں ہے بلکہ اس سے بھی کہیں بڑا ہے۔۔!!" وہ بڑبڑاہٹ کے انداز میں بولتے ہوئے دو قدم آگے بڑھی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

روم کے بیچوں بیچ میں ایک بڑا سا بیڈ پڑا تھا اور اس کے ٹھیک اوپر بہت نفیس سا فانوس اپنی روشنیاں بکھیرتے اسے مبہوت کیا تھا، بیڈ سے تھوڑی دور صوفہ سیٹ اؤر ایک ٹیبل پڑا ہوا تھا--

داہنے دیوار پر تین دروازے نسب تھے--اس کی نظریں ایک جگہ ٹھہری تھی--وہ بے حد خوبصورت تصویر تھی، جس میں وہ شہزادوں جیسا شخص اپنے چہرے پر ایک پراسرار مسکراہٹ لئے کھڑا تھا، ماہم کی نظریں ہٹنے سے انکاری ہوئیں تھیں--

"اتنا اچھا لگ رہا ہوں تو تصویر میں دیکھنے کی کیا ضرورت ہے میں آپ کے سامنے بنفس نفیس کھڑا ہوں۔ مجھے دیکھیے--!!"اس کے کانوں میں یہ سرگوشی نما آواز پہنچتے ہی اسے پیچھے مڑنے پر مجبور کر دیا تھا--یہ آواز اور یہ خوشبو وہ ہزاروں میں پہچان سکتی تھی--وہ حیران کن انداز میں پلٹی تھی اور کسی وجود سے ٹکرا کر زمین بوس ہوتی کہ اس سے پہلے ہی وہ اسے اپنے حصار میں لے لیا تھا--

"آپ--!" وہ ایک لفظی الفاظ ادا کرتے اسے دیکھ رہی تھی جو خود بھی اس کا معاینہ کرنے میں مصروف تھا--

کاٹن کا سفید کرتا پہنے اس پر میرون رنگ کی واسکٹ پہنے، بالوں کو خوبصورتی سے بنائے، ہلکی سی داڑھی میں کوئی شہزادہ ہی لگ رہا تھا--

"ہاں میں--! کیوں یقین نہیں آرہا ہے کیا--؟" وہ ایک ابرو اچکا کر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا--لیکن اس کے آنکھوں میں آج ایسی روشنی تھی جو اسے نظریں جھکانے پر مجبور کر رہی تھی--

Posted On Kitab Nagri

سفید فراق اس پر میرون موتیوں سے خوبصورت کام بنا تھا؛ زیب تن کیے، چہرے پر لائٹ سا میک اپ کیے بہت پیاری لگ رہی تھی-- سر پر میرون شال لئے وہ ابھی تک اس کے حصار میں نظریں جھکائے کھڑی تھی--

"یقین کر لیں سردارنی سائیں کہ آپ اپنے سردار سائیں کے پاس ہیں--!!" وہ زیرِلب مسکراتے ہوئے اس کو ڈریسنگ ٹیبل کے پاس لے جا کر اسٹول پر بیٹھایا تھا--

ماہم کو اس وقت کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے--

"آپ کی دلہن کہاں ہے--؟" بے اختیار اس کے منہ سے یہ الفاظ ادا ہوئے تھے-- وہ اس کے سوالوں کے بنا جواب دیے ٹیبل پر رکھے نفیس سے زیور اس کی طرف بڑھایا تھا--

"آپ اسے پہننا پسند کرینگی یا یہ کام میں اپنے ہاتھوں سے کروں--؟" وہ اس کے پیچھے کھڑے ہو کر اسے دھمکی کے انداز میں زیورات پہننے پر مجبور کر رہا تھا--

"نہیں پہنوں گی--! پہلے جو پوچھا ہے اس کا جواب دیں--!!" وہ غصے سے لال ہوتی اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی جب وہ اس کے کندھے پر اپنے ہاتھوں کا دباؤ ڈالتے بٹھایا تھا--

"ہمم--! میں آپ کو اس طرح سامنے لے کر گیا تو آپ کی انسلٹ ہو گی جو مجھے گوارہ نہیں-- کم از کم اپنے شایانِ شان تیار تو ہو جائیں پھر ملوادینگے آپ کو--!!" وہ پر سکون انداز میں اس کے پیچھے کھڑا تھا-- ماہم اس کے تیور دیکھ کر زیورات پہننے لگی تھی-- لیکن وہ اب اپنے پلان پر پچھتاؤ کا شکار ہوئی

Posted On Kitab Nagri

تھی-- زیورات پہننے کے بعد وہ ایک میرون زرتار دوپٹہ لئے اس کی طرف بڑھا تھا اور اس کے گرد پھیلی چادر کو نرمی سے ہٹاتے ہوئے دوپٹہ اڑھانے لگا تھا--

ماہم اس کی انگلیوں کے لمس پر ساکت ہوئی تھی-- لیکن وہ سکون سے بیٹھی تھی-- شیشے کے سامنے دونوں کا عکس ایک ساتھ جھلملاتے ہوئے دونوں کو مبہوت کر دیا تھا-- کتنے ہی پل دونوں نظریں ہٹانے سے قاصر ہوئے تھے-- کچھ پل بعد سردار عون عباس جعفری صوفے کی طرف بڑھتے میرون رنگ کے مردانہ شال اٹھا کر اس کے زرتار دوپٹہ پر ڈالتے ہوئے اس کے رعنائیاں بکھیرتے وجود کو چھپا گیا تھا--

"ملیے سردار عون عباس جعفری کی دلہن سے--!!" وہ اپنے ہونٹوں کو دباتے ہوئے اس کو اٹھا کر اپنے قریب ترین کرتے شیشے کی طرف متوجہ کیا تھا جہاں ماہم سکندر کا عکس جھلملا رہا تھا-- وہ ہونٹوں کو وا کیے ہونقوں کی طرح سردار عون عباس جعفری کی طرف دیکھ رہی تھی--

"مطلب حنا نے مجھے دھوکہ دیا ہے--!!" وہ دانت پیستے ہوئے دو قدم پیچھے ہٹی تھی--

"نہیں بلکہ حنا نے اپنے سردار سائیں سے وفاداری کی ہے--!!" وہ دو قدم اس کے پاس گیا تھا-- نظریں اس سے ہٹنے سے انکاری ہوئیں تھیں--

"میں نے اپنا پہلا نکاح آپ سے کیا تھا اور اب دوسرا نکاح بھی آپ سے ہی کرونگا-- اگر آپ خود چل کر میرے پاس نہیں آتیں تو میں کسی سے کر لیتا لیکن آپ کو دیکھ کر ارادہ بدل لیا ہے-- کیونکہ سردار

Posted On Kitab Nagri

عون عباس جعفری اپنے نام کے ساتھ بے وفا نہیں لگوانا چاہتا ہے -- !! " وہ تپانے کے بعد اس کے کہے لفظ اسے واپس لوٹاتے سکون سے اس کے چہرے کے تاثرات جانچ رہا تھا --

وہ غصے سے خونخوار نظروں سے اسے گھورتے ہوئے آنکھوں میں آنسوں لیے سر فری سی سردارنی سائیں اپنے کھڑوس، ظالم پلس سڑیل سردار عون عباس جعفری کے دل میں ہلچل مچا دی تھی ---

" ابھی نکاح خواں آ رہے ہیں، بلا چوں چرا کے اپنا فرض ادا کیجئے پھر آپ سے تفصیلی ملاقات کرنے ضرور آؤں گا -- !! " وہ اس کے آنکھوں میں لہراتے شکوے سے نظریں چُراتے ہوئے، اس کی بنا سنے روم سے نکلتے انابی کو اندر بھیجا تھا --

وہ اپنے لفظوں کو اپنے سینے میں دبائے اپنے ہونٹوں کو بھینچے بنا کسی سے شکوہ شکایات کیے نکاح نامہ پر سگنیچر کر دیا تھا --

اس کی چپی پر سبھی کے دل ہول اٹھے تھے -- لیکن وہ اپنے سردار سائیں پر کامل یقین کر کے اسے تنہا چھوڑ کر باہر نکل گیے تھے --

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

کچھ گھنٹے پہلے۔۔!

"دین محمد پل پل کی خبر مجھے دیتے رہو۔۔!!" وہ موبائل کان سے لگائے صوفے پر شان بے نیازی سے بیٹھا سی سی ٹی وی کیمرے کی لائیو فوٹیج دیکھ رہا تھا۔۔

"سردار سائیں حنا کے گھر سے نکل کر وہ لوگ بس پچھلے گیٹ پر پہنچنے والیں ہیں۔۔!!" وہ دین محمد کی بات سن کر بے اختیار مسکرا اٹھا تھا۔۔

"سردارنی سائیں رُخ روشن کا دیدار کرانے آئیں ہیں۔۔ آپ کا انتظار بڑا جان لیوا ثابت ہوا ہے، لیکن اس انتظار میں جو میٹھا میٹھا درد ہے اس کا ایک اپنا الگ مزا ہے۔۔ آپ کی دید کی آس میں یہ حویلی اور اس

Posted On Kitab Nagri

کے مکیں اپنی پلکیں بچھائے آپ کے منتظر ہیں--!!" وہ نظریں اسکرین پر جما کر حویلی میں داخل ہوتیں اپنی سردارنی سائیں کو دیکھا تھا--

چند پل بعد آمنا سامنا ہونے والا تھا، وہ بے اختیار مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تھا-- جب وہ اندر داخل ہوتے حیران کن نظروں سے ارد گرد نظریں دوڑا رہی تھی-- لیکن اسے دیکھ کر وہ ساکت ہوئی تھی-- شاید اسے اس ملاقات کی امید نہیں تھی-- لیکن وہ اسے تنہا کیسے چھوڑ دیتا اس کے پانے کے حصول میں ہی تو وہ یہ سب کر گزرا تھا--

اپنے کہے لفظوں پر اس کی آنکھوں میں بے یقینی اور شکوے کے ساتھ جو آنسوں نظر آئے تھے وہ اس کے دل کو چیر گئے تھے-- وہ ضبط سے مٹھیوں کو بھینچتے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا تھا--

ہر طرف ایک خوشی اور مسرت سے پر کیف سماں تھا-- گاؤں کا بچہ بچہ مدعو تھا اپنے سردار سائیں کے نکاح میں-- آج حویلی نے اتنے سالوں بعد خوشیاں دیکھیں تھیں--

سب سے زیادہ خوش آغا جان اور حمزہ عباس جعفری تھے-- آغا جان ماہم سے مل کر آئے تھے، وہ ان سے بہت اچھی طرح ملی تھی-- ان کے دل پر رکھا بوجھ آج کم ہوا تھا، سالوں بعد خوشیوں نے اپنا ڈیرہ اس حویلی میں ڈالا تھا--

---

Posted On Kitab Nagri

وہ ابھی تک ویسے ہی صوفے پر بیٹھ کر نظریں فرش پر مرکوز کیے چہرہ جھکائے ہوئے اپنے اندر اٹھتے طوفان کو روکنے کی کوشش میں مصروف تھی۔۔اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے ابھی اپنی کم مائیگی پر آنکھوں سے دریا بہہ جائے گا۔۔

"اچھا نہیں کیا میرے ساتھ۔۔! بالکل بھی اچھا نہیں کیا؛ معاف نہیں کرونگی، آپ چاہے میرے سامنے ناک رگڑیں گے تب بھی نہیں۔۔!!" وہ بے بسی سے آنکھیں اپنی ہتھیلی سے رگڑتے بڑبڑاتے ہوئے خود کو پر سکون رکھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن سکون تو جیسے کہیں کھو سا گیا تھا۔۔

وہ بے چینی سے اپنی مٹھیوں کو بھینچتے اٹھ کر ادھر اُدھر چکر لگا رہی تھی۔۔کسی طور سکون محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔ تبھی دروازہ پر کھٹکا ہوا تھا اور وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔۔

دونوں کی نظروں کا زوردار تصادم ہوا تھا،ایک کی آنکھوں میں بے یقینی، بے بسی، درد، کیا کچھ نہیں تھا جبکہ دوسرے کی آنکھوں میں اپنا کھویا وجود، اپنا آپ پالینے کی چمک تھی۔۔وہ دو قدم آگے بڑھا تھا، نظریں اس پری پیکر پر ٹکی ہوئی تھیں، جو آج سجی سنوری اس کے دل کو ڈگمگانے پر مجبور کر رہی تھی۔۔ لیکن جیسے ہی اس نے ماہم کے چہرے کو غور سے دیکھا تھا دل ایک پل کے لئے دھڑکنا بھول گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ آنکھوں میں آنسوں لیے بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی، چہرہ غصّہ سے خطرناک حد تک سرخ ہوا تھا۔۔ وہ خود کو ملامت کرتے ہوئے اس کی طرف بے ساختہ بڑھا تھا۔۔ لیکن وہ پیچھے ہٹنے کے بجائے ساکت سی کھڑی تھی چہرہ ہر احساس سے آری تھا۔۔

"اس پورے علاقے کی آن، بان اور شان۔۔! دی گریٹ سردار عون عباس جعفری ایک معمولی سی ماہم سکندر کو اپنی انگلیوں پر نچا کر اسے بیوقوف بنا کر اندر تک شاد و آباد ہو گئے ہونگے۔۔ سردار سائیں جشن منائیں آج، کیونکہ جشن منانا بنتا ہے۔۔!!" وہ خطرناک تیور لئے اسے گھورتے ہوئے پھنکاری تھی۔۔ بے بسی کے احساس سے ایک آنسو ٹوٹ کر اس کے گالوں کی زینت بنا تھا۔۔

اس کا یہ انداز اور آنسوں دیکھ کر سردار عون عباس جعفری کا دل تڑپتا ہوا قلابازی کھاتا باہر نکلنے کو بے تاب ہوا تھا۔ وہ بے اختیار اس کی طرف بڑھتا اس کی ہتھیلیوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں نرمی سے جکڑتے ہلکا سا جھٹکا دیا تھا۔ وہ کسی لچکدار ڈالی کی طرح اس کی بانہوں میں آسمائی تھی۔۔

"معمولی نہیں۔۔ بہت ہی خاص ہیں آپ ماہم عون عباس جعفری۔۔! آپ کو تکلیف پہنچانے کے بارے میں سوچتے ہی عون عباس جعفری مر جائے گا۔۔!!" وہ بے اختیار اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے اس کے آنسوؤں کو اپنی انگلیوں کی پوروں سے صاف کیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ اس محبت کی ضمانت ہیں جسے محسوس کرتے ہی عون عباس جعفری جی اٹھتا ہے۔اس دل کی ایک ایک دھڑکن اپنی سردارنی سائیں سے محبت کی گواہ ہیں۔۔!!" وہ اسے اپنے حصار میں سمیٹ کر اس کی روشن پیشانی پر اپنے ہونٹوں کا مہکتا لمس چھوڑا تھا۔۔

"جھوٹ ہے سب، کچھ بھی سچ نہیں ہے۔۔ چھوڑیں مجھے جانے دیں۔۔!!" اس کے کہے ایک ایک لفظ ماہم کی دل میں ٹھنڈک بن کر اتر رہے تھے لیکن وہ پھر بھی ماننے سے انکاری ہوئی تھی۔۔ وہ روتے ہوئے اس کے حصار سے نکلنے کی تگ ودو میں مصروف تھی لیکن اس حصار سے نکلنا اتنا آسان بھی نہیں تھا۔۔

"میرا مقصد آپ کو تکلیف پہنچانا ہرگز نہیں تھا بلکہ آپ کو خود سے قریب کرنا تھا۔۔ یہ دل اب آپ سے دوری کے احساس سے ہی بے پناہ درد کا شکار تھا۔۔!!" وہ اسے خود میں بھینچ کر اپنی مخصوص گمبھیر آواز میں اس کے دل میں ہلچل مچا گیا تھا، وہ اس سے خود کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہلکان ہوئی تھی۔۔

"نہیں یقین کرنا۔۔ بالکل بھی نہیں، آپ نے مجھے سب کے سامنے ڈیگریڈ کیا ہے۔۔!!" وہ اپنے بہتے آنسوؤں کو اپنی ہتھیلیوں کی پشت سے رگڑ کر صاف کرتے ہوئے شکایات کی پہلی کڑی جوڑی تھی۔۔

"ڈیگریڈ۔۔! بالکل بھی نہیں سردارنی سائیں۔۔ہاں لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ آپ کے قریب جتنے بھی شخص ہیں سب سردار عون عباس جعفری کے وفادار ہیں، اس لئے ان سے مدد لینے سے پہلے اپنے سردار

Posted On Kitab Nagri

سائیں سے مدد مانگ لیا کرنا۔۔!!" وہ اس کی شکایات پر پہلی بار ہونٹوں کو دانتوں سے دباتے اپنی بے ساختہ مسکراہٹ کو روکنے کی کوشش میں ہلکان ہوا تھا کیونکہ اسے اپنی سردارنی سائیں کو منانا تھا۔۔

"آپ دوسری شادی کرنے والے تھے، اگر میں ادھر نہیں آتی تو آپ کسی چڑیل سے کر لیتے۔۔!!" وہ اس کی ایک اور خطا بتاتی پیچھے جاتی واشروم کے دروازے تک پہنچی تھی۔۔ وہ اب سکون سے ہاتھ باندھے صوفے پر بیٹھا تھا۔۔ اس کے چڑیل کہنے پر وہ بھی دانت پیستے ہوئے خود کو خونخوار نظروں سے گھورتے دیکھ کر اپنے امڑتے قہقہے کو روکنے کے لئے لب بھینچ کر چہرہ موڑ گیا تھا۔۔

"ہاں ارادہ تو تھا، لیکن اس سے آپ کو فرق پڑتا۔۔؟" وہ اپنے موبائل پر کال آتے دیکھ کر موبائل ہاتھ میں اٹھاتے ہوئے نظریں ابھی بھی اپنی بیوی پر ٹکا رکھی تھیں۔۔

"مجھے کبھی فرق نہیں پڑا اور نہ ہی پڑے گا اور مجھ سے بات کرنے کی کوشش بھی مت کریں آپ۔۔!!" وہ غصہ سے خونخوار نظروں سے اسے گھورتے ہوئے اپنے تاثرات چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے واشروم میں بند ہو گئی تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عون اس کے چہرے کے تاثرات جانچتے ہوئے بے اختیار مسکراتے ہوئے کال اٹھاتے باہر نکل گیا تھا۔۔

وہ اسے اپنے ساتھ ہونے کا یقین دلانا چاہتا تھا اس لیے فل وقت اسے وقت دیتے ہوئے باہر چلا گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ماہم اتنے جدید ترج سے بنے واشروم کو دیکھتے ہوئے سٹپٹا گئی تھی۔۔اس نے کبھی نہیں ایسا واشروم دیکھا تھا۔۔وہ وہاں سے نکل کر دوبارہ روم میں داخل ہونے کے ساتھ نظریں گھما کر بے اختیار کسی کو ڈھونڈنے کی کوشش کہ تھی، لیکن وہ اسے کہیں نہیں دکھا تھا۔۔

وہ اتنے بھاری ڈریس میں سونا نہیں چاہتی تھی لیکن اس کے پاس اس وقت کوئی اور کپڑے نہیں تھے۔۔

وہ الماری کھول کر عون کے کپڑے الٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی جب دروازہ پر دستک ہوئی تھی۔۔

"آجائیں۔۔!!"وہ دوپٹہ سر پر لیتے ہوئے کھڑی ہوئی تھی جب ایک ملازمہ اندر داخل ہوتے کھانے کی ٹرے ٹیبل پر رکھتے ہاتھ باندھے کھڑی ہوئی تھی۔۔

"سردارنی سائیں آپ کو کچھ چاہیے تو ہم کو کہیں۔۔؟"وہ نظریں فرش پر مرکوز کیے کھڑی تھی۔۔

"نہیں۔۔!آپ جاسکتی ہیں۔۔!!"وہ ایک لفظی جواب دے کر اپنے زیورات نکالتے ہوئے دوبارہ واشروم کا رخ کیا تھا۔اپنی جلتی آنکھوں پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مار کر کچھ سکون محسوس کرتے ہوئے شیشہ میں خود کو دیکھا تھا۔۔

وہ خود کو دیکھ کر بے چین ہوئی تھی، کسی پل دل کو قرار نہیں مل رہا تھا، چہرہ ہر احساس اور جزبات سے آری تھا، زہن میں سوالات کا انبار لگا ہوا تھا۔۔

وہ خود کو حالات کے دھارے پر چھوڑتے ہوئے تولیہ سے منہ صاف کرتے باہر نکل کر صوفے پر بیٹھ کر ٹرے اپنے آگے کرتے خانہ کھانا شروع ہوئی تھی۔۔بھرپیٹ کھانے کے بعد وہ اپنے بھاری دوپٹہ کو سر

Posted On Kitab Nagri

سے اتار کر صوفے پر پھینکتے ہوئے عون کی دی شال اپنے گرد لپیٹتی ہوئی بیڈ پر لیٹنے کے انداز میں گری تھی۔۔کچھ پل بعد اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ کہیں دھنستی جا رہی ہے، اسے گھٹن کا احساس ہوا تھا وہ بے اختیار جھٹکے سے بیڈ سے اترتے اس نرم بستر کو گھور کر دیکھتے ہوئے بے بس سی ہوتی پیچھے ہٹی تھی۔۔ وہ الماری سے ایک میٹرس نکال کر فرش پر ایک طرف لگا کر اس پر چادر ڈالنے کے بعد بیڈ سے ایک تکیہ لے کر اس پر سکون سے لیٹتے ہوئے اسی شال کو منہ تک اوڑھتے زہن سے ہر سوچ نکال کر سو گئی تھی۔۔

وہ رات کو دو بجے حویلی میں داخل ہوا تھا، ہر طرف سناٹا پھیلا ہوا تھا۔وہ پہلے حمزہ کے روم میں داخل ہوتے بیڈ کے قریب پہنچ کر لیمپ کی مدھم روشنی میں اپنے پیارے سے گڈو کو دیکھتے بے اختیار مسکرایا تھا اور پھر اس پر کمفرٹ درست کرتے جھک کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے باہر نکل کر اپنے روم کا رخ کیا تھا۔۔

وہ دھیرے سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا، ہر طرف سناٹا پھیلا ہوا تھا، لیکن روم روشنیوں سے نہایا ہوا لگ رہا تھا۔۔وہ حیران کن انداز میں ادھر اُدھر نظریں گھما کر بے اختیار اس روم اور اپنے دل پر

Posted On Kitab Nagri

تنہا حکمرانی کرتی اپنی سردارنی سائیں کو ڈھونڈا تھا--بیڈ بالکل کھالی اور شکن سے پاک تھا-- لیکن اس کی نظریں فرش کے اس حصے پر پڑی جہاں وہ سر سے پیر تک اس کی شال اوڑھے بے خبر نیند کی آغوش میں اتری ہوئی تھی-- وہ چند قدم چل کر اس کے قریب پہنچا تھا، کچھ پل اسے ایسے ہی دیکھنے کے بعد وہ فریش ہونے کے لئے واشروم گیا تھا پھر واپس آکر بیڈ سے اپنے تکیہ کو اٹھاتے فرش پر لیٹے اس وجود کے قریب ہی تکیہ رکھ کر لیٹا تھا--

وہ آج بے تہاشا خوش تھا اپنے پہلو میں لیٹے اس مہکتے وجود کو اپنے قریب ترین دیکھ کر--

وہ اپنے ہاتھوں پر اپنے سر کو ٹکا کر تھوڑا سا اونچا ہوتے اس کے چہرے سے شال دھیرے سے سرکاتے اس من موہنے چہرے کا دیدار کیا تھا--

معصوم چہرہ، چہرے کے گرد لپٹی بالوں کی لٹیں، بند مڑی ہوئی گھنیری پلکیں، تھوڑا سا کھولے ہوئے ہونٹ-- وہ بے اختیار مسکرایا تھا-- پھر ہاتھ بڑھا کر اپنی انگلیوں کے پوروں سے اس کے بالوں کی لٹیں ہٹاتے ہوئے اس کی پیشانی پر جھک کر اپنا لمس چھوڑا تھا--

"آپ سردار عون عباس جعفری کے لئے بہت ضروری ہیں، اب تک آپ کے ملنے کی آس نے مجھے مظبوط بنایا لیکن اب آپ کے ساتھ نے مجھے زندگی کے رنگ سے روشناس کروانا شروع کر دیا ہے--"!!

Posted On Kitab Nagri

آج اس دیدار سے آنکھوں کی پیاس بجھنے کے بجائے بڑھ رہی تھی، وہ چند پل اسے دیکھنے کے بعد شرافت سے لیٹتے بازو آنکھوں پر رکھتے پر سکون سا نیند کی وادیوں میں اترتا چلا گیا تھا۔۔

صبح فجر کے وقت جب ماہم کی آنکھ کھلی تو کتنے ہی پل وہ کسلمندی سے پڑی رہی تھی، پھر ذہن میں جھماکے کے ساتھ ہی کل کا سارا واقعہ یاد آیا تھا۔۔

وہ ہونٹوں کو بھینچے جیسے ہی نظریں گھمائی تھی اس خوبرو چہرے کو اپنے قریب ترین دیکھ کر دل بے اختیار دھڑکا تھا، وہ دھیرے سے اس سے دور کھسکتے ہوئے اس سے نظریں چُراتے اٹھ کر واشروم میں بند ہو گئی تھی۔۔ فریش ہو کر وضو کرنے کے بعد وہ وہاں سے نکلتے روم میں ہی بنے اسٹڈی روم کا دروازہ کھول کر اس میں داخل ہوتے فجر پڑھ کر دبے قدموں وہاں سے نکل کر حویلی کی راہداری میں بنے ہر روم کو چیک کرتے حمزہ کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔ وہ جب سے یہاں آئی تھی حمزہ کی اس سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔۔

"سردارنی سائیں۔۔! آپ کو کچھ چاہیے۔۔؟" ایک ملازمہ اس کے سامنے آتے نظریں جھکائے اس سے پوچھ رہی تھی۔۔

"نہیں۔۔! بس یہ بتادیں کہ حمزہ کا روم کون سا ہے۔۔؟" وہ آگے بڑھتے ہوئے حمزہ کا روم تلاشتے پوچھ رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"چلیں ہم آپ کو دیکھاتے ہیں--!" وہ اسے اپنے ساتھ لے کر حمزہ کے روم تک چھوڑ کر واپس چلی گئی تھی--

وہ روم میں داخل ہوتے بیڈ کے قریب پہنچ گئی تھی، سامنے ہی اس کا لالی پاپ سر سے پیر تک بلینکٹ اوڑھے آڑھے ترچھے بیڈ پر پڑا ہوا تھا-- وہ اس کے قریب بیڈ پر بیٹھتے اس کے چہرے سے بلینکٹ ہٹاتے اس کے بالوں میں انگلیاں نرمی سے چلا کر مسکرانے لگی تھی--وہ بے خبر نیند میں سویا ہوا تھا--

"میرے لالی پاپ صبح ہو گئی ہے اٹھو-- آج سے آپ کی کیوٹ اپیا آپ کے ساتھ ہمیشہ رہے گی--!!" وہ اس کے بال بگاڑ کر اس کے نرم پھولے پھولے گالوں کو کھینچتے ہوئے اسے آواز دی تھی--

"میری کیوٹ اپیا گڈ مارننگ--!" وہ اپنی آنکھیں رگڑتے اس کی ایک آواز پر اٹھ کر بیٹھ گیا تھا--

"گڈ مارننگ-- چلو آپ فریش ہو کر نماز پڑھو پہلے ابھی نماز کا وقت ہے، باقی باتیں بعد میں--!!" وہ اس کا ہاتھ پکڑ مسکراتے ہوئے اسے اٹھنے میں مدد دیتی واشروم میں بھیج کر اس کے کپڑے نکال کر پکڑا یا تھا--

پانچ منٹ بعد وہ فریش ہو کر نکلتے نماز پڑھنے لگا تھا اور ماہم وہیں بیٹھ کر اس چھوٹے سے شہزادہ کو دعا مانگتے دیکھ رہی تھی--

Posted On Kitab Nagri

وہ دعا مانگ کر اٹھتے ہوئے اس کے قریب آ کر دونوں بازو واں کیے اس کے گلے میں ڈال کر خوشی سے کھلکھلایا تھا--اسے ہنستے دیکھ کر وہ بھی مسکرا اٹھی تھی--

"اپیا آپ کل مجھ سے نہیں ملیں تھیں تو میں آپ سے ناراض ہو گیا تھا پھر انابی نے کہا کہ آپ دلہن ہیں اس لئے مجھ سے ملنے نہیں آسکیں--اپیا یہ دلہن کیا ہوتا ہے--؟" وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا اور وہ سوچ رہی تھی کہ کیا سچ میں وہ کل دلہن تھی--؟ اسے تو اپنے لباس سے لے کر احساسات تک میں کوئی تبدیلی محسوس نہیں ہوئی پھر کیسی اور کہاں کی دلہن--

وہ کل کا سارا واقعہ سوچتے ہوئے ازیت سے حمزہ کا چہرہ دیکھتے اس کے سوالوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کے ہاتھوں کو پکڑتے روم سے باہر نکلی تھی--

"حمزہ میں کیا بناؤ تمہارے لئے--؟" وہ اسے لئے کچن میں داخل ہوئی تھی جہاں ملازمہ ایک فوج لگی ہوئی تھی--

حمزہ اس کے لہجے کے اتار چڑھاؤ کو بغور جائزہ لیتے ہوئے حیران ہوا تھا--

"سردارنی سائیں آپ کو اور چھوٹے سائیں کو کیا چاہیے--؟" ایک ملازمہ انہیں اندر داخل ہوتے دیکھ ان کے پاس پہنچی تھی، وہ سب اپنی سردارنی سائیں کو دیکھ بہت خوش تھیں لیکن شادی کی پہلی صبح کچن میں دیکھ کر حیران بھی ہوئی تھیں--

Posted On Kitab Nagri

"آپ لوگ اپنا کام جاری رکھیں بس مجھے ایک برنر دیں کچھ بنانا ہے--!" وہ حمزہ کو کرسی پر بیٹھا کر اس کے لئے فٹافٹ ناشتہ تیار کرتے ہوئے ٹرے میں لے کر واپس حمزہ کے روم میں داخل ہو کر ٹیبل پر رکھتی اپنے پیچھے آتے حمزہ کو صوفے پر بیٹھایا تھا--

"اپیا آپ اداس ہیں--؟" وہ بغور اس کا اداس چہرہ دیکھتے ہوئے اس کے ہاتھوں کو پکڑا تھا--وہ حیران ہوئی تھی کہ اتنے چھوٹے سے بچے کو اس کے چہرے پر جھلکتا درد نظر آگیا پھر اسے اب تک کیوں نظر نہیں آیا-- لیکن وہ ٹھان چکی تھی کہ وہ اس پر اپنے کوئی بھی جزبات ظاہر نہیں کریگی--

"میرے چھوٹے سے لالی پاپ آپ کو کیسے لگا کہ میں اداس ہوں، بالکل بھی نہیں--! میں ٹھیک ہوں اور اب چلیں اپنی بات کریں، میں اپنے لالی پاپ کو سننا چاہتی ہوں--!!" وہ اسے اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کرواتے ہوئے اس کے آنکھوں کی محرومی کو ختم کرنے کی ٹھان چکی تھی--

"میں آپ کو کیا سناؤ کیوٹ اپیا--؟" وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے تھوڑی پر انگلی رکھتے سوچنے کے انداز میں کہا تھا--

"جو آپ کے یہاں اور یہاں ہے--!" وہ اس کی پیشانی پر اور دل پر باری باری انگلی رکھتے اسے گدگدایا تھا--

Posted On Kitab Nagri

"آپی کیا کر رہی ہیں، چھوڑیں۔۔ہاہاہاہا۔۔!!" وہ کھلکھلا کر ہنستے ہوئے اس سے خود کو چھوڑاتے بھاگا تھا دروازہ کی سمت، وہ بھی اس کے پیچھے مسکراتے ہوئے بڑھی تھی جب سامنے نظر اٹھتے ہی وہ اپنے قدموں کو واپس موڑتے پیچھے کھڑی ہوئی تھی۔۔

"لالہ۔۔گڈ مارننگ۔۔!" وہ اپنے سامنے کھڑے عون کو دیکھ کر بے اختیار بھاگتے ہوئے اس کی ٹانگوں سے لپٹا تھا۔۔

"گڈ مارننگ میرے پاپڑ کے ٹکڑے۔۔! آج پہلی بار آپ لالہ کے بنا جگائے کیسے اُٹھ گئے۔۔ ہمم۔۔!!" وہ گھٹنوں کے بل فرش پر بیٹھتے خود سے لپٹے اپنے پاپڑ کے ٹکڑے کے نرم پھولے گالوں کو کھینچا تھا۔۔

"آج کیوٹ اپیا نے مجھے جگا کر نماز پڑھوایا اور ناشتہ بھی کروادیا۔۔لالہ اب کیوٹ اپیا ہمارے ساتھ رہینگی، میرے ساتھ ڈھیر سارا کھیلیں گی۔۔!!" وہ عون کے گلے میں بازو حمائل کیے بے تحاشا خوش نظر آرہا تھا۔۔عون اس کی خوشی کو محسوس کرتے بے اختیار اس کی پیشانی پر بوسہ دیا تھا۔۔

"ارے واہ،اب لگتا ہے گڈو بڑا ہو جائے گا۔۔؟" وہ اپنے لب کو دباتے مسکراہٹ روکتے ہوئے اس کے بالوں کو بگاڑا تھا۔۔

"لالہ میں چھوٹا کب ہوں، میں تو بڑا ہو گیا ہوں اور سمجھدار بھی۔۔اور آپ میرے بالوں کو بگاڑ کر مجھے گندا بچہ بنانے پر کیوں تلے ہوئے ہیں۔۔!" وہ منہ بناتے ہوئے اپنے بالوں کو ٹھیک کرنے لگا تھا۔۔اس

Posted On Kitab Nagri

کے انداز دیکھ کر وہ اپنے امڑتے قہقہے کو روکنے میں ناکامیاب ہوتے قہقہہ لگا یا تھا--اپنے لالہ کو ہنستے دیکھ کر وہ اس کے گالوں کو چومتے ہوئے باہر بھاگا تھا--وہ ابھی تک ہنس رہا تھا-وہ ہنستے ہوئے اتنا خوبرو لگ رہا تھا کہ ماہم کو اس پر سے اپنی نظریں ہٹانا مشکل ہوا تھا--وہ پہلی بار کسی مرد کو ہنستے ہوئے اتنے قریب سے دیکھ رہی تھی وہ بھی اپنے محرم مرد کو--زندگی کا پہلا تجربہ بہت خوشگوار تھا--

---

وہ بنا پلک جھپکائے اسے ایک ٹک دیکھ رہی تھی،اس کا خود پر سے اختیار ختم ہوا تھا-وہ خود پر کسی کی نظریں محسوس کرتے ہونٹوں کو بھینچے اس کی طرف دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی--وہ اٹھ کر اس کے قریب آکر کھڑا ہوا تھا،اس کی بے اختیاری پر اب اس کی آنکھیں مسکرا پڑی تھیں--

اس کی خوشبو اپنے قریب محسوس کرتے وہ حواس میں لوٹتے خجل ہوئی تھی،وہ خود کو اب اپنی اس حرکت کے لئے کوس رہی تھی--

"گڈ مارننگ سردارنی سائیں--!کیا بہت پیارا لگ رہا ہوں جو آپ کی نظریں مجھ پر سے ہٹنے سے انکاری ہوئیں تھیں--؟"وہ لب کے کونے کو دانتوں سے دباتے اپنی مسکراہٹ روکنے کی کوشش میں ہلکان

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہوا تھا لیکن نظریں اپنے سامنے کھڑی نظریں فرش پر مرکوز کیے اپنی سردارنی سائیں کے چہرے کا طواف کر رہی تھی--

وہ مقابل کے سوال پر جی بھر کر شرمندہ ہوئی تھی لیکن اپنے لبوں کو بھینچے وہ کچھ بھی کہنا نہیں چاہتی تھی--

"دیکھ سکتیں ہیں سردارنی سائیں مجھے، بلکہ جی بھر کر دیکھ سکتی ہیں کیونکہ ابھی فلحال آپ کا ہوں، جب روایت کے مطابق دوسری شادی کروں گا پھر تو آپ کو اس طرح دیکھنے میں مشکل پیش آئے گی--!!" وہ اس کے چہرے کو غصے سے لال سرخ ہوتے اور مٹھیوں کو بھینچتے دیکھ کر دو قدم آگے بڑھا تھا--

وہ اس کی بات سن کر غصے کو ضبط کرتے اذیت کا شکار ہوئی تھی، دل رویا تھا اس کی بات پر، وہ جانتی تھی کہ جب تک وہ بات نہیں کریگی تب تک وہ اسی طرح پریشان کریگا لیکن پھر بھی وہ اس سے مخاطب نہیں ہونا چاہتی تھی--

وہ اپنی پلکوں کو جھپکتے ہوئے اپنے آنسوؤں کو اندر دھکیلنے کی کوشش میں ہلکان ہوئی تھی۔ وہ اس کے آگے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی--

عون دو قدم آگے بڑھتے اس کے سامنے کھڑے ہوتے اس کے جھکے چہرے کو اپنی انگلیوں سے تھوڑی کے نیچے رکھتے اوپر اٹھایا تھا--

Posted On Kitab Nagri

"دھڑکن سائیں آپ کا غصّہ، تکلیف، نفرت، محبت حتٰی کہ ہر جزبہ اب سردار عون عباس جعفری سے جڑا ہے اور سردار عون عباس جعفری اپنی دھڑکن سائیں کے ہر جزبہ کی قدر کرتا ہے--!!" وہ اس کی پلکوں پر اٹکا آنسو اپنی انگلیوں کی پوروں سے صاف کیا تھا--

اس کے طرزِ مخاطب پر اس کی دھڑکنوں کا شور بڑھا تھا، وہ اپنے دل کو ڈپٹتے ہوئے اپنے چہرے کو بے تاثر بنا کر اس کے ہاتھوں کو جھٹک دیا تھا--

عون اس کی حرکت پر کچھ پل کے لئے ساکت ہوا تھا، لیکن وہ اس بات کو اپنی انا کا مسلہ بنائے بنا اپنے ہونٹوں کو بھینچے دو قدم پیچھے ہٹتے باہر نکل گیا تھا--

اپنی خود کی ہی حرکت پر ماہم کا دل تڑپ اٹھا تھا، ضمیر ملامت کرنے لگا تھا-- وہ اپنی آنکھوں سے بہتے اشک کو انگلیوں کی پوروں سے رگڑ کر صاف کرتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی تھی--

"ماہم آپ یہاں ہیں میں آپ کو آپ کے روم میں ڈھونڈ رہی تھی، چلو تیار ہو جاؤ، ابھی گاؤں کی ساری عورتیں سردارنی سائیں کی منہ دکھائی کی رسم دیکھنے آئینگی--!!" انابی روم میں داخل ہوتے اسے اٹھا کر اس کے روم تک چھوڑنے آئیں تھیں--

"انابی مجھے کوئی رسم نہیں کرنی--!" وہ رسم کرنے سے گھبراتے ہوئے انکار کر دیا تھا--

"بیٹا وہ آج آپ کا شوہر نہیں بنا بلکہ جب آپ آٹھ سال کی تھیں تب سے وہ آپ کے شوہر کے رتبہ پر فائز ہے، مانا کہ حالات نے ہم سبھی کو بہت کچھ سہنے اور دیکھنے پر مجبور کر دیا تھا لیکن اس سے رشتوں پر

Posted On Kitab Nagri

کوئی اثر نہیں ہوتا ہے۔۔!!" وہ اس کو صوفے پر بیٹھاتے ہوئے اسے تسلی سے سمجھانے بیٹھ گئی تھیں۔۔

"وہ سردار ہے اس پورے علاقے کا،اس کی عزت اور احترام کے ساتھ ساتھ اب اس کی بیوی بھی جڑ گئی ہے۔لوگ انہیں نظروں سے آپ کو بھی دیکھیں گے جن نظروں سے وہ اپنے سردار سائیں کو دیکھتے آرہے ہیں، تو کیا آپ ان کی نظروں میں اپنی اور اپنے سردار سائیں کی عزت کو کم ہوتا دیکھنا چاہتی ہیں۔۔؟"انابی جانتی تھیں کہ اس کو کیسے ہینڈل کرنا ہے،اس لئے وہ اب اسے اپنی باتوں میں الجھا رہیں تھیں۔۔

"انابی مجھے معلوم ہے کہ آپ ان کی طرف ہیں۔۔!"وہ منہ بگاڑتی ہوئی انہیں بہت پیاری لگی تھی۔۔

"کیا تم دونوں الگ الگ ہو، نہیں ناں۔۔ میں تم دونوں کی طرف ہوں۔۔!" وہ اس کے گالوں کو تھپتھپاتے ہوئے بیوٹیشن کو آواز دی تھی۔۔

"یہ شہر سے آئیں ہیں آپ کو تیار کرنے کے لئے۔۔!"وہ ایک لڑکی کو اندر بلا کر اس سے ملواتی ہوئی باہر نکل گئی تھیں۔۔

"چلیں میم آپ یہ ڈریس چینج کر لیں پھر میں آپ کو تیار کر دیتی ہوں۔۔!!" وہ اسے ایک بھاری لہنگا پکڑاتے ہوئے واشروم بھیجا تھا۔۔چند منٹ بعد وہ بھاری میرون کامدار لہنگا پہنے باہر نکلی تھی۔۔بیوٹیشن کے ماہر ہاتھوں کے کمال سے ایک گھنٹے بعد ہی وہ کوئی اپسرا معلوم ہو رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"میم آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں--!" بیوٹیشن نے تعریفی کلمات ادا کرتے باہر نکل گئی تھی اور وہ سنجیدہ تاثرات لئے وہیں بیٹھی ہوئی تھی--

"ماشاءاللہ--! اللہ نظر بد سے بچائے--بہت پیاری لگ رہی میری بچی--!!" انابی کمرے میں داخل ہوتے ماہم کے پاس پہنچ کر اس کے چہرے کو دیکھ کر اس کی نظر اتاری تھیں پھر اس کے زرتار دوپٹہ سے ہی اس کا گھونگھٹ کرتے ہوئے اس کے ہاتھوں کو پکڑ کر روم سے باہر لے کر آئیں تھیں--

"عون اپنی دلہن کو سنبھال کر رسم کے مطابق نیچے حال تک لے کر آئیں--!!" وہ ابھی راہداری میں ہی تھی جب انابی رکتے ہوئے اس کے ہاتھوں کو مقابل کی مظبوط گرفت میں پکڑاتے ہوئے حکم دے کر روانہ ہو گئیں تھیں--

مقابل کا پُرحدّت لمس اپنی ہتھیلیوں پر محسوس کرتے ہوئے اس کا دل ایک بار گی زور سے دھڑکا تھا--وہ اپنی نم ہتھیلیوں کو اس سے چھڑانے کی ایک دو بار کوشش کر چکی تھی لیکن مقابل کی گرفت سخت تھی--

وہ اپنی سردارنی سائیں کا چہرہ تو نہیں دیکھ سکتا تھا لیکن وہ اسے زیورات اور بھاری کامدار لہنگے میں دیکھ کر مسکرایا تھا جب وہ اپنے ہاتھوں کو اس سے چھڑانے کے لئے زور لگا رہی تھی--

"مت اتنی محنت کریں سردارنی سائیں کیونکہ یہ ہاتھ اب سردار عون عباس جعفری کے ہاتھوں سے زندہ رہتے کبھی نہیں جدا ہو سکتا ہے، لیکن ہاں مرنے کے بعد آسانی سے آپ کا پیچھا چھوٹ سکتا ہے،

Posted On Kitab Nagri

اس لئے آپ دعا کریں کہ سردار عون عباس جعفری اس دنیا سے۔۔!!" ابھی اس کی بات پوری بھی نہیں ہو سکی تھی جب وہ مڑتے ہوئے اس کے سینے پر اپنے ہاتھوں کو رکھتے زور سے دھکا دیا تھا۔۔

عون کی ادھوری بات نے اس کے دل پر لرزہ طاری کیا تھا، وہ گھونگھٹ کے اندر ہی آنسو بہاتے ہوئے اسے خود سے دور دھکیلا تھا۔۔درد سے لب بھینچتے وہ بے حال ہوئی تھی۔۔

"مجھے تکلیف پہنچانا آپ کا سب سے پسندیدہ کام ہے ناں۔۔؟ بہت اچھا لگتا ہے آپ کو مجھے ٹوٹتا ہوا دیکھ کر۔۔؟" وہ اسے زور سے دھکا دیتے ہوئے خود کے آنسوؤں پر بند باندھنے کی کوشش میں ہلکان ہوئی تھی۔۔کل سے آج تک میں وہ پہلی بار اس سے مخاطب ہوئی تھی۔۔

وہ اس کے ریکشن پر حیران ہوا تھا لیکن پھر اس کے زخمی شیرنی جیسے انداز پر ساکت ہوا تھا اور پھر اس کی نم غمزدہ آواز سن کر اپنے تڑپتے دل پر قابو نہ پاتے اس کے ہاتھوں کو اپنی ہتھیلیوں میں بھینچتے اسے اپنے حصار میں سمیٹ لیا تھا۔۔

وہ روتے ہوئے اس کے سینے پر مکے برساتی اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن مقابل کی گرفت اتنی کمزور بھی نہیں تھی جو وہ اتنی آسانی سے نکل جاتی۔۔

"آپ مجھے جو تکلیف پہنچا رہی ہیں اس کا کیا سردارنی سائیں۔۔!!" وہ اس کے ہاتھوں کو پکڑتے ہوئے اس کے سر کو سہلاتے اسے سکون پہنچانے کی کوشش کی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ ظالم، کھڑوس سردار ہیں، مجھے آپ سے بات نہیں کرنی--!" وہ اس سے چند قدم دور ہٹی تھی جب وہ اس کے ہاتھوں کو ہلکا سا جھٹکا دیتے خود سے قریب کیا تھا--

"آپ کی نظریں جو مجھ سے کہہ رہی ہیں وہ آپ کی زبان سے ادا کیوں نہیں ہو رہا ہے سردارنی سائیں--؟" وہ اس کے گھونگھٹ کو پلٹتے ہوئے کچھ پل ساکت ہوا تھا، وہ بھی اس کے اپنے دل میں جھانک لینے والے انداز پر ساکت ہوئی تھی--

"آ--آپ نے میرا دل توڑا ہے، مم--مجھے بے مول کیا ہے--!!" وہ بے اختیار سسکی تھی--

اس کے لفظوں کی تڑپ پر سردار عون عباس جعفری از حد بے چین ہوا تھا--

وہ بھاری زرتار دوپٹہ اوڑھے، برائیڈل میک اپ کیے، ماتھے پر ٹیکہ اور جھومر لگائے، ناک میں بڑی سی نتھ پہنے کوئی اپسرا الگ رہی تھی، سردار عون عباس جعفری اپنی سردارنی سائیں کو ایسے دیکھ کر چاروں شانے چت ہوا تھا--اس چھوٹی سی ناک میں اسے وہ نتھ بہت پیاری لگی تھی، اس کی نظریں اپنی سردارنی سائیں کے چہرے کا طواف کر رہی تھی--اس کی آنکھیں رونے کی وجہ سے لال سرخ تھی، آنسوں ابھی بھی پلکوں پر اٹکا ہوا تھا جسے دیکھ کر اس کا دل بے اختیار تڑپا تھا--

یہ حسن--!

یہ ادا--!

یہ زخموں سے چور مسکراہٹ--!

Posted On Kitab Nagri

یہ دل میں ہلچل مچاتی آنکھیں۔۔!

وہ بے خود ہوا تھا۔۔

وہ اپنے زیب سے رومال نکال کر اس کی پلکوں پر اٹکا آنسو صاف کرتے ہوئے اس کے چہرے کو ہلکا سا تھپتھپاتے ہوئے اس کے میک اپ کو ٹھیک کیا تھا۔۔

ماہم اپنے چہرے پر اس کے ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے ہوئے آنکھیں بے اختیار بند کی تھی، جیسے اگر اس کا چہرہ نہیں دیکھے گی تو اس کے سحر سے بچ جائے گی۔۔

"جس دن اپنی سردارنی سائیں کی تکلیف کا باعث سردار عون عباس جعفری بنا اسی دن سردار عون عباس جعفری ادھورا ہو جائے گا۔۔!!" وہ بے اختیار اس کی پیشانی پر جھکتے عقیدت سے اپنا لمس بخشتا تھا۔۔وہ ساکت ہوئی تھی۔یہ کون سا انداز تھا وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔۔وہ بے اختیار نا محسوس انداز میں اس سے دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔۔اسے اس طرح خود سے دور کھسکتے دیکھ کر وہ اپنے ہونٹوں کو بے دردی سے بھینچ گیا تھا۔۔پھر آگے بڑھتے اس کے نرم و ملائم ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لے کر اس کے دوپٹہ کا گھونگھٹ ٹھیک کرتے ہوئے اسے لئے سیڑھیوں کی طرف بڑھا تھا۔۔

وہ بھاری لہنگے میں اونچی ہیل کی سینڈل پہنے اس کے ساتھ بے جان انداز میں چلتے لڑکھڑا گئی تھی۔۔وہ اگر اسے نہیں سنبھالتا تو وہ اوپری سیڑھیوں سے گر کر اپنے پیر تڑوا لیتی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ نامحسوس انداز میں اسے اپنے حصار میں لیے کھڑا ہوا تھا، وہ ناچاہتے ہوئے بھی اس کی طرف قدم بڑھا جاتا تھا--

"آپ ٹھیک ہیں--؟ کہیں چوٹ تو نہیں لگی--؟ خود سے زیادہ وزن تو ان سب چیزوں کا ہے--!!"

وہ اس کے بے چینی سے پوچھنے پر بے ساختہ گھونگھٹ سے ہی اپنے سر کو اثبات میں ہلاتے اپنے ٹھیک ہونے کا یقین دلایا تھا--

وہ اس کے گرنے کے ڈر سے اسے بے ساختہ آگے بڑھتے اپنے بازؤں میں نرمی سے اٹھاتے اسے ساکت کر گیا تھا--

چھ-- چھوڑیں مجھے، یہ-- یہ کیا کر رہے ہیں--؟ نیچے اتاریں مجھے ورنہ بات نہیں کرونگی--!!" وہ اس کی اس حرکت پر شرم سے مر جانے کے قریب ہوتی اسے دھمکی دینے لگی تھی--

وہ اس کی ادا پر زیر لب مسکراتے ہوئے سیڑھیاں اتر کر نیچے آتے ہی اس کو دھیرے سے کھڑا کرتے اس کے ہاتھوں کو پکڑے سب کے بیچ میں لے کر آیا تھا--

وہ اس کے گرنے کے ڈر سے ایسا کر گیا تھا--

"ابھی بھی کون سا آپ بات کر رہی ہیں، جو بات نہ کرنے کی دھمکی دے رہی ہیں--!" وہ اب اس کے نرم و ملائم ہاتھ کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں بھینچے سب کے بیچ لایا تھا--

Posted On Kitab Nagri

اس وقت حویلی کا یہ پورا ہال علاقے کی عورتوں سے بھرا ہوا تھا جو اپنے سردارنی سائیں کی منہ دکھائی کی رسم میں آئیں تھیں۔۔

سب کی نظریں ہال کے دروازے سے اندر داخل ہوتے شہزادہ کی سی آن بان اور شان رکھنے والے سردار سائیں اور ان کے ساتھ پریوں جیسی سردارنی سائیں کو عقیدت سے دیکھ رہے تھے۔۔

وہ اس کے ہاتھوں کو پکڑے صوفے کے قریب لے کر پہنچا تھا جب انابی مسکراتے ہوئے ان کے قریب آئیں تھیں۔۔

"رسم کے مطابق آپ اپنے چادر اپنی سردارنی سائیں کو اوڑھا کر رسم پوری کریں گے۔۔!!" انابی رسم بتاتے ہوئے عون کا چہرہ دیکھ رہیں تھیں، جسے ان سب کے بارے میں بالکل بھی نہیں معلوم تھا۔۔ پھر بھی وہ اپنی سردارنی سائیں کو عزت اور مان دینے کے لئے وہ ہر رسم میں حصہ لے رہا تھا۔۔

وہ اپنے کندھے پر پڑی شال اتار کر اپنی سردارنی سائیں کے گرد لپیٹ دی تھی۔۔ اس شال کو اپنے اوپر محسوس کرتے وہ پر سکون ہوئی تھی، اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ ایک تحفظ بھرے احساس سے جڑی ہو، اسے سردار عون عباس جعفری کے وجود کی خوشبو اس سے محسوس ہوئی تھی۔۔

وہ رسم پوری کرتے زنان خانے سے نکل کر مردان خانے کی طرف روانہ ہوا تھا۔۔ جہاں دین محمد کے ساتھ علاقے کے بہت سے لوگ اکٹھے ہوئے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

بلیک تھری پیس سوٹ پہنے، ہاتھوں میں برانڈیڈ گھڑی، بالوں کو جیل سے سیٹ کیے، چھ فٹ سے نکلتا ہوا قد، بھوری کانچ سی آنکھوں کے ساتھ بھورے بال، ہلکی بھوری داڑھی جو اس پر بہت جچ رہی تھی، وہ شہزادوں جیسی آن بان والا شخص اپنی کار سے نکلتے ہوٹل میں داخل ہوا تھا۔اس کے ساتھ اس کا سیکریٹری شاداب اور بلیک ڈریس کوڈ میں اس کے باڈی گارڈ اس کے پیچھے چلے آرہے تھے۔۔وہ خوبرو شخص اتنا ہینڈسم لگ رہا تھا کہ اسے دیکھ کر کسی بھی لڑکی کا دل بے قابو ہو سکتا تھا۔۔

"یار دیبا وہ ہینڈسم مین دیکھ، ہائے او ربّا بس یہ میری طرف دیکھ لے، کیا بندا ہے یار۔۔!!" یہ تین لڑکیوں کا گروپ تھا جو اس وقت وہیں بیٹھی اپنا آرڈر آنے کا انتظار کر رہی تھیں۔۔جب وہ اندر داخل ہوتے ہر کسی کو ساکت کر گیا تھا۔۔

"پری دیکھ ناں ایک بار کیا بندا ہے یار سچ میں۔۔!!"صبا تو بس اس پر فلیٹ ہی ہو گئی تھی۔۔

"یہ پریہان عباس جعفری کی نظریں ہیں، یہ نظریں ہر کسی پر اٹھنے کے لئے نہیں ہیں، یہ صرف اپنے محرم کو دیکھنا پسند کرتی ہیں۔۔!!"اس کی بات پر اس کی دوستوں کے ساتھ ہی مقابل کے بھی قدم چند پل کے لئے جکڑے تھے،دل بے اختیار دھڑکا تھا،وہ کچھ پل رک کر چلتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا،اس کے روز کا معمول تھا اپنے لئے اس صنف نازک سے ایسے الفاظ سننا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"یار تم کس مٹی کی بنی ہو، سڑو کہیں کی۔۔!!" صبا منہ بگاڑتی ہوئی اسے اب چڑھا رہی تھی۔۔وہ مسکراتے ہوئے اس کی بات پر دیبا کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔۔لیکن اس کی اس کھو کھلی مسکراہٹ کو کسی نے محسوس نہیں کیا ہو لیکن مقابل شخص روم میں داخل ہوتے ہوئے اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر مڑا تھا لیکن اس کھو کھلی مسکراہٹ کو دیکھ کر ساکت ہوا تھا۔۔اس کا دل کسی نے مٹھیوں میں لے کر زور سے بھینچا تھا۔۔کچھ پل بعد وہ اپنے کندھے جھٹکتے ہوئے میٹنگ روم میں داخل ہوا تھا۔۔

آرڈر آنے کے بعد وہ کھانے میں مشغول ہو گئی تھیں،اس کے بعد انہوں نے آئس کریم کا آرڈر دیا تھا۔۔

"اوئے ہوئے یہ پری صرف نام سے پری ہے یا دیکھنے میں بھی پری ہے۔۔؟ زرا اپنا مکھڑا تو دکھاؤ۔۔!!" وہ لوگ بیٹھی ہوئی تھیں جب بے ساختہ اپنے پیچھے سے مکروہ ہنسی کے ساتھ یہ لفظ ان کے کانوں میں گونجتے ہوئے انہیں آگ کی بھٹی میں جھونک گیا تھا۔تینوں نے غصّہ سے مٹھیاں بھینچی تھیں۔۔وہ تینوں ہی عبایا پہنے ہوئے تھیں جس پر چوٹ انہوں نے کی تھی۔۔

"کہا جا رہی ہو صبا۔۔! چھوڑو ان لوگوں کو،ان کا کام بس گھٹیا پن دیکھانا ہے۔۔!!" دیبا غصے سے ان کی طرف بڑھتی صبا کا ہاتھ پکڑ کر روکا تھا۔۔کیونکہ وہ لوگ اسے ایک آنکھ نہیں بھائے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ہائے اتنا غصّہ، ہاہاہا-- ! ہمیں زیادہ غصّہ والی لڑکیاں بڑی بھاتیں ہیں-- ! !" اب کی بار پر یہاں ان کی بات سن کر خود کو روک نہیں سکی تھی، وہ اپنے سامنے رکھے پانی کے بھرے گلاس کو اٹھاتے ہوئے ان کی ٹیبل پر پہنچ کر ایک لڑکے کے منہ پر پھینکا تھا--

"خبردار اگر آگے ایک لفظ بھی کہا تو میں تم سب کا منہ توڑ دونگی-- تمہیں کیا لگا کہ جو لڑکیاں پردہ کرتی ہیں عبایا پہنتی ہیں وہ دبو ہوتی ہیں-؟ انہیں جو دل میں آئے کہہ دو--؟ لیکن یاد رکھنا ہم دبو نہیں ہوتی بس ہم تم جیسے گھٹیا لوگ کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتیں-- ! !" وہ پانی پھینک کر ان کے زہنیت کے مطابق جواب دیتی ہوئی پیچھے ہٹی تھی جب ان میں سے ایک لڑکا غصے سے آگے آیا تھا--

"بہت بہادر ہو، ہاں-- ! پھر چلو آج تمہاری بہادری دیکھتے ہیں-- ! !" وہ اسے اپنی طرف قدم بڑھاتے دیکھ کر دو قدم پیچھے ہٹی تھی--

"بہادری دیکھنے آئے ہوناں--؟ پھر تو تمہیں ضرور دیکھنی ہے-- ! !" وہ اس وقت بالکل پر سکون سی کھڑی ہوٹل میں موجود تمام لوگوں کو حیرت میں مبتلا کر گئی تھی--

"دو تین ویٹرس بھاگ کر ان کے پاس پہنچی تھیں--

"میم جانے دیجیے، ہم انہیں دیکھ لیتے ہیں-- ! !" وہ اس پیاری سی لڑکی کی بلیو آنکھوں میں دیکھتی اسے روکنے کی بھرپور کوشش میں ہلکان ہوئی تھی-- لیکن وہ عبایا پہنے لڑکی اپنے ارادوں کی مضبوط تھی--

Posted On Kitab Nagri

وہ ویٹرس کو نظرانداز کرتے ہوئے دوسرے ٹیبل پر رکھی سلاد کی پلیٹ اٹھا کر اپنے طرف بڑھتے لڑکے کی طرف پھینکا تھا، وہ اس وار سے نہ بچتے ہوئے کانچ کی پلیٹ پیشانی پر لگتے ہی وہ وہیں زمین بوس ہوا تھا۔۔

"اس کو میری بہادری دیکھنی تھی، پھر تو مجھے ضرور دیکھانی تھی، کیونکہ پریہان عباس کسی سے نہیں ڈرتی!!"۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

وہاں کھڑی تینوں ویٹرس کا منہ حیرت سے کھولا تھا،اس لڑکی کی بہادری دیکھ کر-- جس کا چہرہ تو وہ نہیں دیکھ سکتی تھیں لیکن اس کی آنکھوں میں ڈر نام کی کوئی چیز انہیں نہیں دیکھی تھی جو عام حالات میں لڑکیوں کے چہرے پر صاف دکھائی دیتی تھی--

اس لڑکے کو گرتے دیکھ کر اس ساتھی غصے سے لال سرخ چہرہ لیے بگڑے موڈ کے ساتھ پر یہان کی طرف بڑھے تھے-- ایک ساتھ چار پانچ لڑکوں کو اس کی طرف بڑھتا دیکھ کر دیا اور صبا کا چہرہ زرد پڑا تھا-- لیکن وہ پر سکون سی کھڑی تھی--

وہ سب اب اسے گھیر کر گول دائرے کی شکل بنا کر اسے گھور رہے تھے-- یہی وقت تھا جب وہ اپنی میٹنگ روم سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ باہر نکلا تھا، وہ جیسے ہی اس طرف متوجہ ہوئے تھے یہاں کا ماحول دیکھ کر وہ ساکت ہوا تھا اس کے قدم اپنے آپ تھمے تھے-- اسے رکتا دیکھ اس کی پوری ٹیم ہی رک گئی تھی--

وہ ان لڑکوں کے گھیرے میں سکون سے کھڑی ان کی اگلی حرکت کے لئے تیار تھی، لیکن اس کا سکون دیکھ کر وہاں کھڑے سبھی لوگ بے سکون ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"ہم سے مقابلہ کریگی تو--!"ان میں سے ایک لڑکا بے اختیار اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا جب وہ بڑی صفائی سے اپنی عبایا پین نکال کر اس کے بڑھی ہتھیلیوں میں زور سے چبھویا تھا۔وہ لڑکا زور سے چیخا تھا اسے چیختے ہوئے دیکھ کر باقی اس کے ساتھی اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے اور بس وہی موقع دیکھ کر وہ ٹیبل پر سے آئس کریم باؤل اٹھا کر ان کے منہ پر پھینکا تھا--

ایک لڑکا غصے میں اس کی طرف بڑھتے پیچھے سے اس کے اسکارف کو کھینچا تھا لیکن اسکارف تو اپنی جگہ ہی تھا لیکن چر کی آواز کے ساتھ کندھے سے عبایا پھٹتے اسے ساکت کر گیا تھا-- لیکن وہ ہمت نہ ہارتے پیچھے مڑتی جب اپنے پیچھے سے وہ چیخوں کی آوازیں سنتی اپنے کندھے پر ہاتھ رکھے مڑی تھی اور سامنے اسے دیکھ کر ساکت ہوئی تھی جوان لڑکوں کی دھلائی میں لگا ہوا تھا--

---

"ہمت کیسے ہوئی تمہاری ہاتھ لگانے کی--؟ لڑکی دیکھی نہیں کہ اپنی اوقات پر آجاتے ہو، ارے تم جیسے ہی گھٹیا لوگوں کہ وجہ سے دنیا کے سارے مرد بدنام ہوتے ہیں--تو ف ہے تم سب پر--!!"وہ ان لوگوں کو بے تہاشا مارتے ہوئے بڑبڑایا تھا--

Posted On Kitab Nagri

"چھوڑ دیں ہمیں، جانے دیں۔۔!!" ان میں سے ایک لڑکا اپنا سر پکڑ کر چیخا تھا۔۔

"نہیں بالکل نہیں۔۔! آج کی اس خاطر مدارات کے بعد تم سب نے دنیا کی ہر لڑکی کو اپنی بہن نہیں سمجھا تو میرا نام شانزل زاویار نہیں۔۔!!" وہ زمین پر لیٹے دو وجود کو ایک ساتھ کالر سے پکڑ کر اٹھاتے ان کے سر کو زور سے آپس میں لڑایا تھا، خون کا فوارہ دور تک فرش پر پھیلتے ہوئے سب کو ہی ساکت کر گیا تھا۔۔

"سر جانے دیجیے پولیس انہیں دیکھ لیگی۔۔!!" شاداب آگے بڑھ کر اسے روکتے ہوئے پیچھے ہٹا تھا۔ وہ بھی انہیں خونخوار نظروں سے گھورتے پیچھے ہٹتے ہوئے اس کے عین سامنے کھڑا ہوا تھا۔۔ وہ ابھی تک شاک میں اپنے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اپنے پھٹے ہوئے عبایا کو پکڑے کھڑی تھی۔۔

وہ اس کی پرکشش نیلی آنکھوں میں بے یقینی دیکھ کر ساکت ہوا تھا پھر اپنے سر کو جھٹکتے ہوئے اپنے وجود سے اپنی کوٹ نکال کر اس کے گرد لپیٹ گیا تھا۔ وہ اس کے ہاتھوں کے لمس پر حواسوں میں لوٹی تھی۔۔

"ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کہ۔۔؟ میں غیروں سے مدد مانگنا یا ان کی مدد لینا اپنی توہین سمجھتی ہوں۔۔!!" وہ غصہ سے خونخوار نظروں سے اسے گھورتے ہوئے پھنکاری تھی اور پھر اپنے وجود سے لپٹی اس کی کوٹ کو نکالنے کے لئے ہاتھ پیچھے کیا تھا لیکن مقابل کی اگلی حرکت پر وہ بے جان ہوئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ غصہ کے عالم میں اپنی مٹھیوں کو زور سے بھینچتے اپنے سامنے کھڑی اس چھٹانک بھر کی لڑکی کی حرکت پر پاگل ہوا تھا۔۔جب وہ غصے سے اس کے کوٹ کو نکالنے کے لیے ہاتھ پیچھے کیا تھا وہ خود پر سے اختیار کھوتے ہوئے بنا کسی کا لحاظ کرے اس کے وجود پر پہنی اپنی کوٹ کے کالر کو پکڑ کر کھینچا تھا جس سے وہ بے اختیار اس کے قریب ترین ہوئی تھی جب وہ کوٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے اس کے پھٹے ہوئے عبایا سے جھلکتے اس کے بازوں کو چھپا گیا تھا۔۔

"اور میں کسی غیر محرم لڑکی اور وہ بھی اپنی دشمن کی بہن کو مدد کرتے اپنی توہین سمجھتا ہوں لیکن کیا کروں اب اتنا بھی بے حس نہیں ہوں کہ اپنی سو کالڈ بیوی کی بھی مدد نہیں کروں۔۔!!"اس کی گرم سانسیں اسے اپنی گردن کو جھلساتی محسوس ہو رہی تھیں،وہ سن سی کھڑی یہ آواز آج پھر آٹھ سال بعد سن رہی تھی،دل بے اختیار دغا بازی پر مشتمل تھا لیکن وہ اسے ڈپٹتے ہوئے چپ کروا چکی تھی۔۔وہ اس پر سر گوشی نما آواز میں اس کی پہچان کا واضح اشارہ دے کر وہاں سے شان سے نکلتا چلا گیا تھا اور وہ اس کے ہر اٹھتے قدم کو اپنے دل پر پڑتا محسوس کرتے تڑپ اٹھی تھی۔۔وہ کچھ کہتی یا اس کے پیچھے جاتی جب اس کی دوستیں اس کے قریب پہنچ گئی تھیں۔۔

"یار یہ ٹام کروز کیا کہہ رہا تھا۔۔؟اللہ کیا بندہ تھا۔۔!!"صبا دل پر ہاتھ رکھے ٹھنڈی آہیں بھر رہی تھی جب کہ دیبا اسے گھورتے ہوئے چپ رہنے کا اشارہ کر رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"پری تم ٹھیک ہو، کیا ضرورت تھی ان لڑکوں سے بھڑنے کہ۔۔؟ وہ تو اچھا ہوا کہ انہوں نے تمہاری مدد کر دی ورنہ یہ لڑکے بڑے ہی بگڑے ہوئے لگ رہے تھے۔۔!!" وہ بغور اس کے سرخ چہرہ کا جائزہ لیتے ہوئے اسے گھسیٹ کر باہر لے جا رہی تھی۔۔

"پری اب سے ہم دھوکہ دے کر کہیں نہیں نکلیں گے، تمہارے باڈی گارڈ ہاسٹل کے باہر ہونگے انہیں تو خبر تک نہیں ہو گی کہ ہم ادھر ہیں، اگر لالہ کو پتہ چل جاتا تو کتنی ڈانٹ پڑتی ہمیں۔۔!!" وہ سب ایک رکشا میں بیٹھ کر ہاسٹل کی طرف روانہ ہوئیں تھیں۔۔

وہ ابھی تک اس چہرہ کو بھولنے کی کوشش میں ہلکان ہوئی تھی، وہ ماضی کو یاد نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ کیونکہ کبھی کبھی ماضی بڑا تکلیف دہ ہوتا ہے جسے یاد کرنے پر صرف زخم ہی زخم ملتے ہیں۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"شاداب تم سے جو کام کہا تھا اس کا کچھ معلوم ہوا ہے۔۔؟" وہ کافی کا کپ لئے بالکونی میں کھڑا چاند پر نظریں مرکوز کیے خلاؤں میں گھور رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"جی سر۔۔! میم کو پھر اس مہینے میں ہی ہاسٹل چینج کروانے کی تیاری چل رہی ہے۔۔!!" وہ اپنے سر کے چہرے پر نظریں مرکوز کیے انہیں انفارمیشن دینے لگا تھا۔۔اور پھر وہاں سے نکل کر باہر چلا گیا تھا۔۔

"تم دنیا کے کسی بھی کونے میں چھپنے کی کوشش کر لو لیکن یہ یاد رکھنا جانِ دل کی تم ہمیشہ میرے حصار میں رہو گی، تمہاری طرف بڑھنے والی ہر مشکل، ہر تکلیف، ہر ازیت کو شانزل زاویار سے ہو کر گزرنا ہوگا۔۔!!" وہ اپنی بند پلکوں کے پیچھے نظر آتے اس کے عکس سے بڑی شدت سے مخاطب ہوا تھا۔۔

"تم لاکھ مجھ سے نفرت کا دعویٰ کر و اور میں لاکھ تم سے دشمنی نبھاؤ لیکن ہم دونوں جانتے ہیں کہ ہم ایک دوسرے کے دلوں کو فتح کر چکے ہیں۔۔!!" وہ بڑی دلکشی سے مسکراتے ہوئے اب چاند میں اس کا عکس تلاش کر رہا تھا۔۔

"یہ تنہا چاند مجھے خود کو تنہا ہونے کا یقین دلاتا ہے، لیکن شاید یہ ابھی جانتا نہیں ہے کہ اس کے پاس ایک ستارہ بھی ہے جو خاموش اور روٹھے ہونے کے باوجود کبھی اس کا ساتھ نہیں چھوڑتا ہے۔۔!!" وہ چاند پر نظریں مرکوز کیے پہلی بار پر سکون نظر آرہا تھا۔۔

وہ بے اختیار موبائل اٹھاتے کسی کا نمبر ڈائل کرتے سنجیدگی سے اس طرف متوجہ ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ہیلو۔۔!!" مقابل کی سحر انگیز آواز سن کر وہ ایک پل کے لئے اپنی آنکھیں مینچے خود پر ضبط کیا تھا۔۔ اس کے ہیلو کے جواب میں دوسری طرف خاموشی محسوس کر کے وہ بے اختیار اپنی مٹھیوں کو بھینچ گیا تھا۔۔

"سردار عون عباس جعفری اپنے وقت کا پابند ہے اس لیے اس کا وقت ضایع کرنے کے بجائے جو کہنا ہے وہ کہو اور چلتے بنو۔۔!!" وہ اپنے دانتوں کو کچکچاتے ہوئے اس ڈھیٹ بندے سے مخاطب ہوا تھا۔۔

"ہاہاہا۔۔ کیا بات ہے سردار تم مجھے آج بھی نہیں بھولے، آج بھی تم میری خاموشی سے جان جاتے ہو کہ میں تمہارا اکلوتا دشمن پلس بہنوئی بول رہا ہوں۔۔!!" مقابل کا جاندار قہقہہ اور پھر اس کی بات نے سردار عون عباس جعفری کو آگ لگا دی تھی۔۔

"سہی کہا تم نے، میں اپنے دشمنوں کو کبھی نہیں بھولتا، کیونکہ سردار عون عباس جعفری دشمنوں کو اپنی نظروں کے سامنے رکھنے کا قائل ہے، کیوں کہ اگر دشمن سامنے ہو تو ان کی حرکتوں کا اندازہ سب سے پہلے ہوتا ہے، ورنہ تم جیسے دشمن پیٹھ پیچھے وار کرنے والے ہوتے ہیں۔۔!!" وہ اپنے لبوں کو بھینچے بڑی بے دردی سے وار کیا تھا۔۔ سردار عون عباس جعفری اپنے لفظوں سے مقابل کو پست کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔

"فون کس خوشی میں کیا ہے۔۔؟" وہ موبائل پر اپنی گرفت سخت کرتے ہوئے پھنکارا تھا۔۔ لہجہ ہر احساس سے آری تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"دشمنی اپنی جگہ، بدلہ اپنی جگہ لیکن یہ بتاؤ کہ تم کب سے اپنی بہن کو دشمنوں کے بیچ تنہا چھوڑنے کے قائل تھے۔۔؟" وہ اپنے پر سکون انداز میں اگلے کے حواس چھینتے تھے۔۔

"خبر دار شانزل زاویار۔۔! تم نے کچھ بھی میری بہن کے ساتھ کیا تو۔۔؟" سردار عون عباس جعفری دھاڑ اٹھا تھا۔

"تو سے آگے میں بعد میں سنوں گا پہلے یہ تو یاد رکھا کرو کہ تمہاری بہن میرے نکاح میں ہے، اس کا سب سے قریبی اور خاص رشتہ مجھ سے ہے، اس لئے کچھ بھی کہنے سے پہلے کم از کم بھولا نہیں کرو۔۔!!" وہ اپنے ہونٹوں کو بھینچتے ہوئے اس کی بات پر زور سے آنکھیں مینچی تھی۔

مقابل کی بات سن کر اسے آگ لگی تھی، وہ مٹھیوں کو بھینچے اپنے اشتعال کو دبا کر اس پر پھر چیخ اٹھا تھا۔۔

"میں بھولنا چاہتا ہوں لیکن میں بھول نہیں پا رہا ہوں، کیسے بھول جاؤں کہ اپنی بہن کے مستقبل کو روشن کرنے کے بجائے اندھیرے میں پھنکنے والا میں خود تھا۔ بہت شرمندگی ہوتی ہے خود سے، اپنے اس فیصلے سے، لیکن یہ نہیں بھولنا کہ سردار عون عباس جعفری اپنے رشتوں کے معاملے میں بہت زیادہ حساس ہے۔۔!!" اس کے لہجے کی تڑپ بتا رہی تھی کہ وہ بہت درد اور تکلیف میں مبتلا ہے۔۔

"سردار عون عباس جعفری اس فیصلے سے خوش تو میں بھی نہیں ہوں، لیکن یہ نہیں سوچنا کہ میں اپنے رشتے سے دستبردار ہو جاؤں گا۔۔؟ بالکل بھی نہیں۔۔ تم سے دشمنی اپنی جگہ لیکن وہ میرے نکاح میں ہے، کب تک مجھ سے چھپانے کی کوشش کرو گے اسے، جس دن شانزل زاویار اپنی کرنے پر آیا ناں تو

Posted On Kitab Nagri

اس دن پر یہاں شانزل زاویار اپنے اصل گھر ہو گی،اور وہ دن دور نہیں ہے۔۔!!" وہ غصہ ہونے کے بجائے قہقہہ لگایا تھااور اس کے اس جاندار قہقہے نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا۔۔ مقابل کو اس کی بات اور انداز پر آگ ہی لگی تھی۔۔

"میں تمہارا منہ توڑ دونگا،اگر میری بہن کو تکلیف پہنچانے کے بارے میں سوچا بھی تو۔۔!!" وہ دھاڑ اٹھا تھا۔۔وہ اس وقت ضبط کی انتہاؤں پر پہنچا ہوا تھا۔۔

"زیادہ غصّہ صحت کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے،اس لئے ٹھنڈ رکھو۔۔اور ہاں تمہارا آج کا دن یادگار بنانے کے لئے مجھے شکریہ نہیں بولنا،کیونکہ میں وقت بے وقت تمہیں تکلیف دیتا رہوں گا۔۔!!" وہ پر سکون انداز میں اپنی بات کہنے کے ساتھ ہی فون کٹ کیا تھا۔۔

"سردار سائیں کیا بات ہے۔۔؟" اس کے فون رکھتے ہی دین محمد ہاتھ باندھے اس کے قریب پہنچا تھا۔۔ وہ اپنے کندھے پر پڑی چادر درست کرتے ہوئے اٹھ کر کھڑا ہوا تھا۔۔

"دین محمد مجھے ابھی پری سے ملنا ہے،سارے انتظامات مکمل کرو،ہم ابھی اور اسی وقت نکلیں گے۔۔!!" وہ اپنے تاثرات چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے ڈیرے سے نکل کر گاڑی میں بیٹھتے حویلی کی طرف روانہ ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ رسم کے بعد ہی روم میں آگئی تھی، اور اس بھاری لہنگے سے اپنی جان چھڑاتے ہوئے وہ سمپل کپڑے زیب تن کیے آرام محسوس کر رہی تھی۔۔ ذہنی رو بہک کر بار بار اس سردار کی طرف جا رہی تھی، اس کا لہجہ اور اس کی باتوں نے ماہم سکندر کے دل کی دنیا ہلا دی تھی۔۔ وہ بے چینی سے روم میں چکر پر چکر کاٹ رہی تھی جب روم کا دروازہ ناک ہوا تھا۔ وہ آگے بڑھ کر دروازہ کھول کر کھڑی ہی ہوئی تھی جہاں ایک ملازمہ ہاتھ باندھے، نظریں جھکائے کھڑی تھی، وہ کوفت کا شکار ہوئی تھی اسے اس طرح نظر نیچی کیے کھڑی دیکھ کر۔۔

"سردارنی سائیں کھانا لگ گیا ہے، آپ کو بڑی بی بی جی بلا رہی ہیں۔۔!!" وہ پیغام پہنچا کر جواب کا انتظار کر رہی تھی۔۔

"آپ چلیں، میں آتی ہوں۔۔!" وہ اسے جانے کا کہتی خود بھی نیچے آگئی تھی جہاں ہر کوئی ٹیبل پر بیٹھ کر اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔ وہ سب پر ایک نظر ڈال کر سلام کرتی ہوئی حمزہ کے پاس بیٹھ گئی تھی، ان سب میں وہ دشمن جاں نہیں تھا۔ اس کی بے قرار نظریں ہر طرف بس اسے ہی ڈھونڈ رہی تھیں، وہ ان بے قرار نظروں سے بے بس نظر آئی تھی جو اتنی ناراضگی کے باوجود بھی اسے ہی دیکھنے کی خواہش مند تھیں۔۔ یہ کیسا رشتہ تھا وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

"حمزہ آپ کے لالہ کیا اسی طرح صبح سے شام تک باہر رہتے ہیں۔۔؟" وہ خود پر قابو نہ پاتے سرگوشی نما آواز میں حمزہ کی طرف جھک کر پوچھ رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں آپی، اگر میں گھر پر ہوتا ہوں تو لالہ بیچ بیچ میں کئی دفعہ گھر آتے ہیں لیکن شاید آج ان کو کچھ کام ہو اس لیے ابھی تک نہیں آئیں ہیں-- !!" وہ اسے تفصیل سے بتاتے ہوئے سامنے دیکھتے بے اختیار مسکرا آیا تھا، اس کے سامنے دیکھ کر مسکرانے پر وہ بھی اس طرف نظر اٹھا گئی تھی جہاں سے وہ دشمن جاں اندر داخل ہو رہا تھا-- وہ صبح والے ڈریس میں ہی کندھے پر شال ڈالے بہت خوبرو لگ رہا تھا- اسے دیکھ کر ماہم کی آنکھوں میں ایک پل کے لئے چمک ابھر کر معدوم ہوئی تھی-- اس پر ہی نظر رکھے اندر داخل ہوتے سردار عون عباس جعفری نے بھی اپنے لئے اس کی آنکھوں کی چمک کو دیکھ کر ایک پل کے لئے ساکت ہوا تھا-- یہ کیسا آشنا سا احساس تھا جو اسے اپنی سردارنی سائیں کی پرکشش آنکھوں میں نظر آیا تھا لیکن یہ لمحہ بس چند پل کے لئے تھا--

وہ سلام کرتے ہوئے سب سے مل کر حمزہ کے قریب آیا تھا وہ اندر سے حیران ہوئی تھی کہ وہ اس کے قریب کیوں آرہا ہے--

"ہمارے قریب تو اب کوئی کرسی خالی ہی نہیں ہے پھر یہ کھڑوس سردار سائیں منہ اٹھا کر ادھر کیوں آرہے ہیں-- !!" وہ بڑبڑاہٹ کے انداز میں اپنی انگلیوں کو پریشانی سے ٹیبل پر ہلکا ہلکا مار رہی تھی--

جب وہ حمزہ کو اپنے گود میں بیٹھا کر خود اس کی کرسی پر بیٹھ گیا تھا- ماہم کا دل اسے اپنے اتنے قریب بیٹھے دیکھ کر بے اختیار زور سے دھڑکا تھا، اس کے کلون کی خوشبو اس کے نتھنوں سے ٹکراتی مدھوش کرنے کی درپر تھی--

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ بے نیاز سا بیٹھا اپنے پاپڑ کے ٹکڑے سے رازوں نیاز میں مشغول تھا جب حمزہ کی خوشی سے چور آواز نے سبھی کو ساکت کر دیا تھا۔۔

"Lala, I am very happy today, because today our family is complete. And my cute apia has come to me. Do you know why this has happened?"

)لالہ آج میں بہت خوش ہوں، کیونکہ آج ہماری فیملی مکمل ہو گئی ہے۔اور میری کیوٹ اپیا میرے پاس آگئی ہیں آپ کو معلوم ہے کہ ایسا کیوں ہوا ہے؟(

وہ اس کی گود میں بیٹھا اس کے گلے میں بازو حمائل کیے محبت پاش نظروں سے اپنے بھائی کو دیکھ رہا تھا۔۔

"All this has happened because of my handsome Lala. I love you very much. Just convince Apia because she is angry with you."

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

")یہ سب میرے ہینڈسم لالہ کی وجہ سے ہوا ہے۔میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں۔بس آپ اپیا کو منالیں کیونکہ وہ آپ سے ناراض ہیں۔("!!

وہ آخری بات سرگوشی نما آواز میں کہتا اس کے گالوں پر اپنے لب رکھتے اسے مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاہاہاہا -- میرے چھوٹے سے پاپڑ کے ٹکڑے کو اتنا سب کیسے معلوم ہو جاتا ہے ؟ کیا آپ کی اپیا نے آپ کو بتایا ہے میرے پاپڑ کے ٹکڑے -- !!" وہ فلک شگاف قہقہہ لگاتے سبھی کو اپنی طرف متوجہ کر گیا تھا، ملازمین کی ایک فوج تھی جو اسے آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی کہ ہیں یہ ان کے سردار سائیں ہیں جو اتنا کھل کر قہقہہ لگا رہے ہیں، وہ سب اپنے سردار سائیں کی خوشی میں خوش نظر آرہے تھے اور ہوتے بھی کیوں نہ سب کی خواہش اور خوشیوں کا خیال رکھتے ہوئے وہ کبھی کوتاہی نہیں برتتا تھا --

"ششش -- ! دھیرے بولیں اپیا نے سن لیا تو وہ مجھ سے بھی ناراض ہو جائیگی، یہ اپیا نے نہیں کہا ہے بلکہ میں یعنی حمزہ عباس جعفری کہہ رہا ہے -- !!" وہ اپنے ہونٹوں پر اپنی چھوٹی سی انگلی رکھ کر اسے چپ کروا رہا تھا۔ اس کے انداز پر وہ اس کے گالوں کو چومتے ہوئے اسے اپنے ہاتھوں سے خانہ کھلانے لگا تھا -- وہ وہیں بیٹھی ہوئی ان دونوں بھائیوں کے راز و نیاز دیکھ رہی تھی، اس کی آنکھوں میں ایک پل کے لئے حسرت کی ایک چھوٹی سی جھلک اپنی چھب دکھلا کر معدوم ہوئی تھی --

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ چند لقمے زہر مار کر کرتے ہوئے وہاں سے اٹھ کر اپنے روم میں داخل ہوتے دروازہ کھول کر بالکونی میں کھڑی ہوئی گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے خود کو پر سکون رکھنے کی کوشش کر رہی تھی --

وہ کل شام سے اب تک کی اپنی زندگی میں ہوئے بدلاؤ کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی -- جب اسے اپنے پیچھے کسی کے قدموں کی آہٹ کے ساتھ ساتھ اس کے وجود کی خوشبو بھی محسوس ہوتے اسے پیچھے مڑنے پر مجبور کر دیا تھا۔ وہ مڑ کر مقابل کی طرف بنا دیکھے آگے بڑھنے لگی تھی جب اس کی اگلی حرکت پر

Posted On Kitab Nagri

وہ غصّہ سے خطرناک حد تک لال سرخ چہرہ لیے بگڑے موڈ کے ساتھ اس کی کارکردگی دیکھ رہی تھی--

وہ اس کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے ہاتھوں کو اس کی طرف بڑھا کر اس کے سر سے ڈھلکتے آنچل کو درست کرتے ہوئے اسے محبت پاش نظروں سے دیکھ رہا تھا--

"آپ کی ناراضگی، آپ کا غصّہ سر آنکھوں پر سردارنی سائیں-- لیکن آپ سے دستبرداری سردار عون عباس جعفری کو مرتے دم تک قبول نہیں ہے--!" وہ اس کے چہرے پر بیزاری پھیلتے ہوئے دیکھ کر اندر سے اداس ہوا تھا- جو چہرہ کچھ دیر پہلے شاد تھا وہ اب اداسی کا لبادہ اوڑھ چکا تھا اور آنکھوں کی وہ چمک جو اپنی سردارنی سائیں کو دیکھتے ہوئے روشن تھیں وہ اب معدوم ہو چکی تھی--

"ارے معلوم ہے-- بلکہ بہت اچھے سے معلوم ہے کہ جاگیردار بے جا حق جتانے پر اپنی ملکیت سمجھتے ہیں، لیکن میرے بھی خون میں انہیں جاگیرداروں کا خون شامل ہے--!!" وہ دھیمی آواز میں پھنکاری تھی، لیکن اس کے چہرے پر جھلکتی اپنے لئے نفرت کی داستان دیکھ کر وہ ساکن ہوا تھا--

"ہر سکہ کا دو پہلو ہوتا ہے اور آپ صرف سکہ کا ایک ہی رُخ دیکھ رہی ہیں-- ہو سکتا ہے جیسا آپ سمجھ رہی ہیں وہ سچ نہ ہو، میں آپ پر نہ ہی دباؤ ڈال رہا ہوں اور نہ ہی کوئی پابندی لگا رہا ہوں، لیکن آپ سے درخواست ضرور کر رہا ہوں کہ آپ کو جب بھی لگے کہ میری بات سن لینی چاہیے آپ کو تو آپ مجھ

Posted On Kitab Nagri

سے پوچھ لیجیئے گا۔۔!!" وہ اس کے غصہ سے لال سرخ چہرہ دیکھ کر اندر کی طرف بڑھ گیا تھا۔وہ جانتا تھا کہ اس وقت وہ کچھ بھی نہیں سمجھ سکتی ہے کیونکہ غصّہ انسان کی سمجھ کو کھا جاتا ہے۔۔

وہ اس کی پشت کو گھورتے ہوئے وہیں کھڑی رہی تھی۔۔

" نفرت سی ہو گئی ہے اپنے آپ سے،اپنے وجود،اپنی سوچ سے۔۔آپ سمیت اس حویلی کے درو دیوار میرا مزاق اڑاتے لگ رہے ہیں۔۔!" وہ اپنے آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو بے دردی سے رگڑتے ہوئے روم کی طرف بڑھی تھی۔۔

ان نفرتوں کے ہجوم میں محبت نہ ڈھونڈنا

کیونکہ محبت تو عام ہے نفرت کے سامنے (بقلم ثناسفیان خان)

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آٹھ سال بعد۔۔آٹھ سال بعد آپ نے مجھے اپنے انہیں ہاتھوں سے چھوا جن ہاتھوں سے کبھی آپ نے مجھے دور کیا تھا،ا۔۔اور میرے سامنے کیوں آئے آپ ہاں۔۔کیوں۔۔؟ نہیں دیکھنا آپ کی شکل،

Posted On Kitab Nagri

بالکل بھی نہیں دیکھنا--!!" وہ اپنے ہاسٹل کے روم میں بیڈ پر بیٹھی بے تہاشا سرخ آنکھوں سے لیمپ کو گھور رہی تھی--

اس کی آنکھیں اور چہرہ اس وقت شناسا درد کا پتا دے رہی تھی--

ہر کسی سے دل نہیں لگانا چاہیے کیونکہ جب دل ٹوٹتا ہے تو اس کا احساس دل سے پہلے آنکھیں محسوس کرتی ہیں-- کیونکہ آنکھیں بڑی حساس ہوتی ہیں--

"دل بار بار نہیں توڑے جاتے، کیونکہ جس سے دل جڑے اس کا دل ایک ہی بار کوئی توڑ سکتا ہے اور آپ نے وہ میرا دل ایک بار بڑی بے دردی سے توڑ دیا ہے-- کبھی معاف نہیں کرونگی آپ کو، کبھی بھی نہیں-- "!!

وہ اپنے ہونٹوں کو بھینچے اپنی آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو بڑی بے دردی سے رگڑ کر انہیں صاف کر رہی تھی--

وہ اٹھ کر اب اس کے کوٹ کو اپنے ہاتھوں میں بھینچے خونخوار نظروں سے گھور رہی تھی، جیسے وہ صرف کوٹ نہ ہو بلکہ اس کے سامنے شانزل زاویار ہو--

"بہت برے ہیں آپ، بہت زیادہ-- کسی کا دل دکھانا اور توڑنا تو آپ کے داہنے ہاتھ کا کھیل ہے-- میں شدت سے دعا کروں گی کہ اب کبھی آپ کا مجھ سے سامنا نہ ہو--!!" وہ اس کے کوٹ کے کالر کو اپنی مٹھیوں میں جکڑتے اسے جیسے باور کروا رہی تھی، چہرہ رونے کی وجہ سے سرخ انگارہ ہوا تھا--

Posted On Kitab Nagri

کوئی تھا جو اسے اس طرح کرتے ہوئے دیکھ کر بے اختیار شدت سے رو یا تھا۔۔

وہ روم میں اس کے ساتھ ہی داخل ہوا تھا جب اس کا موبائل بجا تھا۔دین محمد کی کال تھی۔۔

"سردار سائیں۔۔!کچھ لوگ آپ سے ملنے کے لئے آئیں ہیں۔۔!" وہ دین محمد کی بات سن کر فوراً دروازہ کی سمت بڑھا تھا جب اس کی نظر ماہم پر پڑی تھی۔وہ صوفے کے ساتھ زور آزمائی کر رہی تھی اور وہ اسے ایسا کرتے ہوئے دیکھ کر حیران ہوا تھا۔۔

جب سے وہ حویلی میں آئی تھی تب سے وہ اس سے مخاطب نہیں ہوتی تھی بلکہ پہلے کم از کم لڑائی ہی سہی بات تو کر لیا کرتی تھی۔

وہ چلتا ہوا صوفے کے قریب آیا تھا جب وہ اس کو دیکھ کر ہانپتے ہوئے کھڑی ہوئی تھی۔۔

وہ ابرو اچکا کر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے پوچھ رہا ہو کہ اس کے نیچے کونسا خزانہ ڈھونڈ رہی ہو۔۔

"ہاں مجھے کشتی کرنے کا شوق ہے ناں تو یہاں مجھے کوئی ملا نہیں تو میں نے سوچا کہ صوفے سے ہی کشتی کر لیتی ہوں۔۔اور مجھے اس طرح سے دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے سو کالڈ سردار سائیں۔۔میں اب جو

Posted On Kitab Nagri

کچھ بھی کروں یہ یقین رکھیں کہ میں آپ کی رعایا میں شامل ہو چکی ہوں اور آپ کی بات ماننا تو میری اولین ترجیح ہوگی۔۔!!" وہ دانتوں کو کچکچاتے ہوئے خود پر طنزیہ ہنسی ہنستی اسے ساکت کر گئی تھی۔۔وہ اس کے بار بار طنز کرنے پر بھی اگنور کرنے کی کوشش کرتا تھا۔

"جب آپ کا غصّہ ختم ہو جائے گا ناں تبھی آپ سے بات ہو سکتی ہے۔۔اچھا چلتا ہوں کچھ لوگ ہیں جن سے ملاقات کرنی ہے، آپ سو جائیگا۔شب بخیر۔۔!!" وہ پر سکون سا اس کی طرف بڑھتے ہوئے اس کے قریب پہنچ کر اس کی پیشانی پر اپنا مہکتا لمس چھوڑا تھا اور پھر بنا رو کے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔

وہ نجانے کتنے ہی پل ہونقوں کی طرح اس کے پیچھے دیکھتے ہوئے اس کی جرات پر واقعی میں حیران ہو گئی تھی۔۔

کچھ پل بعد وہ اپنی پیشانی کو رگڑ کر اس کے لمس کو مٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ مردان خانے کی طرف بڑھا تھا جہاں سب لوگ بیٹھے اس کا ہی انتظار کر رہے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

"سردار سائیں یہ ہمارے ہی علاقے کے لوگ ہیں، جو بڑی تعداد میں موجود ہیں، کل کی پنچایت سے پہلے آپ سے کچھ کہنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔۔!" دین محمد اس کے ساتھ ہی چلتے ہوئے مردان خانے میں داخل ہوا تھا۔۔

"سلام سردار سائیں۔۔!" وہاں سبھی لوگ اس کو دیکھتے ہی اٹھ کر کھڑے ہوتے سلامتی بھیجی تھی، وہ گردن کو جنبش دے کر انہیں بیٹھنے کا اشارہ دیتے خود انہیں کے بیچ چارپائی پر بیٹھ گیا تھا۔۔

"بتائیں میں آپ کے کیا کام آسکتا ہوں۔۔"!

وہ بڑی محبت سے ان کے بیچ بیٹھ کر پوچھ رہا تھا۔ بھلا یہ انداز کسی کو اپنی طرف موہ نہ لے ایسا ہو ہی نہیں سکتا ہے۔۔وہاں بیٹھے سبھی لوگوں کا دل اپنے سردار سائیں کے اس انداز کو دیکھتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے۔۔

"سردار سائیں ہم آپ کے پاس بڑی امید لے کر حاضر ہوئے ہیں۔۔!" ایک بزرگ کھڑے ہوتے اسے امید سے دیکھ رہے تھے۔

"اور میں آپ کی امیدوں پر کھرا اترنے کی پوری کوشش کروں گا۔۔!" وہ ان کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھاتے ہوئے عقیدت سے ان کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔۔

وہاں سبھی لوگ اس کی ادا پر سرشار ہوئے تھے اور ہونا بھی چاہئے کیونکہ بھلا ایسے سردار سائیں ہر کسی کو تھوڑی ملتے ہیں۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"سردار سائیں ہم شاہ پور کے پاس والے گاؤں سے تعلق رکھتے ہیں، آپ تو جانتے ہی ہیں کہ ہمارے پاس کے تین گاؤں میں کھیتی نہیں ہو پاتی کیونکہ پانی کی کمی کی وجہ سے زمین بنجر ہو گئی ہے، ہم اپنے بچوں کو پالنے پوسنے کے لئے محنت کش طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں--!!" وہ بزرگ گردن جھکائے ہوئے اپنی بات رکھ رہے تھے۔ وہاں بیٹھا سارا مجمع خاموشی اختیار کیے سن رہا تھا--

"ہم زمیندار عبدل خالق کے کھیتوں میں کام کرتے ہیں، لیکن وہ ہمیں ہماری پوری مزدوری بھی نہیں دیتا ہے، لیکن ہم پھر بھی اس کے یہاں کام کرتے ہیں--

سردار سائیں اب وہ کہہ رہا ہے کہ ہم اپنے آٹھ سال سے اوپر کے بچوں کو تعلیم دینے کے بجائے اس کے کھیتوں پر بھیجیں کام کرنے کے لئے--!!" ان کی بات سن کر وہ غصّہ سے مٹھیاں بھینچی تھیں--

"ہم تو مزدوری کر ہی رہے ہیں لیکن کیا ہمارے بچوں کا تعلیم پر کوئی حق نہیں ہے--؟ سردار سائیں جب ہم نے آوازیں اُٹھائی تو وہ کام سے نکالنے کی دھمکی دینے لگا، ہمیں کچھ سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ ہم کیا کریں اس لئے ہم آپ کے پاس آئے ہیں اب آپ ہی ہماری مدد کر سکتے ہیں--!!" وہ اپنے لاچاسے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے خاموش ہو گئے تھے--

"آپ سبھی لوگوں کو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، سردار عون عباس جعفری نہ ہی آپ پر ظلم ہوتے دیکھ سکتا ہے اور نہ ہی آپ پر کسی کو ظلم کرنے دے سکتا ہے-- کل پنچایت میں فیصلہ ہو گا اور پریشان نہ ہو آپ کے حق میں فیصلہ ہو گا، یہ آپ سے سردار عون عباس جعفری کا وعدہ ہے-- آپ

Posted On Kitab Nagri

سبھی لوگ اپنے گھروں کو جائیں، لیکن یہ بات اپنے ذہن نشین کر لیں کہ سردار عون عباس جعفری ہمیشہ آپ کے ساتھ کھڑا ہے--!!"اس کی بھاری گمبھیر آواز اور اس کی باتیں ہر ایک کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھا--

"اور ہاں اگر کبھی بھی آپ کو کوئی بھی پریشانی ہو آپ بلا جھجک مجھ تک پہنچا سکتے ہیں--!!" وہ اپنے مخصوص گمبھیر آواز میں کہتا اٹھ کر کھڑا ہوا تھا اس کے ساتھ ہی سبھی لوگ کھڑے ہوئے تھے--

"چلتے ہیں سردار سائیں--!!" سبھی اسے دعائیں دیتے ہوئے اس سے مل کر اپنے گاؤں کو لوٹ گئے تھے--

وہ وہیں بیٹھا سوچوں میں گم ہوا تھا جب دین محمد کے ساتھ آغا جان بھی آ کر وہیں بیٹھے تھے--

"عون بیٹا کیا سوچ رہے ہیں--؟"

انیس جعفری اس کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے اس سے مخاطب ہوئے تھے--

"آغا جان میں سوچ رہا ہوں کہ لوگ اپنی سطح سے کتنا گر جاتے ہیں اور یہ نظروں سے گرنا ایسا ہے کہ پھر آپ کبھی ان نظروں میں سرخرو نہیں ہو سکتے ہیں--!!"وہ غیر مرئی نقطہ پر اپنی نظریں مرکوز کیے ہوئے کسی اور دنیا میں پہنچا تھا، چہرے پر سوچ کی لکیریں صاف جھلک رہی تھی--

"بالکل درست فرمایا آپ نے، لیکن کیا کہہ سکتے ہیں۔ عبدل خالق کے ہر ایک قدم پر نظر رکھو، معلوم نہیں کیوں مجھے آج کل بڑی بے چینی ہے۔ اب مجھ میں کسی اور اپنوں کو کھونے کی ہمت نہیں

Posted On Kitab Nagri

ہے--!!" وہ بہت بے چین لگ رہے تھے اور ان کی بے چینی اُن کی باتوں سے صاف ظاہر ہو رہی تھی--

"آغا جان آپ پریشان نہ ہوں، اللہ سب بہتر کریگا، کیونکہ وہ سب سے بہترین کارساز ہے--!" وہ انہیں تسلی دے کر انہیں لئے اندر کی جانب بڑھا تھا-- انہیں ان کے روم تک چھوڑ کر خود گیسٹ روم میں داخل ہوا تھا، دین محمد اس کے ساتھ ہی تھا--

"دین محمد آج ہم شہر جانے سے تو رہے، لیکن ہاں تم وہاں کی سیکیورٹی سخت کر دو، اس کو ایک خرونچ بھی آئی تو میں عبدل خالق کو وہی گاڑ دونگا-- اگر آج اُس نے فون کیا ہے تو مطلب وہ اس کے ہر مؤمنٹ سے واقف ہے، وہ اس سے ملا بھی ہے لیکن وہ اسے نقصان کیوں نہیں پہنچایا--؟ یہ سمجھ سے بالاتر ہے--!!" وہ بھی کافی حد تک پریشان تھا لیکن وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا--

"سردار سائیں--! جتنا خطرہ ان کو ہے اتنا ہی خطرہ سردارنی سائیں کو بھی لاحق ہے--!!" وہ بھی پرسوچ انداز میں اس کا نقطۂ نظر دوسری جانب کروا رہا تھا--

"ہمم-- بالکل درست فرمایا تم نے، فلحال کے لئے تم جمیلہ سے کہو کہ وہ ہمیشہ ان کے ساتھ ساتھ رہے اور باقی کا میں دیکھ لونگا، اگر میری سردارنی سائیں پر ایک کھرونچ بھی آئی تو میں آگ لگا دونگا--!!" وہ اٹھ کر کھڑا ہوا تھا- اس کی بات پر دین محمد نے اثبات میں گردن ہلاتے ہوئے ساتھ ہی اٹھ کر کھڑا ہوا تھا--

Posted On Kitab Nagri

اس وقت اس کی شدّت پسندی بس دیکھنے لائق تھی۔۔

"سردار سائیں۔۔! اماں سائیں آپ کو یاد کر رہیں تھیں۔۔!" وہ انیکسی کی طرف دیکھتے مسکرایا تھا۔

اسے بے اختیار اپنی ماں کی بات یاد آئی تھی۔۔

"اوہ ہاں زیادہ دن ہو گئے اس بار، انشاءاللہ کل صبح میں آؤں گا ان سے ملنے کے لئے۔۔!" وہ بھی مسکرایا تھا اور پھر وہ اندرونی حصے کی طرف روانہ ہوا تھا۔۔

اپنے پاپڑ کے ٹکڑے کو دیکھنے کے بعد وہ اپنے روم کی طرف بڑھا تھا اس وقت رات کا ایک بج رہا تھا ہر طرف ہو کا عالم تھا۔۔

وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا، روم میں ہر طرف اندھیرا پھیلا ہوا تھا، وہ دھیرے سے دروازہ بند کرتے ہوئے الماری کی طرف بڑھا تھا جب اس کا پیر کسی چیز میں پھنسا تھا اور وہ گرتے گرتے بچا تھا، اندھیرے کے باعث وہ نہیں دیکھ سکا تھا۔اپنی موبائل کی ٹارچ آن کرتے ہوئے اس طرف کی تھی جب اس کی نظر اپنی خونخوار شیرنی پر پڑی تھی جو فرش پر پہلے دن کی طرح بستر لگا کر مزے سے نیند کی آغوش میں اتری ہوئی تھی۔۔اس کے میٹرس میں ہی اس کا پاؤں الجھا تھا۔

وہ اسے کل بھی فرش پر سوتے دیکھ کر حیران ہوا تھا اور آج بھی۔۔ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ آخر اتنے بڑے بیڈ اور صوفے کے ہوتے ہوئے وہ فرش پر کیوں سو رہی ہے۔۔؟

Posted On Kitab Nagri

وہ اسی طرح الماری تک پہنچ کر اپنے کپڑے نکالتے واشروم کی طرف بڑھا تھا دس منٹ بعد وہ شاور لے کر وضو کر کے اسٹڈی روم میں داخل ہوا تھا تہجد کی نماز کے لیے--

وہ سو رہی تھی جب اسے کچھ عجیب محسوس ہوا جیسے نجانے کتنی آوازیں آ رہی ہوں، وہ نیند میں ہی اپنے سر کو ادھر اُدھر کر رہی تھی۔ وہ نماز کے بعد سونے کی غرض سے روم میں داخل ہوا تو اس کو کچھ بڑبڑاتے ہوئے اور سر کو ادھر اُدھر کرتے ہوئے دیکھ کر بے اختیار ہی اس کے پاس ہی فرش پر بیٹھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر سہلایا تھا جیسے اسے یقین دلا رہا ہو کہ میں تمہارے ساتھ ہوں--اور وہ پرسکون ہو بھی گئی تھی۔ نجانے کتنے دیر تک وہ اس من موہنے چہرے کے ہر نقش کو محبت پاش نظروں سے دیکھتا رہا تھا پھر اٹھ کر اپنا بلینکٹ اور تکیہ لے کر اس کے پاس رکھتے وہیں لیٹتے ہوئے اس کی طرف کروٹ لی تھی--

سانولا ہلکا گلابی چہرہ، چھوٹی سی کھڑی ناک، لیکن سب سے خاص گالوں میں پڑتا ننھا گڑھا جو بچپن میں تو دیکھا تھا لیکن وہ اب تک اسے کہیں نہیں دکھا تھا، اور گلابی شنگرفی کٹیلے ہونٹ، خوبصورت آنکھیں جن پر جھکی ہوئی بڑی بڑی پلکیں جو اس وقت بند تھی--

عون کی بے تاب نظریں اپنی سردارنی سائیں کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں--

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے دل کو ڈپٹتے ہوئے گستاخی کرنے سے روک رہا تھا کیونکہ وہ پہلے ہی اس سے بدزن تھی۔۔ وہ تھوڑا سا جھکتے ہوئے اس کے بالوں پر اپنے لب رکھے تھے پھر ایسی کی کولنگ بڑھاتے ہوئے خود بھی آنکھیں بند کر دیا تھا کیونکہ صبح ایک بہت اہم پنچایت تھی۔۔

صبح اس کی آنکھیں کھلی تو وہ اپنے بازؤں پر کسی کے لمس کو محسوس کرتے پہلے تو حیران ہوا تھا پھر اپنی نظریں گھما کر مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا تھا جو اس کے ہی تکیہ پر سر رکھے اس کے بازوں میں اپنے ہاتھ ڈالے بڑے سکون سے سو رہی تھی۔۔ وہ اپنی مسکراہٹ روکتے ہوئے اسے محبت پاش نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

"یہ میری زندگی کی سب سے خوبصورت اور روپہلی صبح ہے، میں دعا کروں گا کہ ایسی صبح اور شام اللہ مجھے ہمیشہ نصیب کرے۔۔!" وہ دل میں ہی اس سے مخاطب ہوتے دعا مانگی تھی اور دعائیں تو بس دل میں کہہ دینے سے ہی عرش تک پہنچ جاتی ہیں، وہ ربّ العزّت ہمارے دل اور نیت دیکھتا ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس کے نظروں کا ارتکاز تھا جس سے وہ کسمساتے ہوئے آنکھیں کھولنے پر مجبور ہوگئی تھی۔اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کر وہ آنکھیں بند کر چکا تھا اور ہلکی سی آنکھوں کی جھری سے اس کے تاثرات دیکھنے کا خواہشمند تھا--

وہ اپنی آنکھیں بمشکل کھولتے ہوئے اپنی نظریں اُٹھائی تھی جب اپنے قریب ترین اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ ٹھٹھکی تھی، آنکھیں بے اختیار حیرت کی زیادتی سے واں ہوئی تھی، وہ ہونقوں کی طرح منہ کھولے انگنت پل اسے دیکھتی رہی تھی--

لال سرخ چہرہ، خوبصورت کھڑی ناک، کشادہ پیشانی جس پر بھورے بال بکھرے ہوئے تھے، بھرے بھرے گلابی ہونٹ جو اس وقت آپس میں پیوست تھے، بھوری داڑھی جو اسے بے حد خوبرو بنا رہی تھی--

اس نے ناگواری سے اپنا منہ پھیر لیا تھا، وہ اٹھنا چاہ رہی تھی جب اسے اپنے ہاتھوں کا لمس کسی اور کے بازوں پر محسوس ہوا تھا، وہ حیرت کی زیادتی سے آنکھیں پھاڑے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی جو اس کے بازوں میں تھا، وہ جھٹکے سے اس کے بازوں کو چھوڑتے ہوئے اپنے تاثرات چھپاتے لال سرخ چہرہ لیے واشروم میں بند ہوگئی تھی--

وہ اسے اس طرح خود کو جھٹک کر دور ہوتے دیکھ کر بے چین ہوا تھا، کیا وہ سچ میں اس کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتا ہے جو وہ اس کو اس طرح جھٹک سکتی ہے--

Posted On Kitab Nagri

وہ سوچوں میں گم اٹھ کر اپنے روم سے نکلتے حمزہ کے روم کی طرف بڑھا تھا، وہ اس کی آنکھوں میں اپنے لئے بیزاریت نہیں دیکھ پا رہا تھا۔۔وہ وہیں سے تیار ہو کر پنچایت کے لئے صبح سویرے ہی نکل گیا تھا۔۔

وہ صبح ہی صبح انیکسی کی طرف روانہ ہوا تھا، اندر قدم رکھتے ہی وہ مسکرایا تھا۔۔

"آپ کو کیسے معلوم ہو جاتا ہے کہ میں آ رہا ہوں اماں سائیں۔۔؟" وہ انہیں دروازہ کو پکڑے دیکھ کر مسکراتے ہوئے ان کے سامنے ہلکا سا جھکا تھا، وہ اس کی سر پر ہاتھ پھیر کر دعا دینے کے بعد اپنے ساتھ لیے اندر بڑھیں تھیں۔۔

"آپ کے قدموں کی آہٹ سے سردار سائیں۔۔!" وہ اس کی بات سن کر مسکرانے لگیں تھیں۔۔

"اماں سائیں آپ مجھے سردار سائیں تو نہ کہا کریں۔۔!" وہ شکوہ کر رہا تھا اور یہ وہ شکوہ تھا جو اس کے بچپن سے سنتے آ رہیں تھیں۔۔

"مجھے اچھا لگتا ہے آپ کو اس طرح بلانا۔۔!" وہ اس کو بیٹھا کر خود بھی بیٹھیں تھیں جب دین محمد ٹرے ہاتھوں میں لیے اندر داخل ہوتے سلام کرتے ہوئے ٹرے سامنے رکھی تھی جس میں تین کپوں میں چائے کے ساتھ ہی آملیٹ اور دیسی گھی کا پراٹھا رکھا تھا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"دین محمد تم دن بہ دن کافی سگھڑ نہیں ہوتے جا رہے ہو، چلو کم از کم تمہاری بیوی تم سے بہت خوش رہے گی۔۔!!" وہ دین محمد کو چھیڑتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔

"سردار سائیں یہ آملیٹ اور پراٹھا تو اماں سائیں نے بنایا ہے میں نے تو صرف چائے بنائی ہے۔۔!" وہ بھی مسکراتے ہوئے پلیٹ اس کی طرف بڑھایا تھا۔۔

"اللہ کے کرم سے آپ تو گھر والے ہو گئے ہیں، سردارنی سائیں بہت ہی پیاری تھیں بچپن میں، اب تو اور بھی زیادہ پیاری ہو گئی ہوں گی۔۔!" وہ پلیٹ میں آملیٹ نکالتے ہوئے عون کو دیکھ کر ماہم کو یاد کر رہیں تھیں۔۔

"جی بالکل۔۔! میں کسی دن لے کر آؤں گا آپ سے ملوانے کے لئے۔۔!" وہ ایک لقمہ منہ میں ڈال کر ان سے مخاطب ہوا تھا۔۔

"ارے نہیں بیٹا میں خود ان سے مل آؤں گی کسی دن، آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ اور ہاں زرا آپ ان سے کہیں کہ جیسے یہ ہر بات بنا ماں کے کہے پوری کرتے ہیں ویسے ہی میری خواہش پوری کریں۔۔!!" وہ اس سے بات کرتے ہوئے فوراً دین محمد کی طرف رُخ موڑ گئیں تھیں۔ جسے سنتے ہی دین محمد مسکرایا تھا لیکن اس کی آنکھیں میں درد ہلکورے لے رہا تھا جسے وہ چھپانے کے لئے اپنے چہرے کو جھکا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عون اس کے چہرے کی طرف ہی دیکھتے اپنے ہونٹوں کو بھینچ گیا تھا، وہ سمجھ کر بھی اس وقت انجان بنا تھا، لیکن اپنے بچپن کے اس ساتھی کے درد کا علاج بھی وہ ڈھونڈ چکا تھا بس سہی وقت کا انتظار تھا۔۔

"اماں سائیں آپ بس حکم کریں آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔۔!" دین محمد ان کے ہاتھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگاتے پھیکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے ان کا ہر حکم ماننے کو تیار تھا۔۔

"ابھی تو ہم نکلتے ہیں لیکن اس بارے میں بھی اب کچھ سوچتے ہیں، انشاءاللہ جلد ہی آپ کی بہو آپ کے ساتھ ہو گی۔۔!!" دین محمد کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے وہ اٹھ کر کھڑا ہوا تھا۔۔وہ دین محمد کی مشکل آسان کر گیا تھا۔۔

"آمین۔۔بس یہ مان جائے پھر میں ڈھونڈو۔۔!!" وہ بھی ان کے ساتھ ہی اٹھ کر کھڑیں ہوئیں تھیں اور اور اپنے سامنے کھڑے دین محمد کے سر پر پیار دیتے انہیں دعاؤں میں رخصت کیا تھا۔۔

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھتے پنچایت کے لئے نکل گئے تھے۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سورج اپنی شعائیں بکھیر کر ہر چیز کو منور کر رہا تھا، سنہری کرنیں اپنا پر پھیلا کر ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے رہی تھی، ہر گھر کی چمنیوں سے دھواں اٹھتا فضا میں پھیل رہا تھا، مٹی کی سوندھی خوشبو دلوں کو ٹھنڈک

Posted On Kitab Nagri

دے رہی تھی، گاؤں کی صبح ہوتی ہی بڑی خوبصورت ہے۔۔وہ صبح صادق ہی جب گاؤں کی سرحدوں کو چھوڑ کر پنچایت کی جگہ پر پہنچ گئے تھے۔۔

چاروں طرف مزدوروں کی بڑی تعداد نظر آرہی تھی جو آج اپنے حق کی لڑائی لڑنے کے بعد اپنے نصیبوں کا فیصلہ جاننے کے لیے موجود تھے۔۔

بلیک کرتا شلوار پہنے کریم کلر کی شال کندھوں پر ڈالے وہ شہزادوں جیسا آن بان والا شخص ان کے بیچ پہنچا تھا جسے دیکھتے ہی ان کی آنکھیں روشن ہو چکی تھی۔۔

"!سلام سردار سائیں۔۔"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

وہ وہاں سے گزرتے چارپائی پر جا کر بیٹھا تھا، سبھی لوگ ہی اسے سلامتی پیش کر رہے تھے جس کا جواب وہ بڑی خوش دلی سے دے رہا تھا۔۔

علاقے کے لوگوں کے ساتھ ہی عبدل خالق کے لوگ بھی تھے،اور کچھ اس میں سردار عون عباس جعفری کے خلاف لوگ عبدل خالق کے ساتھ وہاں موجود تھے۔۔

سردار عون عباس جعفری کے اشارہ کرتے ہی پنچایت شروع ہو چکی تھی۔۔

"آپ سبھی لوگ اپنی بات بنا کسی سے ڈرے سامنے پیش کریں، سردار عون عباس جعفری نے اللہ کو حاضر و ناظر مان کر ہمیشہ سچ کے ساتھ بنا ڈرے کھڑا رہا ہے اور ہمیشہ کھڑا رہے گا۔۔!!"اس کی مخصوص گمبھیر آواز ہر طرف ایک سحر سا طاری کیا تھا۔۔عبدل خالق کے لوگ اس کی بات پر اسے نفرت آمیز نظروں سے گھور رہے تھے۔۔

"سردار سائیں ہم بھوکے رہ سکتے ہیں لیکن اپنے بچوں کو ہم کھیتوں پر کام کرنے کے لئے نہیں بھیج سکتے ہیں۔۔ ہم سب نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم عبدل خالق سائیں کے کھیتوں پر مزدوری نہیں کر سکتے

Posted On Kitab Nagri

ہیں۔۔!!" سارے ہی غریب مزدور وہاں ہم آواز یہ الفاظ ادا کر رہے تھے۔عبدل خالق بڑے ہی پر سکون انداز میں بیٹھا تھا جیسے وہ لوگ اس کی تعریف کرر ہے ہوں۔

"کسی زمیندار کے مزدور کو اس کے یہاں سے ہٹانے کا آپ سوچنے سے پہلے یہ سوچ لیں کہ اس کا معاہدہ ہوا تھا جسے آپ توڑ رہے ہیں۔۔!!" عبدل خالق آنکھوں میں غصے کی آگ لئے پنچایت میں دھاڑا تھا۔سارے ہی مزدور سہم سے گئے تھے لیکن انہیں اپنے سردار سائیں پر پورا یقین تھا کہ وہ انہیں تنہا نہیں چھوڑیں گے۔۔

"ہاں یہ معاہدہ میں توڑ رہا ہوں اور اس کے بدلے میں؛ میں اپنے گندم کے گودام سے دو ہزار کنٹل گندم ان مزدوروں کو آزاد کروانے کے بدلے میں دونگا۔۔!!" وہ پر سکون انداز میں اپنا فیصلہ سناتے ہوئے دین محمد کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے پیپر زمانگا تھا۔اس کا سکون مقابل کے سکون کی دھجیاں بکھیرنے کے لئے کافی ہوتا تھا۔۔

"ٹھیک ہے میں ان پیپرز پر سگنیچر کر کے ان مزدوروں کو آزاد کر دونگا لیکن میری بھی ایک شرط ہے۔۔!!" وہ اٹھ کر کھڑا ہوا تھا،ایک پیپر اس کی طرف بھیجا تھا۔۔

"مجھے اس سال کے نئ گندم کی فصل سے چاہیے اور اگر ایک ماہ میں مجھے نہیں ملا تو میں اس سارے معاہدے کو توڑ دونگا۔۔!!" وہ زہر خند مسکراہٹ اپنے چہرے پر لیے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے میں شرط ماننے کو تیار ہوں، آپ سبھی لوگ کل سے ہمارے باغات میں اور گاؤں کی فیکٹری میں آکر اپنا کام دیکھ لیجیے گا، اب سے آپ لوگ ہمارے یہاں کام کریں گے۔۔!!" وہ عبدل خالق کی شرائط کو قبول کر کے سگنیچر کرتے ہوئے اور اس سے کرواکر ان مزدوروں کو وہاں سے آزادی دلادی تھی۔۔

"آپ لوگ خود کو کمتر سمجھنا چھوڑ دیں کیونکہ آپ لوگ سے ہی ہم سب ہیں، آپ لوگ سے ہی پورا دیش ہے، آپ لوگ سے ہی سب کچھ ہے کیونکہ آپ لوگ کھیتوں میں کام کرتے ہیں تو ہی ہمیں کھانے کو ملتا ہے۔۔یہ زمین زمیندار کی ہو یا کسی اور کی، لیکن اس پر کام کر کے آدھے سے زیادہ حق آپ لوگوں کا ہوتا ہے، کیونکہ آپ لوگ اپنے خون پسینے سے ان فصلوں کو سینچتے ہیں۔۔"!!

وہ سبھی مزدوروں کو دیکھتے ہوئے انہیں ان کا اصل مقام بتا رہا تھا۔۔کیونکہ یہ تھا سردار عون عباس جعفری۔۔!

سارے ہی مزدور خوشی سے آنکھوں میں آنسوں لیے اسے بے تحاشا دعائیں دیتے ہوئے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے تھے۔۔

سردار عون عباس جعفری اور گارڈ کی سات گاڑیاں بھی آگے پیچھے روانہ ہوئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"سردار سائیں ہم نے اتنی آسانی سے اس پنچایت کو ہوتے ہوئے نہیں سوچا تھا، یہ عبدل خالق اتنی آسانی سے اور اتنی جلدی آپ کی بات کیسے مان گیا۔۔؟" دین محمد گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے پر سوچ انداز میں اپنے پیچھے گارڈ کی گاڑیوں پر نظر رکھے ہوئے تھا۔۔

"ٹھیک سوچ رہے ہو تم، یہ اپنے گھٹیا ارادوں کی پہلی کڑی پر ہے، معلوم کرو دین محمد کی یہ کیا سوچ بیٹھا ہے، اگر ان زمینوں کا مطالبہ کیا یا پھر کوئی اور گھٹیا پن دیکھایا تو چھوڑوں گا نہیں میں۔۔!!" وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر پیچھے دیکھ رہا تھا۔۔

"سردار سائیں آپ کو کیا لگتا ہے کہ یہ سردارنی سائیں کے بارے میں ابھی نہیں جانتا۔۔؟ یا پھر پری بی بی کے وجود سے انجان ہے۔۔؟ سوچیں سردار سائیں کہ اگر شانزل زاویار کو معلوم ہے تو یہ کیسے انجان ہے، حالانکہ شہر میں ہونے کے باوجود وہ عبدل خالق سے اپنے رشتے کو بڑی شدت سے نبھا رہے ہیں۔۔!!" وہ پر سوچ انداز میں عون کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

"اپنے رشتے۔۔! ہاہاہاہا۔۔ وہ کسی بھی رشتے کو کیسے نبھا رہا ہے میں خود حیران ہوں، وہ رشتے نبھانے والوں میں سے نہیں بلکہ رشتے توڑنے والوں میں سے ہے۔۔ لیکن ہاں ایک بات تو بہت صاف ہے کہ وہ پری کو کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے، یہ بات ہم سبھی اچھے سے جانتے ہیں۔۔!!" وہ تنجیہ ہنسی ہنستے دین محمد سے مخاطب ہوا تھا لیکن اس کی آواز اور لہجے کے درد سے دین محمد بخوبی واقف تھا۔۔ ایک وہی تو اس کا غمخوار ساتھی تھا جو ہمیشہ اس کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"گندم کی کاشت کے فوراً بعد اسے گندم بھیجوا دینا۔۔!" وہ دین محمد کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا

"جی سردار سائیں میں کل ہی رفیق سے بات کرتا ہوں۔۔!!" وہ ایک بار پھر پیچھے دیکھ رہا تھا۔۔

"دین محمد کیا کوئی مسلہ ہے جو تم بار بار پیچھے دیکھ رہے ہو۔۔!!" وہ اسے اب کی بار ٹوک دیا تھا۔۔

"سردار سائیں مجھے اس اشرف والی پنچایت کے بعد سے ہی کچھ عجیب محسوس ہو رہا ہے، مجھے ایسا لگتا ہے جیسے کوئی ہم پر نظر رکھ رہا ہو۔۔!!" وہ پریشانی سے دوچار تھا۔۔

"کچھ نہیں ہے دین محمد۔۔! تم یونہی پریشان ہو رہے ہو، اللہ حفاظت کرنے والا ہے، جب تک وہ نہیں چاہے گا ہمیں ایک خرونچ تک نہیں آسکتی ہے۔۔!!" وہ اس کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے اسے یقین کی مہر پکڑایا تھا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یہ عبدل خالق کے ڈرائنگ روم کا منظر تھا، جہاں وہ سب بیٹھ کر اگلے پلان کی تیاری کر رہے تھے، لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ اوپر بیٹھا ربّ سب سے اچھا پلان بناتا ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے اور وہ نگہبان بھی ہے۔۔

"آپ نے اتنی آسانی سے مزدوروں کو اس کے حوالے کیوں کیا۔۔؟" وہ اس کے چہرے پر نظریں مرکوز کیے غصے سے اپنی مٹھیوں کو بھینچے وہ مخاطب ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"واہ میرے شیر غصے میں تو تم بس اپنے چچا پر گئے ہو، تم پریشان نہ ہو اس کا بدلہ ہم اس سردار سے سود سمیت واپس لیں گے -- اور سنا ہے کہ اس کی بیوی مل گئی ہے، اب مزا آنے والا ہے -- !!" وہ خباثت سے ہنستے ہوئے اس وقت زہر سے بھی زیادہ برا لگ رہا تھا -- لیکن اس شیطان صفت انسان کی سوچ تک رسائی حاصل کرنا بہت مشکل تھا --

"مزمل تم کل مجھے کچھ بتانے والے تھے -- ؟" وہ اپنے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے مزمل سے مخاطب ہوا تھا --

"سائیں اندر سے خبر ملی ہے کہ وہ سردار ہر مہینے میں شہر جاتا ہے کسی سے ملنے کے لئے -- !!" وہ دھیمی آواز میں عبدل خالق کو حقیقت سے روشناس کروا رہا تھا --

وہ خوشی سے جھومتے ہوئے اسے چپ رہنے کا اشارہ دیا تھا، وہ اس کے سامنے ابھی اندر کی باتوں سے احتیاط کرتا تھا --

"چچا سائیں دشمن کو زیر کرنے کے لئے اس کی کمزوری پر وار کرتے ہیں، شانزل زاویار کو بہت اچھے سے معلوم ہے کہ عون عباس جعفری کی کمزوری کیا ہے -- !!" وہ زہر خند مسکراہٹ سے سردار عون عباس جعفری کو زیر کرنے کا طریقہ سوچ رہا تھا --

"اچھا چلتا ہوں چچا سائیں، آج بہت اہم میٹنگ ہے، لیکن یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ شانزل زاویار ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے -- !!" وہ فون آنے پر اس سے مل کر دروازہ بند کرتے باہر نکلا تھا --

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ہاں مزمل اب بولو۔۔!" وہ چپ کھڑے مزمل سے دوبارہ پوچھ رہا تھا۔۔

"سائیں آپ کے شک کو یقین میں بدلنے کا وقت آ پہنچا ہے، آج رات معلوم ہو جائے گا کہ وہ چھوٹی بی بی ہی ہیں یا کوئی اور ہے، کیونکہ اس رات چھوٹی بی بی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا، میں وہیں تھا لیکن انہوں نے ان کے مرنے کا شور صرف آپ کے لئے کیا۔۔!!" مزمل کی بات سن کر وہ اپنے پلان کے کامیاب کرنے کے لئے تیار تھا۔۔

وہ باہر نکل کر اپنی گاڑی تک بڑھتے اپنے موبائل فون کی اسکرین پر چٹ کرتے کسی کی باتوں کو سن کر اپنے ہونٹوں کو بھینچ گیا تھا، چہرہ زبت سے لال سرخ انگارہ ہوا تھا۔۔ لیکن وہ اپنے غصے کو دباتے گاڑی میں بیٹھا تھا شاداب اسے دیکھتے ہی گارڈ کی گاڑیوں کو اشارہ کرتے نکلتے چلے گئے تھے۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ صبح سے نکلا رات میں کھانے کے وقت حویلی میں داخل ہوا تھا، اسے دیکھتے ہی لاؤنج میں بیٹھے حمزہ اور ماہم نے دیکھا تھا۔ پھر حمزہ وہاں سے بھاگتے ہوئے آکر اس کی ٹانگوں سے لپٹا تھا۔۔

"لالہ آئی مس یو۔۔ سچی۔۔!" وہ روندھی ہوئی آواز میں کہتا وہاں بیٹھے سبھی نفوس کو ساکت کر گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"لالہ کے پاپڑ کا ٹکڑا۔۔!لالہ بھی آپ کو بہت یاد کرتے ہیں،لیکن زیادہ کام کی وجہ سے دن میں نہیں آسکا۔۔!"وہ فوراً گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس کو اپنے سینے میں بھینچتے ہوئے اسے پچکارا تھا۔۔

"میں اور کیوٹ اپیا کہیں گھومنے نہیں گئے۔۔؟"وہ منہ بگاڑتے ہوئے اب شکوہ شکایات کر رہا تھا۔۔

"اچھا میں لے کر چلوں گا۔۔!!"وہ بے اختیار اپنی ہونٹوں میں مچلتی مسکراہٹ روکتے ہوئے اسے گود میں اٹھاتے ہوئے خانے کی ٹیبل پر لے کر آیا تھا۔۔

"اپیا کا موڈ آج بھی آف ہے،آپ کو کہا بھی تھا کہ چاکلیٹ دے کر منالیں لیکن نہیں،آپ تو بس کام اور کام کریں۔۔!!"وہ ماہم کو ترچھی نظروں سے دیکھتے ہوئے عون کے کانوں میں کھسر پھسر کر رہا تھا اور وہ انہماک سے اس کی معصوم باتیں سن رہا تھا جیسے اس سے ضروری کچھ بھی نہیں ہو۔۔۔

دونوں بھائیوں کے راز و نیاز کو دیکھتے ہوئے سبھی لوگ مسکرا رہے تھے سوائے ماہم کے۔۔ جو اپنے ہونٹوں کو بھینچے سختی سے مٹھیوں کو بند کیے اپنے ابلتے غصے کو دباتے ہوئے خانے میں مشغول ہوگئی تھی جیسے اس کے سوا اب دنیا میں کوئی کام نہیں بچا ہے۔۔

وہ اس کی بے نیازی کو دیکھتے ہوئے ششدر رہوا تھا۔کیا اس کا جرم اتنا بڑا تھا جو وہ اس طرح کا ریکٹ کر رہی تھی۔۔

خاموشی سے خانہ کھایا گیا،اس کے بعد وہ بنا سب کے ساتھ بیٹھے اپنے روم کی طرف روانہ ہوئی تھی۔۔

وہ اسے اوپر جاتے ہوئے دیکھ کر سب سے بات کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

آج آر یا پار کرنے کی ٹھان کر وہ اس کی طرف بڑھا تھا جو روم سے منسلک بالکونی میں کھڑی اندھیرے میں معلوم نہیں کیا ڈھونڈ رہی تھی--

وہ اس کی موجودگی محسوس کرتے ہوئے مڑی تھی۔

"سردارنی سائیں-- "!

وہ اپنی مخصوص گمبھیر آواز میں پکارتے اس کی طرف بڑھا تھا جب وہ خونخوار تیور لئے اسے گھورتے ہوئے پھنکاری تھی--

"خبردار جو آپ میرے قریب آنے کی کوشش بھی کی-- بہت بیوقوف بنا لیا اور میں بہت بن بھی گئی لیکن اب اور نہیں خود کا تماشا بننے دونگی-- !!" اس کے لہجے کا کڑواپن وہ اپنی رگوں میں اترتا محسوس کر رہا تھا--وہ اسے بولنے کا موقع تک فراہم نہیں کر رہی تھی، وہ وہاں سے نکل رہی تھی جب اگلے ہی پل وہ اس کے لمس پر ساکت ہوئی تھی--

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سردارنی سائیں آپ تو غلطی کرنے والے کو معاف کرنے کے بجائے سزا دینا پسند کرتیں ہیں، پھر آج آپ میدان چھوڑ کر بھاگ کیوں رہی ہیں--؟ اگر آپ کو لگتا ہے کہ سردار عون عباس جعفری نے غلطی کی ہے آپ کو اپنی زندگی میں شامل کر کے تو آپ کو پورا حق حاصل ہے مجھے سزا دینے کا-- !!" وہ اپنے قریب سے گزرتی ہوئی اپنی سردارنی سائیں کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں نرمی سے پکڑ کر خود کی طرف موڑا تھا--

Posted On Kitab Nagri

وہ پہلے اس کی حرکت، پھر اس کی باتوں کو سنتی اپنے لبوں کو بے دردی سے بھینچ گئی تھی، لیکن پھر اس خوبرو شخص کی آنکھوں میں پنہا اپنے لئے دیوانگی دیکھ کر بے پناہ درد میں مبتلا ہوتے اپنے اشکوں کو روک نہیں پائی تھی، وہ اپنے ہاتھوں کو جھٹک کر اس سے چھڑانے کی بھرپور کوشش میں ہلکان ہوئی تھی--

"آپ نے اپنی زندگی میں شامل نہیں کیا ہے بلکہ میں خود آپ کی زندگی میں زبردستی شامل ہوگئی ہوں، سردار سائیں--! شرم آتی ہے مجھے خود پر، اپنے آپ کو اتنا ارزاں کرتے ہوئے آپ پر مسلط ہو گئی--!!" وہ اپنے بےوفا اشکوں کو روک نہیں پائی تھی جو بکھرتے ہوئے اس کے گالوں کی زینت بنے تھے۔ وہ بےبس نظر آئی تھی--زندگی عجیب سے دوراہے پر لا کھڑا کیا تھا کہ جہاں سے دیکھنے پر اسے اپنا آپ تک نہیں دکھائی دے رہا تھا--

اس کی بات اور انداز بیاں پر کتنے ہی پل وہ سن کھڑا رہ گیا تھا، سوچنے سمجھنے کی صلاحیت جیسے مفلوج ہو گئی تھی--دل جیسے کسی نے مٹھیوں میں لے کر زور سے جکڑا تھا، وہ اپنے سینے کو ہلکا ہلکا مسل رہا تھا--

"آپ نے آج مجھے میری ہی نظروں میں گرادیا ہے سردارنی سائیں--میری بیوی اگر خود چل کر میری زندگی میں شامل ہو گئی ہیں تو انہیں شرم آتی ہے--واہ آفریں ہے--!!" وہ لال سرخ انگارہ آنکھیں اس پر جمائے ہوئے درد کی انتہاؤں پر پہنچا ہوا تھا۔

"آپ کو معلوم ہے سردارنی سائیں اگر مجھ سے کوئی سامنے انگارہ بچھا کر کہتا کہ سردار عون عباس جعفری سامنے تمہاری سردارنی سائیں کھڑی ہیں--باخدا میں اس انگارہ کو پھول سمجھ کر اس پر چل کر

Posted On Kitab Nagri

آپ کے پاس آگیا ہوتا-- !!"اس کی نم غمزدہ بھاری گمبھیر آواز سن کر وہ کچھ پل کے لئے ساکت ہوئی تھی، دل بے اختیار کُرلایا تھا--

وہ ابھی بھی غصّہ کرنے کے بجائے نرمی سے اس کے ہاتھوں کو چھوڑتے ہوئے دو قدم پیچھے ہٹا تھا--

وہ اپنے آنسوؤں کو اپنے ہتھیلیوں سے صاف کرتے ہوئے اس کو ہی بے اختیار دیکھے جا رہی تھی--

"میں نے آپ سے اس دن کہا تھا ناں کہ جس دن اپنی سردارنی سائیں کے تکلیف اور اذیت کی وجہ سردار عون عباس جعفری بنا اسی دن وہ مر جائے گا-- نہیں جی پائے گا سردارنی سائیں-- !!"اس کی بے تحاشا سرخ آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرتا اس کی داڑھی میں جزب ہوا تھا--

اس خوبرو شخص کی آنکھوں سے گرتے آنسوؤں کو دیکھ کر وہ تڑپ اٹھی تھی، دل ایک انجانے درد سے روشناس ہوا تھا--اس کی بھی آنکھوں سے ایک بار پھر آنسوں لڑیوں کی صورت میں نکلے تھے، لب بے اختیار پھڑ پھڑا اٹھے تھے، دل بے ساختہ زوروں سے دھڑکا تھا--

وہ اسے دیکھتے ہوئے اپنے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش میں ہلکان ہوتا دو قدم پیچھے ہٹا تھا--

"سردار سائیں-- !"وہ بے ساختہ چیخ اٹھی تھی، اس کا اندازا سے کچھ ٹھیک نہیں لگا تھا-- لیکن وہ اس کی تڑپتی ہوئی پکار بنا سنے اپنے آنسوؤں کو اپنے کندھے پر پڑی چادر سے صاف کرتے ہوئے اس اندھیری رات کے ہولناک اندھیرے میں گم ہوا تھا--

وہ وہیں سسکتی ہوئی بیٹھتی چلی گئی تھی--

Posted On Kitab Nagri

محبت جیت کی صورت کبھی ممکن نہیں جاناں

محبت ہار کی صورت ضروری تو نہیں جاناں

یہ بہتے اشک کہتے ہیں

یہ خاموش لفظ کہتے ہیں

یہ دل کی دھڑکنیں بھی تو ہزاروں بار کہتی ہیں

انا کی جنگ میں دل کا کبھی سودا نہیں کرنا

جو سن لو تو پلٹ آنا

جو سمجھو تو پلٹ آنا

میری خواہش ہے کہ تم مجھے مایوس مت کرنا

محبت میں کروں گی عشق میں تم مجھے اپنا بنا لینا

میں روٹھوں تو منا لینا

میں روؤں تو ہنسا لینا

مجھے تم اپنے دل کی دھڑکنوں میں بھی بسا لینا

میری دسترس میں آنا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مجھے اپنا بنا لینا

جو تم ہو میرے ساتھ تو بس ایک آشیانہ ہو

محبت ہی محبت ہو، نہ روٹھنا ہو نہ منانا ہو--(بقلم ثناسفیان خان)

چند سیکنڈ بعد وہ اٹھی تھی اور اپنے آنسوؤں کو اپنی ہتھیلیوں سے رگڑتے ہوئے اس کے پیچھے بھاگی تھی--

"سردار سائیں میری بات سنیں--!!" وہ بے تحاشا سرخ چہرہ لیے دو دو سیڑھیاں اترتے لان میں بھاگی تھی۔ دل بڑی شدت سے دھڑک رہا تھا، جیسے کوئی نوچ رہا ہو--انا کی جنگ لڑتے لڑتے شاید وہ لڑکی آج اپنی محبت ہارنے چلی تھی--

ہاں یہ سچ ہے کہ اپنے محرم رشتوں میں محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے لیکن جب انا اور ضد بیچ میں آجائے تو وہی محبت ہمیں محسوس ہونا بند ہو جاتی ہے--

وہ بنا گارڈ کا خیال کیے آگے بڑھی تھی جب کسی کے سامنے آنے پر وہ رکی تھی--

Posted On Kitab Nagri

"سردارنی سائیں کہاں جا رہی ہیں۔۔؟" وہ اسے اس حالت میں دیکھ کر تشویش میں مبتلا ہوا تھا۔۔وہ نظریں جھکائے ہوئے اپنی سردارنی سائیں کے تڑپ کو پھر بھی محسوس کر سکتا تھا۔۔

"د۔۔دین محمد۔۔! آپ تو ہمیشہ ان کے ساتھ رہتے ہیں پھر آج کیوں نہیں ہیں۔۔؟ مجھے لے کر چلیں، دین محمد مجھے ان کے پاس لے کر چلیں۔۔!!" وہ سامنے دین محمد کو دیکھتے ہی اس سے گلہ کر رہی تھی، وہ لڑکھڑاتی آواز میں اس سے فریاد کر رہی تھی، جو ابھی تک نا سمجھی کی کیفیت میں مبتلا تھا۔۔

وہ بالکل سردار عون عباس جعفری کی طرح ہی اسے دین محمد کہہ رہی تھی۔۔ تبھی چوکیدار بابا گیٹ پر سے بھاگتے ہوئے دین محمد کے پاس حواس باختہ سے پہنچے تھے۔۔

"بیٹا وہ سردار سائیں تنہا گاڑی لے کر معلوم نہیں کہاں نکلے ہیں، لیکن گارڈ پیچھے سے ان کے ساتھ نکلے ہیں۔۔!!" چوکیدار بابا دین محمد سے مخاطب ہو کر اسے بتانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔

"د۔۔دین محمد چلیں مجھے لے کر۔۔!!" وہ بے تحاشا روتے ہوئے ایک گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی تھی۔۔

"آپ حکم کریں سردارنی سائیں، دین محمد آپ کے حکم پر اپنی جان بھی دے سکتا ہے، لیکن ابھی آپ اندر جائیں۔۔ انہیں کچھ نہیں ہو گا۔۔!!" وہ نظریں فرش پر مرکوز کیے گاڑی کے شیشے کے پاس کھڑے ہو کر اسے اندر جانے کے لئے کہہ رہا تھا۔۔

"دین محمد۔۔!!" وہ غصے سے دھاڑی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

دین محمداب کی بار بنا کچھ بولے گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھا تھااور پیچھے کھڑے گارڈ کو اشارہ کیا اپنے پیچھے آنے کا۔۔وہ اپنی سردارنی سائیں کا حکم کیسے ٹال سکتا تھا۔۔بالکل نہیں، بلکہ وہ ان کے حکم پر اپنی جان بھی قربان کر سکتا تھا۔۔

وہ تیزی سے گاڑی نکالتے ہوئے گاؤں کی حدود کو چھوڑ کر باہر نکلے تھے جب آگے انہیں تھوڑا تھوڑا دکھائی دیتی بلیک گاڑی انہیں سکون پہنچانے کا باعث بنی تھی۔۔

اس نے قریب پہنچنے کے لئے اسپیڈ تھوڑی بڑھائی تھی جب اچانک پوری فضا گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھی تھی اور انہیں بے جان کر گئی تھی۔۔کسی انہونی کے احساس سے ان کے دلوں میں درد شدّت سے جاگا تھا۔۔

"سردار سائیں۔۔!!" دونوں ہم آواز چیخے تھے،اس وقت ان کے جسم سے جیسے جان نکل رہی تھی، دھڑکنوں کی رفتار اپنے معمول سے زیادہ تھی،آنکھیں اس خوفناک منظر کو دیکھ کر ساکت ہوئی تھی۔۔

"سردار سائیں۔۔!" دونوں کی چیخ نما آواز ان گولیوں کی تڑتڑاہٹ میں گونجتی خاموش ہو گئی تھی۔۔

وہ گاڑی کو وہیں روک کر پیچھے مڑا تھا جہاں وہ بے تحاشا روتے ہوئے دروازہ کھول کر باہر نکلی تھی، بے تابی اس کے ہر عضو سے عیاں تھی،وہ اس وقت اپنا غصّہ،اپنی انا،اپنی جنگ سب بھولی تھی۔۔یاد تھا تو صرف اتنا کہ وہ دشمن جاں اس وقت مشکل میں تھا اور وہ اس وقت اس کی مشکل،اس تکلیف سوچ کر ہی پسینہ سے شرابور ہوئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"سردارنی سائیں ہمارے پاس وقت نہیں ہے، ہمارے سردار سائیں کی جان خطرے میں ہے، معافی سردارنی سائیں لیکن آپ گاڑی میں فوراً بیٹھیں، یہاں آپ کو بھی خطرہ ہے--!!" وہ اپنی گن لوڈ کرتے ہوئے پیچھے کھڑے گارڈ کو آگے جانے کے لئے کہا تھا اور ان میں سے ایک کو اپنے قریب بلاتے ہوئے، گاڑی سے نکلتی ماہم کے آگے جا کر کھڑا ہوا تھا--

ان دونوں کے دل اس وقت خون کے آنسوں رو رہا تھا، ان کا سب سے خاص شخص اس وقت دشمنوں کے بیچ گھرا ہوا تھا اور انہیں معلوم بھی نہیں تھا کہ وہ ٹھیک ہے بھی یا نہیں--

"نہیں دین محمد--! میں کہیں نہیں جا رہی ہوں، انہیں بنا دیکھے؛ بنا بات کیے میں نہیں جاؤں گی--!!" وہ کپکپاتی ٹانگوں کے ساتھ گاڑی کا سہارا لیے اٹل انداز میں کہتی آگے بڑھی تھی جب وہ پھر اس کے راستے میں حائل ہوا تھا--

"سردارنی سائیں وقت کے تقاضوں کو سمجھیں، اللہ نہ کرے اگر ہمیں دیر ہو گئی ان تک پہنچنے میں تو کچھ نہیں بچے گا-- اور اس وقت آپ کی سیفٹی ہمارے لئے سب سے ضروری ہے، معافی سردارنی سائیں لیکن آپ کو جانا ہی ہو گا-- میں آپ سے درخواست کرتا ہوں-- اور ہاں میں آپ کو ہر پل کی خبر دونگا--!!" وہ بھی اسے اٹل انداز میں سمجھانے کے بعد اس کو گاڑی میں بیٹھاتے ہوئے ڈرائیور کو حویلی لے جانے کی ہدایت دیتے خود دوڑتے ہوئے فائیر کرتے آگے بڑھا تھا-- گولیوں کے شور سے دل دہل رہے تھے جب انہیں دیکھتے ہی وہ سب بھاگ کھڑے ہوئے تھے--

Posted On Kitab Nagri

"سردار سائیں--!" وہ بھاگ کر دروازہ کھول کر دیکھ رہا تھا لیکن خالی گاڑی اس کا منہ چڑھا رہی تھی جب ایک گارڈ کی آواز پر وہ جھاڑیوں میں دیکھتے ساکت ہوا تھا--

"دین محمد سردار سائیں یہاں ہے، انھوں نے دشمنوں کا بڑی دلیری سے مقابلہ کیا ہے--!!" ایک گارڈ بھاگ کر وہاں پہنچا تھا اس کے ساتھ دین محمد بھی تھا--

وہی صبح والا سفید کرتا اس وقت لال سرخ ہو چکا تھا، وہ آنکھیں بند کیے زمین پر پڑا تھا، اسے ایسے دیکھ کر دین محمد کا دل خون کے آنسوں رو رہا تھا--

عون کو اور اس کے تین گارڈ کو گولی لگی تھی وہ سب انہیں گاڑیوں میں ڈال کر فوراً شہر کی طرف روانہ ہوئے تھے--

---

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ جیسے ہی حویلی پہنچی تو جمیلہ جو اس کی خاص ملازمہ اسے اس کے روم تک لے کر پہنچایا تھا-- پورے علاقے اور حویلی میں یہ جان لیوا خبر گردش کرتے ہر ایک کو دہلا گئی تھی--

Posted On Kitab Nagri

اسے کچھ حوش نہیں تھا کہ وہ کس طرح یہاں تک پہنچی ہے،اس کی نظر سامنے اٹھی تھی اور اس دشمن جاں کی تصویر پر نظریں پھسلتے ہی وہ گھٹنوں کے بل گری تھی۔۔آنکھوں سے لاتعداد آنسوؤں گرتے کالین میں جزب ہوئے تھے،وہ رونا چاہتی تھی لیکن آواز کہیں اندر ہی گم ہو گئی تھی۔۔

"مجھے سزا دینے کا یہ کون سا طریقہ اختیار کیا ہے آپ نے۔۔؟ہاں،میں جانتی ہوں کہ میری بات بہت بری لگی ہے آپ کو،لیکن یہ کیا طریقہ ہوا۔سامنے آئے میرے،م۔۔مجھ سے بات کریں سردار سائیں۔۔!!"وہ سامنے لگی اس کی تصویر پر نظریں مرکوز کیے گھٹی گھٹی آواز میں شکوہ کر رہی تھی،لیکن آج وہ کوئی شکوہ سننے کے لئے موجود نہیں تھا۔۔

تبھی اناں بی کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اس کے سامنے ہی فرش پر بیٹھی تھیں،وہ انہیں دیکھتے ہی بے اختیار روتے ہوئے ان کے سینے سے لگی تھی۔۔

"کیوں اناں بی کیوں۔۔؟کیوں خوشیاں مجھے راس نہیں آتی،کیوں وہ ہمیشہ مجھ سے دور چلے جاتے ہیں۔۔؟"وہ ان کے سینے سے لگی بڑبڑا رہی تھی،اپنے جان سے پیارے پوتے کا سن کر اور اپنی دل کی ٹکڑا کو اس طرح بکھرتے ہوئے دیکھ کر وہ بھی رونے لگیں تھیں۔۔

"یہ۔۔یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے،ہاں میں زمہ دار ہوں ان کی اس حالت کی،میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گی۔۔!!"وہ پچھلی ساری باتیں یاد کرتے ہوئے خود کو زمہ دار ٹھہرا رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں میری جان۔۔! تم بس دعا کرو اس کے لئے، وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔ میرا پوتا شیر ہے شیر، وہ اٹھے گا اور اپنے دشمنوں کا مقابلہ کریگا، تم اٹھو میرا بچہ دعا کرو اس کے لئے، دعاؤں میں بہت طاقت ہوتی ہے۔۔!!" وہ اس کے سر کو اپنے سینے سے اٹھاتے ہوئے اس کے آنسوں پوچھ کر واشروم بھیجا تھا۔۔

وہ لاتعداد گرتے آنسوؤں کے بیچ ہی وضو کرتے ہوئے روم میں آکر نماز کی نیت باندھ کر رب کے حضور حاضری دی تھی۔۔

وہ اسے نیت باندھتے دیکھ کر خود بھی اپنے روم میں داخل ہوتے نماز کے لیے کھڑی ہوئیں تھیں۔۔

"اے اللہ میں جانتی ہوں کہ میں نے انہیں اذیت پہنچائی ہے، ان سے ناراض بھی تھی، لیکن یااللہ تو سب جانتا ہے اے اللہ دلوں کے بھید بھی تو جانتا ہے۔۔ یااللہ لوٹادے مجھے جو میرا ہے، اے اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔۔!!" وہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ہوئے اللہ سے رو رو کر اس کی زندگی کی دعائیں مانگ رہی تھی۔۔

جب دروازہ کھول کر کوئی اس کے پاس آکر بیٹھا تھا، وہ نجانے کتنے گھنٹے دعا کرنے کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے پاس بیٹھے اس وجود پر نظر ثانی کی تھی۔۔۔

"حمزہ۔۔!" وہ اسے پکارتے ساکت ہوئی تھی۔۔ بے حد لال سرخ چہرہ، روئی روئی آنکھیں، وہ چھوٹا سا ڈرا سہما سا بچہ اس کے پکارنے پر بے اختیار سسکتے ہوئے اس کے سینے سے لگا تھا۔۔ وہ اس کو خود سے لگا کر اس کے بالوں کو سہلاتے ہوئے اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اپیا میرے لالہ۔۔!" وہ سسکتے ہوئے یہ الفاظ ادا کر رہا تھا۔۔

"انہیں کچھ نہیں ہو گا حمزہ، دیکھ لینا انشاءاللہ وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔۔!" وہ دھیمی آواز میں اسے خود سے لگا کر تسلی دی تھی۔۔

"سردارنی سائیں دین محمد سائیں کا فون ہے، لیں بات کریں۔۔!!" جمیلہ عجلت میں فون لے کر اندر داخل ہوتے ہی اس کو فون دیا تھا۔۔

رات کا تین بج رہا تھا جب وہ کپکپاتے ہاتھوں سے فون لیتے ہوئے کان سے لگایا تھا۔۔

"دین محمد وہ کیسے ہیں۔۔؟" وہ اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹ کر بے چینی سے اس دشمن جاں کو پوچھا تھا۔۔

"سردارنی سائیں انہیں تین گولیاں لگی تھی، دو بازوؤں میں اور ایک کمر میں، آپریشن ہو گیا ہے، صبح تک انہیں حوش آجائے گا۔۔!!" وہ اس کی بات سن کر ہی اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوئی تھی۔۔

"دین محمد مجھے انہیں دیکھنا ہے۔۔!!" وہ حمزہ کے بالوں کو سہلاتے ہوئے اسے دیکھنے کی خواہش مند تھی۔۔

"نہیں سردارنی سائیں، ابھی بالکل نہیں، آپ بات کو سمجھیں، ابھی بہت خطرہ ہے، جب انہیں حوش آجائے گا تو میں ان سے بات کروادونگا۔۔!!" وہ معزرت کرتے ہوئے اس کو سمجھانے کی کوشش کی تھی، جو وہ بنا چوں چرا کیے مان بھی لی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"حمزہ آپ کے لالہ اب ٹھیک ہیں، صبح دین محمد بات کروا دیگا۔۔!!" وہ فون رکھنے کے بعد حمزہ کو اٹھاتے ہوئے اپنے بیڈ پر لیٹا کر اس کے آنسوؤں کو صاف کرتے خوش خبری دی تھی۔۔

"نواپیا میں جب تک اپنے لالہ سے بات نہیں کر لیتا تب تک میں نہیں سو سکتا۔۔!" وہ بھرائی ہوئی آواز میں اس سے کہتے سید ھا لیٹ کر عون کی کمرے میں لگی تصویر پر نظریں مرکوز کی تھی۔۔

سونے کا ارادہ تو اس کا بھی نہیں تھا اس لیے وہ اس کو روم میں چھوڑ کر نیچے آئی تھی۔۔

ابھی تک حویلی کے سارے ملازمین ہی نہیں بلکہ سارا گاؤں ہی جاگ رہا تھا، انابی اور آغا جان صدقے دینے میں بزی تھے۔۔

"میرا بچہ، دیکھو اللہ نے ہم پر کرم کیا ہے، میرا شیر اب ٹھیک ہے اللہ کے فضل و کرم سے۔۔!!" اس کے سر پر ہاتھ رکھتے آغا جان اپنے آنسوں پوچھتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کرتے نہیں تھک رہے تھے۔۔

وہ ان کے سینے سے لگی پھر سے بے اختیار روئی تھی، وہ اس کے سر کو تھپتھپاتے ہوئے اسے تسلی دے کر روم میں بھیجا تھا۔۔ وہ روم میں داخل ہوئی تو سیدھی نظر جاتے حمزہ پر ٹھہر گئیں تھیں۔۔

"حمزہ سو جاؤ۔۔!" وہ حمزہ کو ایک ٹک اس کی تصویر دیکھتے ہوئے دیکھ کر پھر سے سفارش کی تھی، لیکن وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے آزان کی آواز سنتے ہی وضو کرنے اٹھ گیا تھا۔۔

انہیں انتظار کرتے ہوئے صبح کے نو بج گئے تھے جب پھر جمیلہ فون لے کر اندر داخل ہوتے ہی حمزہ کی طرف بڑھایا تھا۔۔ حمزہ نے فوراً لپک کر فون لیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ہیلو۔۔!"وہ سرگوشی نما آواز میں کہتا فون کان سے لگا گیا تھا۔۔

"میرے پاپڑ کے ٹکڑے روکیوں رہی تھے۔۔!!"ایر پیس سے آتی آواز سن کر وہ ایک بار پھر رو یا تھا، اس کے ساتھ ہی بیٹھی ماہم اپنے کپکپاتے ہاتھوں کو بھینچ کر حمزہ کو دیکھ رہی تھی۔۔

"لالہ آئی مس یو۔۔!"وہ دونوں ہاتھوں سے فون پکڑتے ہوئے سسک رہا تھا،اس کا سسکنا ان دونوں کو پریشان کر رہا تھا۔۔

"میں بھی اپنے چھوٹے سے پاپڑ کے ٹکڑے کو بہت زیادہ یاد کر رہا ہوں، لیکن میرے پاپڑ کا ٹکڑا تو بہت چھوٹے دل کا ہے اس لیے رو کر اپنے لالہ کو پریشان کر رہا ہے۔میں بالکل ٹھیک ہوں،اب جلدی سے میرا بچہ کھانا کھا کر سو جائے گا۔۔!!"وہ اس کو پچکارتے ہوئے ہشاش بشاش آواز میں اسے تسلی دے رہا تھا۔۔

"لالہ میں بڑا ہو جاؤں گا تو اس عبدل خالق کا پیر توڑ دوں گا۔۔!!"اب وہ لہجے میں غصہ سمو کر خونخوار تیور لئے پھنکارا تھا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اور میں اس کا سر توڑ دوں گی۔۔!"ماہم بھی خونخوار تیور لئے مدھم آواز میں بڑبڑا رہی تھی۔۔

ان دونوں کی آواز کو وہ بخوبی سن سکتا تھا اور ماہم کی آواز سن کر وہ لبوں کو آپس میں پیوست کر گیا تھا۔۔

"ہاہاہا۔۔آپ بہادر ہیں ناں اور بہادر پیٹھ پیچھے وار نہیں کرتے بلکہ سامنے سے ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں۔۔ہمم۔۔!!"وہ اسے بہادری کا سبق سیکھا رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"لالہ آپی بھی آپ کو مس کر رہیں تھیں، لیں بات کریں۔۔!!" وہ اچانک ماہم کو فون پکڑاتے ہوئے واشروم میں بند ہوا تھا۔۔

تیری آواز، تیرا لہجہ، تیرا مان
سب میرا ہے جانِ جاناں
تیری چاہت، تیری الفت
سب میرا ہے جانِ جاناں
تو مان یا نہ مان میں تو بس
تیری ہو جانِ جاناں
تو کہہ لے یا چپ رہ
تو بس میرا ہے جانِ جاناں (بقلم ثناسفیان خان)

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ کپکپاتے ہاتھوں سے فون پکڑتے ہوئے کان سے لگایا تو ٹوٹو کی آواز آرہی تھی اور یہ آواز فون رکھ دیے جانے کا اعلان کر رہی تھی۔۔

وہ ساکت سی فون ہاتھوں میں لے کر اس کی ناراضگی کا سوچنے پر مجبور ہو گئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

رات کا پہر تھا، ہر طرف ہو کا عالم تھا، چاند خاموشی سے اپنا سفر طے کر رہا تھا، وہ ہاسٹل کے روم میں محو خواب تھی جب اسے کسی ہلچل کا احساس ہوا تھا، ڈر و خوف سے اس کی آنکھ پٹ سے کھلی تھی۔۔ مطلب دشمن اس تک پہنچ گئے تھے۔۔

"دیکھو یہی روم ہے لڑکی کا، جو کرنا ہے جلدی کرو۔ آج اس کے بھائی کی بھی آخری رات بناتے ہیں اور اس لڑکی کی بھی۔۔ خالق سائیں کو خوش کرنے کا وقت آ پہنچا ہے۔۔!!" باہر سے آتی آواز اس کے پیروں سے جان نکال گئی تھی لیکن وہ ہمت نہیں ہارنا چاہتی تھی بلکہ مضبوطی سے اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر وہ ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہتی تھی۔۔

"تم سب خود چل کر اپنی موت تک آئے ہو، اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے۔ میں پریہان عباس جعفری، عون عباس جعفری کی بہادر بہن ہوں، ڈر اور خوف مجھ پر اچھا نہیں لگتا اور دشمن کو پیٹھ دکھانا مجھے قطعی منظور نہیں ہے۔۔!!" وہ خود کو پر سکون رکھ کر تسلی دیتے ہوئے روم میں جتنی بھی کام کی چیز نظر آئی سب لے کر دروازہ کے قریب کھڑی ہوئی تھی جب روم سے منسلک بالکونی میں ہلچل ہوئی

Posted On Kitab Nagri

تھی،اس کا دھیان جب تک اُدھر جاتا تب تک کلک کی آواز کے ساتھ ہی کوئی دروازہ کھول کر بڑی شان سے روم میں داخل ہوا تھا۔۔

بلیک پینٹ پر بلیک ہی شرٹ پہنے، چہرے کو سیاہ کپڑے سے ڈھکے وہ اس سیاہ رات کا ہی کوئی حصہ لگ رہا تھا۔۔

وہ جیسے جیسے قریب آ رہا تھا پریہان کی دھڑکنیں تیز تر ہوتی چلی جا رہی تھی، وہ دروازہ کے باہر کھڑے دشمن کا ہوش بھلا کر اپنے قریب آ رہے دشمن پر حملاور ہوئی تھی۔۔وہ ہاتھ میں پکڑی ڈرایر مشین کو زور سے اس کے سر پر دے مارتی اگر سامنے والا اپنی عقاب جیسی نظروں سے دیکھ کر فوراً ایکشن نہ لیتا۔۔

مقابل اس کے ڈرائیر پکڑے ہاتھ کو دبوچتے اسے گھمایا تھا جس سے اب اس کی پشت مقابل کے سینے سے لگی تھی۔۔ تبھی دروازہ کھول کر باہر سے دو شخص اندر داخل ہو رہے تھے جب اسی کے ہاتھ سے اس ڈرائیر کو ایک شخص پر سختی سے وار کرتے ہوئے دوسرے کو بنا سمجھنے کا موقع فراہم کیے وہ دوسرے ہاتھ سے اس کی گردن پر مار کر بے ہوش کیا تھا۔۔

وہ ابھی تک شاک میں تھی جو ہاتھ میں پکڑا ہتھیار وہ مقابل شخص پر استعمال کرنے والی تھی وہ بڑی صفائی اور چالاکی سے داخل ہوتے دشمنوں پر اسی کے ہاتھوں سے پٹوا دیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسے اسی طرح پیچھے سے اپنے حصار میں سمیٹے ہوئے اندھیرے کا فائدہ اٹھاتے آگے بڑھا تھا اور سیڑھیوں کے پاس بنے ستون کے پیچھے کھڑا ہوا تھا۔۔

مقابل کی جرأت پر وہ اس قدر حیران ہو گئی تھی کہ ابھی تک اس کے منہ سے ایک آواز تک نہیں نکلی تھی۔۔

"You can never be a hero in my eyes by saving me from your own goons.!"

(اپنے ہی بھیجے غنڈوں سے مجھے بچا کر آپ میری نظروں میں ہیرو کبھی نہیں بن سکتے ہیں!)

وہ پھنکاری تھی، غصہ اس کی رگ رگ میں پھیلتا جا رہا تھا، وہ اس کی خوشبو سے آج بھی جان چکی تھی کہ وہ اس وقت کس کے حصار میں ہے، وہ اس کی مضبوط گرفت میں مچلی تھی۔۔

"واہ وہ کونسی لڑکیاں ہوتی ہیں جو ایسے حالات میں پوچھتی ہیں کہ تم کون ہو۔۔؟ اور ایسا کیوں کر رہے ہو۔۔؟ لیکن مجھے تمہارا انداز پسند آیا کہ تم نے اپنا اور میرا قیمتی وقت برباد کرنے کے بجائے مجھے پہچان کر بالکل درست سوال کیا ہے اور جہاں تک رہی ہیرو کی بات تو میں آلریڈی ایک ہیرو ہوں لیکن ایک ہیرو کی قدر ایک ہیروئن ہی کر سکتی ہے جنگلی بلی نہیں۔۔!!" وہ اس کے انداز میں سرگوشی نما آواز میں ہی اس کے کانوں میں بولتے ہوئے اس کو لیے ہوئے باہر آیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا۔۔؟ مجھے جنگلی بلی کہا۔۔ ہاں۔۔!!" وہ ہیرو اور ہیروئن والی بات نظر انداز کرتے ہوئے صرف جنگلی بلی اپنے لیے سن کر چیخی تھی۔۔

وہ رومال کے اندر ہی بے اختیار مسکرایا تھا۔۔

اب وہ لوگ سڑک کے کنارے پر کھڑی گاڑی کے قریب پہنچ چکے تھے۔۔

"میں مر سکتی ہوں لیکن قطعی میں آپ کے ساتھ نہیں جانا چاہوں گی،اس لئے آپ اپنی مہربانی لے کر یہاں سے دفع ہو جائیں۔۔!!" وہ اس سے اپنے ہاتھ جھٹکے سے چھڑاتے ہوئے اٹل انداز میں کھڑی ہوئی تھی۔۔

"شٹ اپ، آگے ایک لفظ بھی نہیں، اگر مرنے کا شوق زیادہ ہو گیا ہے تو کوئی بات نہیں ہے یہ موقع میں خود فراہم کر دونگا۔۔!!" وہ اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے اپنی مٹھیوں کو سختی سے بھینچ کر اس کے لئے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔۔

ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ اس کے غصہ سے ڈر کر گاڑی میں بیٹھ گئی تھی کیونکہ اسے اتنا تو یقین تھا کہ کچھ بھی ہو جائے یہ بندہ اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے لیکن اگر ان دشمنوں کے ہاتھ لگ جاتی تو اس کے ساتھ ساتھ اس کے بھائی کی زندگی اجیرن ہو جاتی۔۔ لیکن نہ وہ اس سے مدد لینا چاہتی تھی اور نہ ہی اس کے ساتھ جانے پر رضامند تھی۔۔ دس منٹ تک گاڑی میں خاموشی تھی لیکن پھر ماضی یاد آتے ہی وہ خونخوار تیور لئے اس کی طرف پلٹی تھی، چہرہ اب ڈر کے بجائے غصے سے لال ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بڑے سکون سے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا جیسے تنہا سفر پر نکلا ہو--

"میرا سکون برباد کر کے خود پر سکون کیسے رہ سکتے ہیں--؟ابھی بتاتی ہوں--!!"وہ غصے سے مٹھیوں کو بھینچے بڑبڑا رہی تھی لیکن یہ بڑبڑاہٹ اتنی ضرورت تھی جو مقابل کے کانوں تک رسائی حاصل کر سکے--

"میں نے پہلے بھی کہا تھا اور اب بھی کہہ رہی ہو مجھے آپ سے کوئی مدد نہیں چاہیے اس لئے برائے مہربانی مجھے یہیں اتار دیجئے--!!"وہ اس کی طرف بنا دیکھے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں مخاطب ہوئی تھی--

"ایک دشمن دوسرے دشمن کی مدد تب کرتا ہے جب اس کا خود فائدہ ہو--!!"وہ بھی سکون سے جواب دیتا اسے آگ میں جھونک گیا تھا--

"واہ آفرین ہے مجھ پر، میں یہ کیوں نہیں سوچ سکی کہ دی گریٹ شانزل زاویار کبھی بھی بنا فائدے کا کوئی کام نہیں کرتے اور فائدے پر تو رشتے بھی توڑ جاتے ہیں--!!"وہ بھرائی ہوئی آواز میں کہتی اسے ساکت کر گئی تھی--

وہ بے حد خوبصورت گھر کے گیٹ سے گاڑی اندر لاتے ہوئے روکی تھی اور رُخ اس کی طرف کیا جو بے تہاشا سرخ چہرہ لیے اپنی پلکوں کو زور زور سے جھپکتے ہوئے اپنے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش میں ہلکان ہوئی تھی--

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ اس کی نیلی آنکھوں میں اپنی بھوری آنکھیں گاڑی تھی۔۔اس کی آنکھوں میں اسے دکھ، درد، اذیت کیا کچھ نہیں نظر آیا تھا۔۔

لیکن وہ بے تاثر چہرہ لیے اسے اترنے کا اشارہ کرتے خود بھی گاڑی سے باہر نکلا تھا۔۔لیکن وہ ڈھیٹو کی طرح سامنے نظریں مرکوز کیے بیٹھی ہوئی تھی۔۔

"کیا آپ یہاں سے نکلنا پسند کریں گی یا پھر میں یہاں بھی اپنی خدمات پیش کروں۔۔!!"وہ سکون سے کھڑے ہو کر اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر اس پر شکوہ عمارت کو دیکھا تھا جہاں وہ نوکروں کی فوج کے ساتھ تنہا رہتا تھا۔۔

شاید تنہائی نے اس انسان کو کچھ زیادہ ہی بے حس بنا دیا تھا۔۔لوگ کہتے ہیں کہ تنہائی انسان کو پر سکون بنا دیتی ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ تنہائی انسان کو ذہنی مریض بھی بنا دیتی ہے، وہ اندر سے مار دیتی ہے بالکل۔تنہا رہنا اتنا آسان بھی نہیں جتنا کہ لوگ سمجھتے ہیں۔۔

"میں نے کہا ناں کہ مجھے ایک پل بھی یہاں نہیں رہنا، آپ جیسے بے حس انسان کے ساتھ تو بالکل بھی نہیں رہنا۔۔!!"وہ وہیں بیٹھی ہوئی اپنا فرمان جاری کر رہی تھی جب وہ اپنے غصے کو دباتے ہوئے اس کے بازوؤں کو پکڑ کر جھٹکے سے کھینچ کر گاڑی سے باہر نکالا تھا۔۔

"آج سے بلکہ ابھی سے سمجھو تمہاری رخصتی ہو گئی ہے، کیا تمہارے بھائی نے یہ نہیں سکھایا تھا کی بیٹیاں اپنے شوہر کے گھر ہی اچھی لگتی ہیں۔۔چلو اس نے نہیں بتایا تو میں ہی بتا دیتا ہوں اس لئے آج

Posted On Kitab Nagri

سے اور ابھی سے یہ گھر اور یہاں کی ہر چیز تمہاری ہے--!!" دونوں آمنے سامنے کھڑے ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھ ڈالے خونخوار تیور لئے گھور رہے تھے--

"خبردار شانزل زاویار--! اگر اپنے گھٹیا منصوبوں میں میرے لالہ کو زرا سی بھی چوٹ پہنچائی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا--!!" وہ غصے کی حالت میں جھپٹی تھی اس پر جب وہ اس کی کلائی کو اپنے ہاتھوں میں دبوچتے طنزیہ انداز میں مسکرایا تھا--

"چلو ایک ڈیل کرتے ہیں اگر تم میری بات مانو گی تو میں تمہارے لالہ کو تکلیف نہیں پہنچاؤ گا، لیکن اگر تم نے زرا سی بھی میری بات کی نفی کی تو میں کوئی گارنٹی نہیں دیتا کہ میں عون عباس جعفری کے ساتھ کیا کروں گا-- ویسے بھی اس سے بڑا پرانا حساب چکتا کرنا ہے--!!" وہ اس گھمنڈی و مغرور انسان کی چال سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اس وقت اس کے کچھ بھی پلے نہیں پڑ رہا تھا--

"کیسی ڈیل، میں سب ماننے کو تیار ہوں بس آپ انہیں کوئی تکلیف نہیں دینگے-- میری وجہ سے انہوں نے بہت تکلیفیں اُٹھائیں ہیں لیکن بس اب اور نہیں--!!" وہ اپنی پلکوں پر اٹکے آنسوؤں کو بے دردی سے صاف کرتے ہوئے ایک عظم لئے کھڑی ہوئی تھی--

وہ ایک ابرو اچکا کر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا جب اس کا موبائل بجا تھا وہ نمبر دیکھ پریشان ہوا تھا--

Posted On Kitab Nagri

"ابھی تم اندر جاؤ کل صبح سکون سے بات کریں گے--!!" وہ اسے اندر بھیجتے خود کال ریسیو کی تھی اور آگے کی بات سن کر وہ حواس باختہ سا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا--

وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی، روشنیوں سے نہایا ہوا یہ گھر اتنا پیارا لگا تھا کہ وہ ہال میں کھڑی چاروں طرف نظر دوڑاتے دل ہی دل میں سراہ رہی تھی--

پھر وہ وہیں صوفے پر دونوں پیر اوپر کر کے بیٹھ گئی تھی، رہ رہ کر اسے ماضی کی دردناک یاد آکٹوپس کی طرح جکڑ رہی تھی--

"نہایت گھمنڈی اور مغرور انسان ہیں آپ، لیکن اس بار شانزل زاویار کے سامنے پر یہان شانزل کھڑی ہوئی ہے، دیکھتے ہیں کہ آپ کا یہ گیم کب تک چلتا ہے--!!" وہ وہیں بیٹھی ہوئی اس کے انتظار میں سو گئی تھی--

---

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ تھکا ہارا رات کے تین بجے گھر میں داخل ہوا تھا، اس کی آنکھیں لال سرخ انگارہ ہوئیں تھیں، ہونٹ اور مٹھیاں بھینچی ہوئی تھی، وہ اپنا کوٹ بازؤں پر رکھے ہال میں داخل ہوا تھا جب نظر سامنے اس پری پیکر پر پڑی جو وہیں صوفے پر سکڑی سمٹی محو خواب تھی--

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتے ہوئے اس تک پہنچ کر وہیں فرش پر بیٹھا تھا، ہونٹ جو کچھ پل پہلے بھینچے ہوئے تھے اب مسکراہٹ کے انداز میں ڈھلے تھے۔۔ وہ بے اختیار اسے دیکھے جا رہا تھا، نظروں کی پیاس تھی جو ختم ہی نہیں ہو رہی تھی، اس کی سانسیں پریہان کا چہرہ جھلسا رہی تھیں، وہ اسے اپنی نظروں میں بسا کر بے اختیار جھکا تھا اور عقیدت سے اس کی پیشانی پر اپنا پہلا لمس چھوڑا تھا، وہ کتنے ہی پل اس کی

Posted On Kitab Nagri

پیشانی سے اپنے لب جدا نہیں کر پایا تھا جب اس کی آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر اس کی پلکوں پر گرا تھا، تھوڑی دیر بعد اپنے سر کو جھٹکتے ہوئے وہاں سے اٹھ کر دوسرے صوفے پر لیٹا تھا اور اپنی جلتی آنکھیں بند کی تھی، کچھ دیر بعد وہ نیند کی آغوش میں اترتا چلا گیا تھا--

اس کے سونے کا یقین کرتے ہوئے وہ اپنی آنکھیں پٹ سے کھول گئی تھی--ابھی تک اس کے لمس، اس کی حرکت پر پریہان کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا--وہ اپنی پلکوں پر اٹکا اس دشمن جاں کا آنسو اپنی انگلیوں کی پوروں پر لیے ساکت ہوئی تھی--یہ کیسا انداز تھا وہ سمجھنے سے قاصر تھی، اس کے لمس میں اسے اپنے لئے عقیدت، محبت، مان اور عزت کیا کچھ نہیں محسوس ہوا تھا، وہ پیشانی کو ہلکا سا چھوتے ہوئے حواس میں لوٹی تھی--

وہ اب دھیرے سے قدم اٹھاتے ہوئے اس تک پہنچ کر وہیں فرش پر بیٹھی تھی جیسے وہ کچھ وقت پہلے اس کے پاس بیٹھا تھا--وہ اس کے ہاتھوں میں پہنی گھڑی کو نرمی سے اتار کر ٹیبل پر رکھتے اس کے بھورے بالوں والے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے اپنی انگلیوں کی نرم پوروں سے سہلاتے مسکرا اٹھی تھی--

"کیوں مجھے آج تک چوٹ نہیں پہنچائی آپ نے، کیوں مجھے بچایا آپ نے--؟اور کیا وہ لوگ آپ نے نہیں بھیجے تھے--؟" وہ وہیں بیٹھی نظریں اس مردانہ وجاہت کے شاہکار پر مرکوز کیے سرگوشی نما آواز میں اس سے سوال وجواب کر رہی تھی--

Posted On Kitab Nagri

"تھک گئی ہوں بھاگتے بھاگتے، پیروں میں آبلے پڑ گئے ہیں لیکن ان پر مرحم رکھنے والا کوئی نہیں ہے، اس درد اور اذیت کو سمجھنے والا کوئی نہیں ہے--!!" وہ بے اختیار سسکی تھی، وہیں صوفے پر لیٹے اس وجود کے قریب ہی وہ سر رکھے کتنی ہی دیر تک روتی رہی تھی پھر اپنے بھیگے بھیگے رخسار پر ہتھیلیوں سے رگڑتے ہوئے اس دشمن جاں کی طرف دیکھا تھا جو پر سکون سا محو خواب تھا--

وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی اور اپنی جگہ پہنچ کر لیٹ گئی تھی، نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی لیکن پھر وہ آنکھیں بند کر گئی تھی--

---

وہ نیند میں تھی جب اس کا رخسار کسی نے تھپتھپایا تھا، وہ غصے سے ان انگلیوں کو نیند میں جھٹک کر منہ بنانا شروع ہوئی تھی--

"دیا میں تمہارا ہاتھ توڑ دوں گی ورنہ مجھے سونے دو--!!" وہ دوبارہ اپنا گال تھپتھپائے جانے پر آنکھیں بند کیے ہی چیخی تھی--

"اٹھ جاؤ صبح ہو گئی ہے--!!" اب کی بار کسی نے آواز دی تھی--

"ہاں تو روز صبح ہوتی ہے لیکن اگر تم نے میری نیند خراب کی تو آئس کریم میں زہر ڈال کر دے دوں گی--!!" اس دھمکی پر مقابل نے ایک ابرو اچکا کر حیرانگی سے اسے دیکھا تھا--

Posted On Kitab Nagri

"مطلب نیند کی اتنی شیدائی کہ اتنا بولنے پر بھی ابھی نیند نہیں ٹوٹی۔۔واؤ کیا بات ہے شانزل زاویار اب روز صبح ایک گھنٹہ میڈم کو جگانے میں گزرنے والا ہے۔۔!!"وہ بڑبڑاہٹ کے انداز میں کہتے ایک بار پھر جھکا تھا اسے جگانے کے لئے۔۔

"اٹھ جاؤ ملازمین آنے والے ہیں۔۔!!"وہ اب اس کے بازوؤں کو پکڑ کر نرمی سے کھینچا تھا لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی بلکہ اس کی انگلیوں کو زور سے مروڑتے ہوئے جھنجلاہٹ کے انداز میں بڑبڑا رہی تھی۔۔

"میں آج تمہارا ہاتھ توڑ دوں گی،نہ رہے گا ہاتھ اور نہ ہی تم صبح صبح مجھے اٹھانے آؤ گی۔۔!!"وہ اس کے انہیں ہاتھوں کو پکڑ کر زور سے اپنی طرف کھینچا تھا،وہ اس افتاد پر گھبراتے ہوئے آنکھیں واں کیے اپنے قریب ترین اس چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔

"آپ۔۔!کیا ہوا ہے۔۔؟"وہ ہونقوں کی طرح اس کو دیکھتے ہوئے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے اس کی بھوری آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔

"کچھ نہیں ہوا،میں کب سے تمہیں جگانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن شاید تم بہت ہی خوبصورت خواب دیکھ رہی تھی جو اٹھنا نہیں چاہ رہی تھی۔۔!!"وہ نرمی سے اسے کھڑا کرتے ہوئے اسے دلچسپی سے دیکھا تھا جو سیاہ سلک کا ٹراؤزر شرٹ پہنے بالوں کی پونی کیے رف سے انداز میں بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"پہلے تم شاور لو اور فریش ہو کر آؤ پھر بات کرتے ہیں۔۔ چلو میں تمہیں روم دیکھا دیتا ہوں۔۔!!" وہ اسے لیے اپنے روم کی طرف بڑھا تھا، وہ بھی اس کے پیچھے روم میں داخل ہوئی تھی۔۔

"میں یہاں پکنک منانے نہیں آئی ہوں جو بیگ بھر کر لاتی، زبردستی گھسیٹ کر لائی گئی ہوں اس لئے میرے پاس اس نائٹ سوٹ کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔۔!!" وہ فرش کو گھورتے ہوئے اس کے نالج میں اضافہ کرنا ضروری سمجھ رہی تھی۔۔

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے کپڑوں کی الماری کے سامنے کھڑا کرتے ہوئے اسے اشارہ کیا تھا۔۔

"ابھی کے لئے تم ان میں سے کچھ لے لو پھر آج تمہارا سامان لا دوں گا۔۔!!" وہ سنجیدگی سے مخاطب ہو کر واپس مڑا تھا جب اس کی آواز نے اس قدم جکڑے تھے۔۔

"کیا آپ میرے ہاسٹل جائیں گے۔۔؟" وہ تجسّس سے پوچھتی ہوئی اس کے پیچھے آکر کھڑی ہوئی تھی۔۔

"نہیں تمہارا سامان شاپنگ مال سے آئیگا۔۔!!" وہ ایک لفظی جواب دے کر روم سے باہر نکل گیا تھا اور وہ کچھ لمحے کے لئے اس کی پشت کو گھورتی رہی تھی پھر فریش ہونے کے لئے چلی گئی تھی۔۔

وہ واشروم سے نکل کر ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑی ہوئی تھی جب وہ اندر داخل ہوا تھا اور نظر سامنے اس پری پیکر پر پڑی تھی اور بس پھر پلٹنا بھول گئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسی کا بلیک ٹراؤزر پر سفید شرٹ پہنے بالکل اسی میں ڈوبی ہوئی اتنی پیاری لگی تھی کہ وہ مبہوت ہوا تھا۔۔

وہ اس کی نظروں کے ارتکاز کو خود پر محسوس کر کے نروس ہوئی تھی، چہرہ لال سرخ انگارہ ہوا تھا۔۔ وہ بار بار شرٹ کو نیچے کھینچتے ہوئے اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی۔۔

"شرٹ کھینچنے سے بڑی نہیں ہو جائے گی اور ہاں یہ ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے پہلے اسے ختم کرو۔۔!!" وہ اس کے گھبرانے پر نارمل لحظہ استعمال کرتے ہوئے اسے صوفے کی طرف اشارہ کیا تھا۔ وہ بنا چوں چرا کیے ناشتہ کرنے لگی تھی ویسے بھی اسے بھوک بہت لگتی تھی۔۔

"ہاں اب میرا پیٹ بھر گیا ہے اور زہن بھی کام کرنے لگا ہے اس لیے اب آپ اپنی رات والی بات پوری کریں ورنہ میں جنگ کے لئے تیار ہوں۔۔!!" وہ اب صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھتی مقابل کو دھمکی دیتی اسے ایک بار پھر حیران کر گئی تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ تھری پیس سوٹ پہنے، بالوں کو جیل سے سیٹ کیے، ہاتھوں میں رولیکس کی گھڑی پہنے، اپنی بھوری آنکھیں اس جھانسی کی رانی پر مرکوز کیے اپنے نچلے ہونٹوں کو دانتوں سے دباتے ہوئے اپنی بے اختیار مسکراہٹ کو روکنے کی کوشش میں ہلکان ہوا تھا۔۔

"ٹھیک ہے میری ڈیل یہی ہے کہ تم میری مرضی کے مطابق چلو گی، جب تک میں نہ کہوں تمہیں گھر سے باہر قدم نہیں نکالنا ہے اور ویسے بھی تم نکال بھی نہیں سکتی کیونکہ باہر گارڈ کھڑے ہیں جن کا نشانہ

Posted On Kitab Nagri

کبھی چوکتا نہیں ہے اور یہ جو اونچی اونچی دیواریں کھڑی ہیں ان میں کانچ لگا ہوا ہے تو اس طرف جانے کی بھی نہیں سوچنا۔۔اور سب سے اہم بات تم عون عباس جعفری سے ملنے تو دور کی بات ہے فون کرنے کی بھی جرأت مت کرنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔!!" وہ اسے بتاتے ہوئے آخر میں غصے سے مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔اس کی بات سن کر وہ جھٹکے سے کھڑی ہوئی تھی۔۔

"کیا آپ مجھے قید کرنا چاہتے ہیں اس محل نما پنجرے میں تو کان کھول کر سن لیں میں وہ پری نہیں ہوں جو دیو کی قید میں بیچاری بن کر رہوں، میں آج کی آزاد خود مختار لڑکی ہوں جو اپنے حق کے لیے آواز بلند کرنا جانتی ہے۔۔آپ مجھے میرے لالہ سے بات کرنے سے نہیں روک سکتے ہیں۔۔!!" وہ غصے سے لال سرخ چہرہ لیے اپنی شہادت کی انگلی اٹھائے اسے وارن کر رہی تھی جس کا مقابل پر بالکل اثر نہیں ہوا تھا۔۔

"ٹھیک ہے اگر میری ڈیل منظور نہیں ہے تو تم اپنے پیارے لالہ کے لئے بری خبر سننے کے لئے تیار ہو جاؤ۔۔لیکن بات تو میں پھر بھی نہیں ہونے دوں گا یہ بات تم اپنے اس چھوٹے سے ذہن میں جتنی جلد بیٹھا لو گی تمہارے لئے اتنا ہی اچھا ہو گا۔۔!!" وہ اس کے قریب جھکتے اس کی پیشانی پر انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے پھنکارا تھا۔۔اس کی گرم سانسیں پریہان کے چہرے پر پڑتی اسے دہلا گئی تھی، وہ کتنے ہی پل کچھ بولنے کے قابل نہیں رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے میرے جینے مرنے سے آپ کو تو کیا کسی کو بھی فرق نہیں پڑے گا پھر میں یہ بھلا اذیت کیوں سہوں۔۔!!" وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر زور سے دھکیلتے ہوئے روم سے منسلک اسٹڈی روم میں بند ہو گئی تھی۔۔

وہ کتنے ہی پل اپنی مٹھیوں کو بھینچے اسٹڈی روم کے دروازے کو گھورتا رہا تھا، وہ اس پر سختی نہیں دیکھانا چاہ رہا تھا لیکن وہ اسے مجبور کر رہی تھی۔۔

کچھ پل بعد وہ وہاں سے نکل کر شاداب اور گارڈ کے ساتھ آفس کے لئے نکل گیا تھا۔۔ لیکن جانے سے پہلے ساری نوکروں کی فوج سے اس کو انٹروڈیوز کروا کر اس کے لئے ہدایت دے کر گیا تھا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ دن بھر کی مصروفیت کے باعث گھر نہیں آسکا تھا لیکن وہ فون کر کے ساری صورتحال کا جائزہ لیتا رہا تھا۔۔

"سر میم نے صبح سے کچھ نہیں کھایا ہے اور نہ ہی اس روم سے ابھی تک باہر نکلیں ہیں۔۔!!" سرونٹس کی ہیڈ رضیہ اس کے گھر میں داخل ہوتے ہی اس کے روم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتا رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ خود کو پر سکون رکھنے کے لئے ایک لمبی سانس لیتے اپنے بیڈروم کی طرف روانہ ہوا تھااور ساتھ ہی سب ملازمین کو سرونٹس کوارٹر میں بھیج دیا تھا کیونکہ اس ضدی لڑکی کی ضد سے وہ واقف تھااور جانتا تھا کہ وہ واویلا ضرور کرے گی اس لیے ہی وہ سب کو پہلے ہی بھیج چکا تھا۔۔

"پریہان دروازہ کھولو۔۔!!"وہ بیڈروم میں پہنچتے ہی اسٹڈی روم کے دروازہ پر کھڑا دستک دیتے ہوئے اسے پکارا تھا۔۔ لیکن اندر سے کوئی بھی آواز نہیں آئی تھی۔۔

وہ صبح سے فرش پر دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھی ہوئی اس دشمن جاں کی بے جا ضد پر روتے ہوئے وہیں بیٹھی رہ گئی تھی۔۔ صبح سے شام ہوئی تھی اور شام رات میں بدل گئی تھی اس بیچ انگنت بار اس کا دروازہ بجا تھا لیکن وہ اپنی جگہ سے ہلی تک نہیں تھی۔۔

اور اب اس دشمن جاں کی آواز پر وہ ایک بار پھر بے اختیار روئی تھی۔۔

"پریہان دروازہ کھولو ورنہ میں دروازہ کھولوں گا تو یہ تمہارے حق میں ٹھیک نہیں ہوگا۔۔!!"وہ اپنے ہونٹوں کو بھینچے ایک بار پھر دستک دی تھی لیکن اب بھی جواب ندارد تھا۔۔

"پریہان۔۔!!"دو منٹ بے صبری سے انتظار کرنے کے بعد وہ چابی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا،اس کی نظر جیسے ہی فرش پر بیٹھے اس وجود پر پڑی تھی وہ ساکن ہوا تھا،اس کے لال سرخ چہرہ اور روئی روئی آنکھوں پر نظر پڑتے ہی اس کا دل بے اختیار تڑپا تھا لیکن وہ اس وقت کسی رعایت کے موڈ میں نہیں تھا اس لیے وہ تیز رفتار سے قدم اٹھاتے اس تک پہنچا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ کیا حرکت ہے، ہاں۔۔ تمہیں لگتا ہے کہ ہم میں ایسا رشتہ ہے جو تم ضد کرو گی اور میں مان جاؤں گا، سوچا بھی کیسے تم نے۔۔؟ اٹھو فوراً اور کھانا کھاؤ۔۔!!" وہ اس کے بازوؤں سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کرتا سرد لب و لہجے میں مخاطب ہوا تھا۔۔

"سہی کہا آپ نے مسٹر شانزل زاویار میرا آپ سے یا کسی سے کوئی رشتہ نہیں ہے کیونکہ جن کے پاس رشتے ہوتے ہیں وہ میری طرح چھپ کر زندگی جینے پر مجبور نہیں ہوتا ہے۔۔ اور کس نے کہا ہے کہ یہ ضد میں نے آپ سے لگائی ہے۔۔؟ نہیں یہ ضد میں نے خود سے لگائی ہے اور ہاں میں بالکل بھی نہیں بھولی ہوں کہ آٹھ سال پہلے آپ نے سارے رشتے توڑ لیے تھے اس لیے بار بار یاد دلانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔!!" وہ اپنے آنسوؤں کو ہتھیلیوں سے رگڑتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جواب دیا تھا۔۔

"پر یہاں پہلے چلو کھانا کھالو پھر ہم بات کریں گے۔۔!!" وہ اس کی باتوں کو نظرانداز کرتے ہوئے تحمل سے اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

"نہیں میں کھانا تب تک نہیں کھاؤں گی جب تک آپ میرے لالہ سے میری بات نہیں کروا دیتے۔۔!!" وہ غصے سے دو قدم پیچھے ہٹی تھی جب وہ اس کا بازو دبوچتے ہوئے دھاڑا تھا۔۔

"تمہیں میری بات سمجھ نہیں آتی، پہلے کھانا کھاؤ۔۔!!" وہ غصہ سے لال سرخ چہرہ لیے اپنی بھوری آنکھیں اس ضدی لڑکی پر مرکوز کیے اسے بازوں سے پکڑے روم میں لایا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اگر میں کھانا کھالوں گی تو آپ میری بات کروادیں گے--!!" وہ آس بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی اور وہ اس سے نظریں چُراتے ہوئے صاف لہجے میں مخاطب ہوا تھا--

"نہیں میں بات نہیں کرواسکتا--!!" وہ شانزل کی بات سن کر اسے زور سے دھکا دیا تھا لیکن وہ اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں--

"ہاں تو پھر آپ مجھے اذیت دینے کے لئے ہی یہاں لائیں ہیں ناں لیکن آپ کو زیادہ محنت کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں خود اس اذیت سے تنگ آگئی ہوں، مجھے جی کر کیا کرنا ہے کم از کم میں نہیں رہوں گی تو ہر کسی کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا--!!" وہ بے اختیار روتے ہوئے پیچھے بھاگی تھی جب وہ جھپٹ کر اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیتے چیخا تھا--

"مرنا چاہتی ہو، ہاں--بہت شوق ہے تمہیں، میں آج یہ شوق تمہارا پورا کر دیتا ہوں--!!" وہ اس کی بات سن کر برداشت نہیں کر پایا تھا اس لیے اسے وہاں سے اپنے حصار میں لیے ہی سیڑھیوں سے نیچے آتے لان کی طرف بڑھا تھا، وہ اس کے اس جارہانہ انداز کو دیکھتے ہوئے خود کو چھڑانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی لیکن سامنے والے کا حصار مضبوط تھا--

وہ اسے لئے لان کے ایک کونے میں بنے روم کی طرف بڑھا تھا اور دروازہ کھولتے اسے زور سے اندر کی طرف کر کے دروازہ بند کیا تھا، اس وقت اس کا بھی غصّہ سوا نیزے پر تھا--

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"رہو اندر، جب تمہاری عقل ٹھکانے لگ جائے اور مرنے کا شوق پورا ہو جائے تبھی تم باہر نکل سکتی ہو۔۔!!" وہ دروازہ کے پاس ہی ٹیک لگا کر کھڑا ہوا تھا جب اس کی دلخراش چیخ سنائی دی تھی پھر بھی وہ کانوں پر ہاتھ رکھے وہیں کھڑا رہا تھا۔۔

وہ اس کے دھکا دینے پر فرش پر گھٹنوں کے بل گری تھی جب اس کے کانوں میں کسی جانور کے دھاڑنے کی آواز پڑی تھی، اس نے سر اٹھا کر جیسے ہی دیکھا تھا اسے اپنی طرف لپکتے دیکھ کر اس کی دلخراش چیخ نکلی تھی۔۔

وہ چاروں طرف سے زنجیروں سے بندھا ہوا شیر تھا جو اسے گھورتے ہوئے دھاڑ رہا تھا، پریہان کا دل اسے دیکھ کر خوف سے دھڑکنا بھول گیا تھا۔۔ لیکن پھر وہ اپنے خوف سے باہر نکل کر آنکھوں میں جنون لئے اس شیر کی طرف دیکھا تھا۔۔

"آپ مجھے کیا سزا دینگے شانزل زاویار۔۔ پریہان عباس جعفری اپنی سزا خود چنتی ہے۔۔!!" وہ اپنے خوف کو مٹاتے ہوئے اپنے پیروں پر زور ڈال کر کھڑے ہوتے ہوئے لڑکھڑاتی آواز میں چیخی تھی لیکن صبح سے بھوکی پیاسی رہنے کی وجہ سے اس کی آواز بہت ہلکی تھی، گھٹنوں میں چوٹ کی وجہ سے وہ بہت مشکل سے کھڑی ہوئی تھی لیکن غصے اور ضد کی آخری انتہا پر پہنچتے ہی وہ ایک قدم آگے بڑھی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

دروازہ سے ٹیک لگائے کھڑے شانزل کے کانوں میں جب اس کی آواز پڑی تو وہ پہلے کچھ پل سمجھنے کی کوشش کی تھی اور پھر جب سمجھ آئی تو فوراً دروازہ کھول کر اندر بھاگا تھا جہاں وہ اپنے لڑکھڑاتے پیروں سے شیر کے قریب پہنچنے والی تھی۔۔

اسے لگا تھا کہ وہ ڈر جائے گی لیکن وہ تو اس کی بیوی تھی بھلا پیچھے کیسے ہٹ جاتی۔۔اسے شیر کے قریب پہنچتے دیکھ کر وہ ساکت ہوا تھا،اس کا دل جیسے کسی نے مٹھیوں میں لے کر جکڑا تھا۔۔پھر کچھ پل بعد وہ حواس میں لوٹتے ہی اس کی طرف بھاگا تھا جو اپنے سر کو پکڑتے گرنے والے تھی۔۔

"ہنی۔۔ "!!

وہ بے اختیار چیختے ہوئے اس کے قریب پہنچ کر اس بے جان وجود کو نرمی سے اپنے حصار میں سمیٹ گیا تھا۔۔

"ہنی اٹھو،آنکھیں کھولو۔۔ہنی۔۔!!"وہ اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیے اس کے گالوں کو تھپتھپا رہا تھا لیکن اسے آنکھیں نہ کھولتے دیکھ کر وہ اسے اپنے بازوؤں میں اٹھاتے روم کی طرف بھاگا تھا۔۔

"ہنی یار آنکھیں کھولو،میں تمہاری ساری باتیں ماننے کو تیار ہوں بس تم میری طرف دیکھو۔۔!!"وہ اسے اپنے بیڈ روم میں لا کر بیڈ پر لیٹاتے ہوئے ایک بار پھر اس کے گالوں کو تھپتھپاتے ہوئے اسے پکارا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے لہجے کی تڑپ اور بے بسی سے آنکھیں مینچتے دیکھ کر کوئی بھی جان سکتا تھا کہ یہ نفرت اور دشمنی تو نہیں تھی--

"ہنی یہ خود کو تو سزا نہیں دے رہی تم بلکہ مجھے سزا دے رہی ہو، اٹھ جاؤ ہنی، آنکھیں کھولو--!!" وہ اس کے قریب بیٹھ کر نرمی سے اس کے گالوں کو تھپتھپاتے ہوئے گلاس سے پانی نکال کر اس کے چہرے پر چھینٹے مارے تھے--

بے چینی اس کی رگ رگ سے ظاہر ہو رہی تھی، کوئی بھی اسے دیکھ کر کہہ سکتا تھا کہ وہ اس وقت بہت پریشان ہے--پانی کے چھینٹے مارتے ہی پریہان کی پلکوں کی جنبش کو وہ غور سے دیکھ رہا تھا--

"چھوڑیں مجھے جانے دیں، کیوں لے کر آئے ہیں--؟ مجھے اسی شیر کے پاس جانا ہے--!!" وہ آنکھیں کھولتے ہی خود کو بیڈروم میں دیکھ کر چیختے ہوئے اٹھنے لگی تھی، غصے کی شدّت سے اس کا چہرہ ابھی تک لال سرخ انگارہ ہوا تھا--

"پریہان کیا پاگل پن ہے یہ--!!" وہ اس دبوچتے ہوئے دھاڑا تھا، غصے کی شدّت سے چہرہ لال سرخ ہوا تھا اور آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے--

"یہ پاگل پن ہے تو جو آپ نے کیا وہ کیا تھا--!!" وہ بمشکل اپنی آنکھیں کھولتے ہوئے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی تھی جب وہ پھر اس کا سر زبردستی تکیہ پر رکھ کر خود اس پر جھکا تھا--

Posted On Kitab Nagri

"چپ بالکل چپ۔۔!ایک لفظ بھی نہیں بولنا، میں ابھی تمہارے لئے کچھ کھانے کولاتاہوں۔۔!!"وہ اس کے چہرے پر جھکااسے چپ رہنے کی تاکید کرتے ہوئے اٹھاتھااور دروازہ کی سمت بڑھا تھاجب وہ بھی اپنے گھٹنے کے درد کو نظر انداز کرتے ہوئے اٹھ کر دو قدم چلی تھی جب آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھاجانے کے باعث وہ لڑکھڑا کر گرتی کہ اس سے پہلے ہی وہ دو مظبوط بازوں کے حصار میں تھی۔۔

وہ اسے اپنے پیچھے آتے محسوس کر کے جیسے ہی مڑا تھا اسے اپنے سر پر ہاتھ رکھتے گرتے ہوئے دیکھ کر اسے خود میں سمیٹ گیا تھا۔۔

"رسی جل گئی مگر بل نہیں گیا، دن بھر کی بھوک ہڑتال کے بعد تم اپنے آپ کو جون سینا کی بہن سمجھ رہی ہو۔۔!!"وہ اپنی ضدی بیوی کو ایک بار پھر بازوں میں بھرتے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے بڑبڑایا تھا۔۔

"شاداب کچن سے کھانالے کر آؤ۔۔!!"وہ موبائل پر شاداب کو ہدایت دیتے ہوئے اس کے قریب ہی بیٹھا تھا جو آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی شاید اب اس میں مقابلہ کرنے کی ہمت نہیں بچی تھی۔۔

پانچ منٹ بعد شاداب دروازہ پر کھانے کی ٹرے اور سکون کی دوا اس کو پکڑاتے ہوئے چلا گیا تھا۔وہ اسے تکیہ کے سہارے بیٹھاتے ہوئے ٹرے اس کے سامنے کی تھی۔۔

"کھانا کھاؤ پر یہاں۔۔!!"وہ اس کے سامنے بیٹھا اس کا زرد چہرہ دیکھ کر خود کو ملامت کر رہا تھا۔۔

"میری لالہ سے بات کروادیں پھر میں کھاؤں گی۔۔!!"وہ ابھی تک اپنی صبح والی ضد پر اڑی ہوئی تھی، اس کی ضد دیکھ کر اسے غصّہ تو بہت آیا تھا لیکن اس کی حالت کے پیشِ نظر وہ کچھ کہہ نہیں رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"پر یہاں میں کل تمہاری بات کروا دونگا ابھی تم یہ کھالو--!!" وہ اس سے نظریں چُراتے ہوئے اسے تسلی دے رہا تھا جب وہ اس کی ایک ہی تسلی پر اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے بے اختیار روئی تھی--

"سچ میں--!!" وہ روتے ہوئے اسے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی جب وہ اپنے سر کو اثبات میں ہلاتے ہوئے اس کے یقین پر مہر لگائی تھی--

وہ ایک بار پھر غنودگی میں جا رہی تھی جب وہ ایک ہاتھ اس کے ڈھلکتے سر پر لگاتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اس کے منہ کے قریب لقمہ دیا تھا--

"پر یہاں آنکھیں کھولو اور یہ کھاؤ--!!" وہ اس کی آواز سن کر اپنے ہونٹوں کو کھول کر کھانا کھانے لگی تھی اور وہ دھیرے دھیرے اسے کھلا کر دوا دی تھی پھر اس کا چہرہ اپنی جیب سے رومال نکال کر صاف کرتے ہوئے اسے لٹایا تھا، وہ فوراً آنکھیں بند کرتے سو گئی تھی، اسے سخت آرام و ذہنی سکون کی ضرورت تھی--

وہ بھی اس کے پاس سے اٹھ کر اپنے کپڑے لے کر واشروم گیا تھا پھر واپس آکر بنا اپنی بھوک کی پرواہ کئے اس کے قریب ہی بیڈ پر لیٹا تھا--

آدھے گھنٹے بعد وہ نیند میں ہی کچھ کہہ رہی تھی، وہ اس کے ہونٹوں کو ہلتے ہوئے دیکھ کر کہنی کے بل اونچا ہوا تھا جب اس کی آواز شانزل کے کانوں میں گونجتے اسے ساکت کر گئی تھی--

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"آپ جھوٹے ہیں، آپ جھوٹا وعدہ کرتے ہیں -- آپ نے کہا تھا کہ آپ میرے لئے ڈال لے کر آئیں گے لیکن آپ نے -- آ -- آپ نے وہ ڈال مجھے نہیں دی، توڑ دی آپ نے ڈال اور آپ نے کہا تھا کہ آپ مجھے کبھی چھوڑ کر نہیں جائیں گے -- !!" وہ نیند میں سسک رہی تھی، اس کے آواز کی تڑپ بتا رہی تھی کہ وہ بہت تکلیف میں مبتلا ہے --

وہ لیمپ کی روشنی میں اس کا چہرہ دیکھتے جھکا تھا اس پر اور اس کے گالوں کو ہلکا سا اپنی انگلیوں کی پوروں سے سہلایا تھا --

"آپ ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر بہت دور چلے گئے، آپ نے مجھے اور لالہ کو بہت رولایا ہے، آپ اچھے نہیں ہیں، آپ نے ہمیں چھوڑ کر اس آدمی کو چنا جس نے ہم سب کی زندگیاں تباہ کر دی -- !!" وہ نیند میں ہی آنسوؤں سے رو رہی تھی، اس کے آنسوؤں کو دیکھ کر شانزل زاویار کا دل جیسے کسی نے مٹھیوں میں لے کر بھینچا ہو، وہ تڑپ کر اس کے آنسوؤں کو اپنی ہتھیلیوں سے صاف کرتے ہوئے اسے پر سکون کرنے کے لئے اس کے بالوں میں انگلیاں نرمی سے چلا کر سلانے کی کوشش کی تھی --

چند پل بعد وہ پر سکون ہو کر پھر سو گئی تھی لیکن شانزل زاویار کو بے چین کر گئی تھی، وہ اس کا معصوم چہرہ دیکھ کر ماضی کو یاد آنے سے نہیں روک پایا تھا -- وہ اس پر بلینکٹ درست کرتے ہوئے عقیدت سے اس کی پیشانی پر لب رکھتے ہوئے اٹھا تھا اور تھرڈ فلور پر بنے ایک کمرے میں داخل ہوا تھا --

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

یہ ہاسپٹل کا منظر تھا جہاں وہ لیٹا لیٹا ڈاکٹر سے لڑائی کر رہا تھا۔۔

"ڈاکٹرا گر پرانی قصر نکل گئی ہو تو کیا میں گھر جا سکتا ہوں۔۔!!" وہ ڈاکٹر کو خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے لفظ چبا چبا کر پوچھ رہا تھا۔۔

"لو بھلا بتاؤ تین تین گولیاں کھانے کے بعد یہ محترم چوبیس گھنٹوں بعد گھر جانے کو پر تول رہے ہیں اور کیا کہا سردار پرانی قصر۔۔ ہمم، وہ تو کبھی پوری نہیں ہو سکتی ہے۔۔!!" وہ اب اس کی ڈریپ سہی کرتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔

"سیفی یار میں میڈیکل کیئر کے ساتھ شفٹ ہوں گا، تم سمجھنے کی کوشش کرو۔۔!!" اب وہ منت پر اتر آیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ اسے جانے نہیں دیگا۔۔

دین محمد اس کے انداز پر مسکرایا تھا کیونکہ یہ انداز وہ بس اپنے بہت خاص شخص کے لئے استعمال کرتا تھا اور ڈاکٹر سیفی تو اس کے بہت بہترین دوست تھے۔۔

"ٹھیک ہے پھر تم آج شام کو حویلی جا رہے ہو لیکن مجھے ہر دو گھنٹے پر اپڈیٹ دینا اور وہاں کوئی بھی پریشانی ہو فوراً مجھے بتانا، احتیاط لازمی کرنا ہے، ایک ہفتے تک چلنے پھرنے سے پرہیز کرنا ہے۔۔!!" وہ اس کی

Posted On Kitab Nagri

فائل دیکھتے ہوئے ہدایت دی تھی اور پھر کچھ دیر بعد وہ وہاں سے نکل گیا تھا--اس کے جانے کے بعد دین محمد بیڈ کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھ گیا تھا--

"دین محمد تم کل سے جاگ رہے ہو، تھوڑی دیر کے لئے سو جاؤ ابھی دو تین گھنٹے کا وقت ہے--!!"وہ اس کی لال سرخ آنکھیں اور بکھرا ہوا حولیہ دیکھ کر اسے سونے کا کہہ رہا تھا--

"سردار سائیں آپ بچپن سے مجھے ہمیشہ اپنے ساتھ لے کر آتے جاتے تھے لیکن کل آپ مجھے ساتھ کیوں نہیں لے کر آئے، سردارنی سائیں بھی بہت پریشان تھیں اور اب بھی وہ آپ کو دیکھنے آنا چاہ رہی ہیں--!!"وہ اپنے سردار سائیں کی اپنے لئے فکر دیکھ کر دھیرے سے مسکرایا تھا اور پھر شکوہ اس کی زبان پر آیا تھا--

ماہم کا ذکر سن کر وہ سختی سے اپنے ہونٹوں کو بھینچ گیا تھا، آنکھیں پل میں اداس ہو گئیں تھیں اور ماہم کا کہا ایک ایک لفظ اس کے کانوں میں دوبارہ سے گونجتا اسے گہرے قُرب میں مبتلا کر گیا تھا--

"حویلی کی سیکورٹی بڑھاؤ دین محمد، مجھے عبدل خالق کا منہ توڑ جواب دینا ہے لیکن ابھی نہیں--!!"وہ دین محمد کی طرف دیکھنے سے پرہیز کر رہا تھا--

وہ اپنے سردار سائیں کو تکلیف پہنچانے والے کو چھوڑنے کے حق میں نہیں تھا لیکن اسے عون عباس جعفری کا حکم بھی ماننا تھا--

وہ ابھی کچھ اور کہتا جب اس کا موبائل بجا تھا اور جو خبر اسے ملی تھی وہ ان کی دنیا ہلانے کو کافی تھی--

Posted On Kitab Nagri

"دین محمد کیا ہوا ہے--؟ پری ٹھیک ہے--؟" وہ دین محمد کو اٹھ کر کھڑے ہوتے دیکھ کر پریشان ہوا تھا--

"سردار سائیں--! ہاسٹل میں چھوٹی بی بی کے روم میں سے تین لوگ بے ہوش ملے ہیں اور بی بی روم میں نہیں ہیں، سارے سیکورٹی کیمرہ بھی بند ملے ہیں--!!" وہ پریشانی سے کسی کو مسیج کرتے ہوئے عون عباس جعفری کو بتا رہا تھا، پریشانی اس کی رگ رگ سے ظاہر ہو رہی تھی--

"سیکیورٹی گارڈ کیا کر رہے تھے وہاں--؟ کس لئے انہیں رکھا گیا ہے--؟ مجھے ابھی وہاں کی فوٹیج دکھاؤ، اگر اس سب میں عبدل خالق کا ہاتھ ہوا ناں تو زندہ زمین میں گاڑ دونگا--!!" وہ زخموں کی پرواہ کئے بغیر ہی دھاڑا تھا، درد سے اس چہرہ لال سرخ ہوا تھا جب دین محمد تین منٹ بعد موبائل اس کی طرف بڑھا گیا تھا--

وہ ہاسٹل کے باہر لگے سی سی ٹی وی کیمرے کی فوٹیج دیکھ رہا تھا جہاں پریہان کا ہاتھ پکڑ کر کوئی لمبا چوڑا وجود اسے لے کر جا رہا تھا لیکن اندھیرے اور منہ پر رومال بندھے ہونے کے باعث کچھ بھی صاف نظر نہیں آ رہا تھا لیکن گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھتے اس شخص نے اپنے داہنے ہاتھ کو اوپر اٹھاتے ہوئے اپنی انگلیوں کو کھول کر مٹھی کی صورت میں بند کیا تھا--

بس چند سیکنڈ کا کھیل تھا اور سردار عون عباس جعفری اس شخص کو پہچان گیا تھا--

"دین محمد میرا موبائل دو مجھے--!!" وہ ہونٹوں کو بھینچے دین محمد سے موبائل لے کر کال کی تھی--

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ہیلو شانزل زاویار اسپیکنگ۔۔!!" وہ اس وقت آفس میں تھا جب وہ بنا دیکھے کال ریسیو کر گیا تھا۔۔

"تاریخ گواہ ہے شانزل زاویار کہ تم نے اپنی زندگی میں سارے کام کی طرح فیصلے بھی بغیر سوچے سمجھے اور چھپ کر لیے ہیں۔۔!!" وہ طنز کا تیر پھینکتے پر سکون ہوا تھا۔۔

"میں اس تاریخ کو گواہ بنانا بھی چاہتا ہوں کیونکہ یہ سب سے سہی گواہی ہو گی کہ شانزل زاویار نے اپنی زندگی میں جو فیصلے لیے وہ بہت سوچ سمجھ کر اور سہی لیے۔۔ عون عباس جعفری تم تو جان ہی گیے ہو گے کہ میری بیوی اس وقت میرے پاس ہے اور جب تک میں نہ چاہوں تب تک وہ کہی نہیں جا سکتی ہے۔۔!!" اس کی بات سن کر سردار عون عباس جعفری زہر خند انداز میں مسکرایا تھا جیسے شانزل زاویار کی بات اس کے سامنے کوئی معنی ہی نہیں رکھتی ہوں۔۔

"تم بھول کیسے گیے کہ سردار عون عباس جعفری اپنے دشمنوں کی رگ رگ سے واقفیت رکھتا ہے اور یہ بات تم سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہ جو سردار عون عباس جعفری پر پیٹھ پیچھے وار کرتا ہے اسے وہ اپنے دشمنوں کی لسٹ سے بھی نکال دیتا ہے، اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ تم کم از کم دشمنی کا رشتہ تو ضرور شدت سے نبھاؤ گے۔۔!!" وہ اسے اپنے لفظوں کے حصار میں باندھ رہا تھا۔ شانزل زاویار اس کی بات سن کر بے اختیار پہلی بار مسکرایا تھا۔۔

"میں ہر رشتہ شدت سے نبھانے کا قائل ہوں اور یہ بات ثابت ہو جائے گی۔۔!!" وہ اسے دو لفظی جواب دے کر کال بند کر گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

عون پر سوچ انداز میں موبائل کی اسکرین پر نظریں مرکوز کر گیا تھا جب دین محمد دوبارہ روم میں داخل ہوا تھا۔۔

"سردار سائیں اب کیا کریں۔۔؟" وہ اپنے سردار سائیں پر نظریں مرکوز کیے اس کے حکم کا انتظار کر رہا تھا۔۔

"دین محمد میرا دل گواہی دے رہا ہے کہ وہ اسے ایک خرونچ بھی نہیں آنے دیگا، بھلے سے مجھ سے دشمنی وہ ڈنکے کی چوٹ پر نبھائے، لیکن پھر بھی تم پوری نظر رکھنا ہم کسی بھی قسم کا رسک نہیں لے سکتے ہیں۔۔!!" وہ اسے ہدایت دیتے ہوئے پھر سے آنکھیں موند گیا تھا۔ وہ کس کو بتاتا کہ اس وقت اس کی گڑیا بہت تکلیف میں مبتلا ہو گی، وہ دور تھی اس سے لیکن پھر بھی اسے معلوم تھا۔۔

دو گھنٹے بعد وہ ہاسپٹل سے میڈیکل کیئر کے ساتھ حویلی شفٹ ہو گیا تھا۔۔

پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اس کی زندگی کہ طرح، جیسے اس کی زندگی ہولناک اندھیرے میں ڈوبی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔۔ وہ آنکھیں بند کیے راکنگ چیئر پر بیٹھا اپنے اندر کی وحشت کو کم کرنے کی کوشش میں مصروف تھا لیکن دل درد کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتا چلا جا رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ جھوٹے ہیں، آپ جھوٹا وعدہ کرتے ہیں-- آپ نے کہا تھا کہ آپ میرے لئے ڈال لے کر آئیں گے لیکن آپ نے-- آ-- آپ نے وہ ڈال مجھے نہیں دی، توڑ دی آپ نے ڈال اور آپ نے کہا تھا کہ آپ مجھے کبھی چھوڑ کر نہیں جائیں گے-- !!" اس کے کانوں میں بار بار پریہان کے یہ الفاظ گونج کر اسے تکلیف کی انتہاؤں پر پہنچا رہے تھے--

"ہاں جھوٹا ہوں میں، وعدہ خلاف بھی ہوں اور شاید بہت برا بھی ہوں-- !!" وہ اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑتے ہوئے بے بسی سے چیخا تھا، آنکھیں شدت غم سے لال سرخ انگارہ ہوئیں تھیں--

وہ اپنی حالت کے پیشِ نظر اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے شاداب کو فون ملا کر کان سے لگایا تھا--

"ہ-ہ-- ہیلو شاداب، مجھے جانا ہے ابھی اور اسی وقت-- !!" وہ لڑکھڑاتے لبوں لہجے میں کہتے ہوئے اٹھ کر کھڑا ہوا تھا اور بنا کچھ دیکھے وہ باہر کی طرف بڑھا تھا--

آج اسے دیکھ کر کوئی کہہ ہی نہیں سکتا تھا کہ وہ ٹاپ بزنس مین شانزل زاویار ہے، جس پر میڈیا کے ساتھ ساتھ لڑکیاں اس کی دیوانی ہیں--

اس کا دل اس وقت بے بسی کی انتہاؤں پر پہنچا ہوا تھا، وہ اس وقت پریہان کا سامنا نہیں کر سکتا تھا اس لیے وہ اپنوں کے پاس جا رہا تھا--

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ گاڑی میں آکر بیٹھا تھا جب شاداب بنا کسی سیکیورٹی گارڈ کے خود گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے وہاں سے نکل کر اس کے منزل پر پہنچا کر بنا کچھ بولے اسے چابی دے کر خود وہاں سے نکلنے لگا تھا جب پیچھے سے آتی آواز نے اسے ساکت کیا تھا۔۔

"میری زندگی تمہارے حوالے، اس کی حفاظت اپنی جان سے زیادہ کرنا شاداب، تم یہ سمجھنا کہ تم شانزل زاویار کی حفاظت پر معمور ہو۔۔اسے شانزل زاویار کی دسترس میں ایک بھی تکلیف نہیں پہنچنی چاہیے۔۔!!"آج پہلی بار یہاں آکر واپس جاتے ہوئے اسے شانزل زاویار کی آواز سنائی دی تھی ورنہ وہ مہینوں تک بات نہیں کرتا تھا۔۔

"سر وہ آپ کا انتظار کریں گی، جلد لوٹ کر آئیگا۔۔!!"وہ گردن اثبات میں ہلاتے ہوئے اسے ایک امید کی کرن پکڑاتے ہوئے خود بھی مڑ گیا تھا۔۔

"یا اللہ تو انہیں سکون دے، انہیں اپنوں کا ساتھ دے رب، جس سے ان کی تکلیف میں افاقہ ہو۔۔!!"

وہ دل کی گہرائیوں سے دعا مانگتے ہوئے وہاں سے نکل کر زاویار مینشن چلا گیا تھا، اس کے کندھے پر شانزل زاویار نے بہت بڑی زمہ داری دی تھی جس پر کھرا اترنے کے لئے وہ اپنی جان بھی قربان کر سکتا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

سردار عون عباس جعفری کے حویلی میں قدم رکھتے ہی دیکھنے والوں کا ایک جم غفیر تھا جو حویلی کے باہری حصے میں کھڑا تھا۔وہ حویلی پہنچ کر سب سے پہلے انہیں کے پاس پہنچ کر دور سے ہی بایاں ہاتھ اوپر اٹھاتے ہوئے ہلایا تھا اور بس ہر طرف سردار عون عباس جعفری کے نام کا نعرہ بلند ہوا تھا۔۔

سرجری کی وجہ سے وہ زیادہ دیر نہ بیٹھ سکتا تھا اور نہ ہی کھڑا ہو سکتا تھا جس وجہ سے اسے اس کے روم تک پہنچا کر دین محمد نکل گیا تھا،جب انابی اور آغا جان کے ساتھ ہی حمزہ بھی اس کے روم میں داخل ہوئے تھے۔۔

"دیکھو سکینہ میں کہتا تھا ناں کہ اللہ ہمارے جگر کے ٹکڑے کی حفاظت کریگا۔۔!!"انیس جعفری اس کی پیشانی چومتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کرتے اپنی زوجہ سے مخاطب ہوئے تھے۔۔

وہ بھی آگے بڑھتیں اس کی پیشانی چوم کر آنکھوں میں آنسوں لیے وہیں صوفے پر بیٹھیں تھیں۔۔

ان کو تسلی دیتے ہوئے عون کی نظر جب دروازہ پر پڑی تھی جہاں حمزہ دروازہ سے ٹیک لگائے ایک نظر اسے دیکھ رہا تھا پھر اپنی آنکھوں سے گرتے آنسوؤں کو چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے صاف کر رہا تھا۔۔

عون کے ساتھ ہی آغا جان اور انابی بھی اسے دیکھ کر ساکت ہوئیں تھیں۔۔

"حمزہ۔۔میرے پاپڑ کا ٹکڑا۔۔!ادھر آؤ۔۔!!"وہ لیٹے لیٹے ہی اپنا بایاں ہاتھ بڑھا کر محبت سے اسے پکارا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

چندپل وہ اسے دیکھنے کے بعد بھاگ کر اس کے قریب پہنچتے اس کے پیروں پر گردن جھکائے آواز کے ساتھ رو دیا تھا، اسے اس طرح روتا ہوا دیکھ کر عون کا دل بے اختیار تڑپا تھا۔۔

گڈو۔۔!!"وہ اسے پکارتے ہوئے بھی تڑپا تھا۔۔"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

اس کی پکار پر وہ سر اٹھاتے اس کے بائیں بازو میں لیٹتے ہوئے ابھی تک سسک رہا تھا--

عون کو داہنے بازوں میں دو گولی لگی تھی اور اسی طرف کمر میں بھی، لیکن اس کا بایاں ہاتھ ٹھیک تھا-

وہ اسے ایک ہاتھ بڑھا کر خود میں دھیرے سے بھینچ لیا تھا--

"میں بہت ڈر گیا تھا لالہ، مجھے لگا کہ امی اور بابا کی طرح آپ بھی مجھے چھوڑ کر بہت دور چلے جائیں گے--!!" وہ سسکتے ہوئے اپنے احساسات بیان کر رہا تھا جسے سن کر اس کے حوش اڑ گئے تھے--

"میں آپ کے ساتھ، آپ کے پاس ہوں گڈو--!!" وہ اس کے سر کو سہلاتے ہوئے دھیرے سے اس کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو چوما تھا--

"آئی لو یو-- آئی ریلی ریلی لو یو لالہ، سب سے زیادہ اور بہت زیادہ--!!" وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اس کے گالوں کو زور سے چومتے ہوئے اپنی بے پناہ محبت کا اظہار کر رہا تھا--

وہ بے اختیار مسکرایا تھا، اس کی محبت تھی ہی اتنی معصوم کہ کسی کا بھی دل موہ لے--

"چلیں آپ دونوں باتیں کریں، ہم نیچے سب کو دیکھتے ہیں--!!" آغا جان اور انا بی اٹھ کر کھڑے ہوتے روم سے باہر چلے گئے تھے--

"آپ کو معلوم ہے آپی بھی بہت ڈر گئیں تھیں اور وہ بہت رو بھی رہیں تھیں--!!" وہ اب اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اس سے باتیں کرنے لگا تھا--

ماہم کے زکر پر وہ اپنے ہونٹوں کو بھینچ گیا تھا لیکن کچھ بھی کہنے سے خود کو بعض رکھا تھا--

Posted On Kitab Nagri

"آپ کو معلوم ہے وہ دو دن سے ایک بار بھی نہیں سوئیں تھیں صرف وہ موبائل کو گھور رہی تھیں۔۔!!" وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ اس کے فون کا انتظار کرتی رہی تھی، لیکن کیوں۔۔؟ اسے تو کوئی فرق نہیں پڑتا، پھر کیوں۔۔؟ کیوں وہ انتظار کر رہی تھی۔۔؟

دل سسک رہا تھا، دہائی دے رہا تھا لیکن وہ اس بار دل کی آواز پر اپنے کانوں کو بند کر گیا تھا۔۔

"انہوں نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا اور ناں ہی سو رہی تھیں اس لیے ان کا بی پی لو ہو گیا تھا، آپ کو معلوم ہے بہت مشکل سے میں نے انہیں دودھ میں دوا مکس کر کے پلا دی تھی۔۔!!" وہ اپنے کارنامہ کو فخر سے اسے بتا رہا تھا۔۔

اس دشمن جاں کا سنتے ہی وہ بے تحاشا پریشان ہوا تھا اور ایک طرف دل خوش فہمی میں بھی مبتلا ہوا تھا کہ کیا وہ اس کے لئے پریشان تھی۔۔؟ کیا اس کی آنکھیں جو کہتی ہیں وہ محسوس بھی کرتی ہے یا پھر یہ ایک گلٹ تھا جس وجہ سے وہ اس کی کال کا انتظار کر رہی تھی۔۔

لاتعداد سوچیں اس کے زہن میں آرہی تھیں جنہیں وہ ایک طرف کر کے حمزہ کو دیکھا تھا جو بیٹھتے ہوئے اپنی انگلیوں سے اسے بیڈ کے داہنے سائیڈ اشارہ کرتے ہوئے کچھ دکھا رہا تھا۔۔

عون نے گردن گھما کر اس طرف دیکھا تھا جہاں ایک وجود کمفرٹ میں لپٹا ہوا فرش پر میٹرس بچھا کر محو خواب تھا، وہ کچھ پل ساکت ہوا تھا، نظریں اس وجود سے ہٹنے سے انکاری ہوئیں تھیں۔۔ وہ بنا دیکھے بھی جان سکتا تھا کہ وہ اس کی دھڑکن سائیں ہے جو اول روز کی طرح فرش پر سو رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جہاں سو رہی تھی وہاں وہ کسی کو بھی دکھائی نہیں دے سکتی تھی جب تک کوئی واشروم کی طرف نہیں جاتا۔۔

"کب سے سو رہی ہیں گڈو۔۔؟" وہ اس پر نظریں مرکوز کیے حمزہ سے پوچھ رہا تھا، لہجے میں فکر پنہا تھی۔۔

"چار گھنٹے سے۔۔!" حمزہ اسے جواب دیتے ہوئے پھر اس کے پاس لیٹا تھا اور دونوں بھائی باتیں کرتے نیند کی آغوش میں اترتے چلے گئے تھے۔۔

وہ دواؤں کے زیر عشر سو رہا تھا جب کہ حمزہ اس کے انتظار میں بہت کم سویا تھا اس لیے وہ بھی سکون سے سو گیا تھا۔۔

نجانے کتنے گھنٹے کے بعد جب اس کی آنکھ کھلی تو وہ منہ سے کمفرٹ ہٹا کر حواسوں میں لوٹتے ہوئے ایک بار پھر اس دشمن جاں کو یاد کیا تھا جو شاید نہیں یقیناً اس سے ناراض ہو گیا تھا تبھی تو ان دو دنوں میں ایک بار بھی اس سے بات نہیں کی تھی اور وہ ہر پل اس کی آواز سننے کے لئے اس کی کال کا انتظار کر رہی تھی۔۔

وہ اپنے آپ میں کھوئی رہتی جب اسے اپنے چہرے پر کسی کی نظروں کا ارتکاز محسوس ہوا تھا، وہ اس نظروں کے لمس کو محسوس کرتے ہوئے ہی جان گئی تھی کہ وہ اس کے آس پاس ہی ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

کمفرٹ پھینکتے ہوئے وہ اٹھ کر بیٹھتے نظر بیڈ پر کی تھی جہاں آنکھیں بند کر کے لیٹے اس وجود کو دیکھ کر وہ نجانے کتنے ہی پل بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا رہی تھی پھر وہ دھیرے سے گھٹنوں کے بل کھسکتے ہوئے اس کے بیڈ کے قریب پہنچ کر فرش پر ہی بیٹھی تھی۔۔

"کوئی ایسا بھی کرتا ہے کیا سردار صاحب۔۔؟ بولیں ناں، سزا دینے کا یہ کون سا طریقہ ہے۔۔؟" وہ اس کے ہاتھوں کو نرمی سے اپنے ہاتھوں میں قید کیے اس کے ہونے کا یقین کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

نظریں بار بار اس خوبرو چہرے کا دیدار کر رہی تھیں، نظروں کی پیاس تھی جو بجھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔

چند پل بعد وہ اس کے ہونے کا یقین کرتے ہوئے اس کے بازوؤں پر بندھی پٹی دیکھ کر بے اختیار روئی تھی۔۔

وہ جو آنکھیں بند کر کے اس کے ہاتھوں کے لمس کو اپنے ہاتھوں پر محسوس کرتے ہوئے بے یقین ہوتا سونے کا دکھاوا کر رہا تھا اب کی بار اپنے آپ کو سمجھا نہیں پایا تھا اور اس نازک وجود کی تکلیف کا سوچ کر وہ اپنی آنکھیں دھیرے دھیرے کھول گیا تھا۔۔

وہ اسے آنکھیں کھولتے ہوئے دیکھ کر اس کے ہاتھوں کو نرمی سے چھوڑتے جلدی سے اپنے آنسوں صاف کیے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

"کیسے ہیں آپ--؟" وہ آج ساری جنگ؛ ساری انا پسِ پشت ڈال کر اس کی طرف ایک قدم بڑھایا تھا--

"زندہ ہوں--!!" وہ دو لفظی جواب دیتا اپنی نظریں چھت پر مرکوز کیے اسے دیکھنے سے گریز کر رہا تھا--

وہ اس کے ٹھنڈے ٹھار لہجے کو سن کر کتنے ہی پل وہ بے یقینی سے دیکھتی رہی تھی--

"تو کیا وہ بدل گیا ہے--؟" وہ سوچنے پر مجبور ہو گئی تھی، لیکن یہ سب کچھ خود کا ہی کیا دھرا تھا تو کسی اور پر الزام کیوں--؟

"آپ کو کسی بھی قسم کے گلٹ میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ سب کچھ آپ کی وجہ سے نہیں ہوا ہے بلکہ میں نے خود اتنے دشمن پال رکھے ہیں یہ ان کی وجہ سے ہوا ہے استانی سائیں--!!" وہ اس کی گمبھیر آواز اور خوبصورت لبوں لہجے کو دو دن بعد سنتی اس میں کھو جاتی جب اس کے کہے آخری لفظ اسے ساکت کر گئے تھے--

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"استانی سائیں--!!" وہ اس کے کہے لفظ ایک بار پھر دوہرا رہی تھی-- تو کیا وہ اب اس کی سردارنی سائیں نہیں رہی--؟ کیا وہ اس کا خود کے قریب بیٹھنے اور اس کی فکر کو وہ گلٹ سمجھ رہا تھا--؟

وہ آنکھوں میں آنسوں لیے ایک بے یقین نظر اس پر ڈال کر اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی جب اس کی آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر فرش کی زینت بنا تھا--

Posted On Kitab Nagri

وہ بنا کچھ بولے وہاں سے اٹھ کر واشروم میں چلی گئی تھی، مقابل شخص کا انداز اس کا لہجہ اسے مارنے کو کافی تھا، وہ کب اس سے اس لہجے میں مخاطب ہوا تھا جو وہ برداشت کر پاتی۔۔وہ تو اس کے میٹھے رویے کی عادی ہو گئی تھی۔۔

وہ اس کے جانے کا یقین کرتے اپنی آنکھیں میچ گیا تھا، دل اس وقت درد کی انتہاؤں پر پہنچا ہوا تھا۔۔

وہ واشروم میں بند ہو کر بے تحاشا رو رہی تھی، وہ نہیں سمجھ پا رہی تھی کہ اسے اتنا برا کیوں لگ رہا ہے۔۔؟

پانچ منٹ بعد وہ وضو کرتے ہوئے باہر آکر دو رکعت شکرانہ کی نماز ادا کی تھی پھر وہ ایک نظر اسے دیکھتی ہوئی باہر نکل گئی تھی۔۔وہ اپنے آنکھوں کو بند کیے بھی اس کا جانا محسوس کر گیا تھا۔۔

وہ دین محمد سے اس کی دوا، پرہیز سب کچھ اچھے سے معلوم کر کے اب کچن میں داخل ہوئی تھی۔۔

وہ جلدی جلدی ہاتھ چلاتے ہوئے اس کے لئے سوپ تیار کر رہی تھی جب انابی کچن میں داخل ہوئیں تھیں اور اسے اس طرح عون کے لئے کام کرتے دیکھ کر خوش ہو گئیں تھیں۔۔

"دھی آپ عون کے لئے یہ بنا رہی ہیں۔۔؟"وہ اس کے قریب آکر کھڑی ہوئی تھیں۔۔

"جی انابی۔۔!"وہ جھجک محسوس کرتے دھیمی آواز میں کہتے سر کو جھکا گئی تھی۔۔

"بیٹا اس میں شرمندگی کی تو بات نہیں ہے جو آپ اس طرح شرمندہ ہو رہی ہیں، آپ نے کبھی مجھ سے کہا نہیں تھا لیکن میں جانتی ہوں کہ آپ نے ہر پل، ہر لمحہ عون کا انتظار کیا تھا اور جب اللہ نے ہم سب پر

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کرم کیا تو پھر آپ نے یہ انا کی جنگ کو بیچ میں کیوں لے کر آئیں۔۔؟ محبت اور انا کبھی ایک ساتھ نہیں رہ سکتی ہیں کیونکہ یہ ایک دوسرے کی وہ دشمن ہیں جو کبھی آمنا سامنا تک کرنا پسند نہیں کرتی ہیں، اگر محبت ہو تو انا کبھی نہیں آنی چاہیے اور اگر انا آ گئی تو محبت بڑی خاموشی کے ساتھ وہاں سے نکل جائے گی۔۔!!" وہ آج اس کے دل کو صاف کرنے کی ٹھان چکی تھیں۔۔

"م۔۔م۔۔ محبت۔۔!!" وہ لڑکھڑا گئی تھی۔۔

"ہاں محبت۔۔! آپ کی آنکھوں نے یہ راز چھپانے سے انکار کر دیا ہے ماہم، وہ صاف بتاتی ہیں کہ آپ کو عون عباس جعفری سے بے انتہا محبت ہے۔۔!!" وہ اسے کندھے سے پکڑ کر خود سے لگاتے ہوئے مسکرا پڑی تھیں۔۔

"اور ایک راز کی بات بتاؤں، وہ بھی آپ سے بے انتہا محبت کرتے ہیں اور وہ آج سے نہیں کرتے بلکہ جب وہ خود بارہ سال کے تھے تب سے وہ ڈنکے کی چوٹ پر آپ سے محبت کا اظہار کرتے تھے۔۔ مت خود کو اور انہیں تکلیف دیں میری جان، آج مجھے ان کی آنکھوں کی اداسی اور وہ محبت جو ہمیشہ آپ کو دیکھ کر آتی تھی وہ ماتم کرتی نظر آئی ہے۔۔!!" وہ اس کے گالوں کو تھپتھپاتے ہوئے سمجھا رہی تھیں۔۔

"وہ نہیں کرتے کوئی محبت وحبت، وہ تو اب مجھ سے صرف نفرت کریں گے انابی۔۔ وہ تو مجھے کبھی معاف بھی نہیں کرینگے، بھلا دل کو چیرتے لفظوں پر بھی کوئی کسی کو معاف کر سکتا ہے۔۔؟ میرے لفظ بڑے جان لیوا تھے۔۔!!" وہ اپنے ہونٹوں کو بھینچے دل ہی دل میں روئی تھی، لیکن وہ انہیں تکلیف

Posted On Kitab Nagri

نہیں پہنچانا چاہتی تھی اس لیے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹرے لے کر بقول اس کے ظالم پلس کھڑوس سردار سائیں کے کمرے کی طرف بڑھی تھی -- دل بے اختیار دھڑکا تھا، انابی کی بات سوچ کر وہ کچھ پل وہیں دروازہ کے قریب رکی تھی --

"تو کیا میری آنکھوں سے سب کو معلوم ہو گیا ہو گا -- ؟ نہیں -- نہیں -- !!" وہ خود سے سوال کرتے ہوئے خود ہی انکاری ہوئی تھی --

"کیوٹ اپیا آپ یہاں کیوں کھڑی ہیں، اندر دیکھیں لالہ کو ڈریسنگ کروانی ہے اس لیے نرس اندر ابھی گئیں ہیں اور انہوں نے مجھے باہر نکال دیا -- !!" وہ ابھی وہیں کھڑی رہتی جب روم سے باہر نکلتے حمزہ نے منہ پھلائے نرس کا بتا کر اس کا بی پی ہائی کیا تھا، وہ بنا سوچے سمجھے دھاڑ سے دروازہ کھولتے غصے سے اندر داخل ہوئی تھی --

نرس جو فرسٹ ایڈ کٹ لے کر عون کی طرف بڑھ رہی تھی اسے اندر داخل ہوتے دیکھ کر ابھی کچھ کہتی کہ اس سے پہلے ہی وہ ٹرے ٹیبل پر رکھتے اس کے ہاتھ سے جھپٹ کر باکس لیتے اس کے سامنے کھڑی ہوئی تھی --

"آپ جا سکتی ہیں یہاں سے، شکریہ لیکن ہم ان کی ڈریسنگ کروا لیں گے -- !!" وہ برفیلے انداز میں اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اسے باہر کا راستہ دکھا کر دروازہ لاک کیا تھا --

Posted On Kitab Nagri

عون جو ابھی تک اس کے تیور سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا اسے دروازہ لاک کر کے اپنی طرف آتے دیکھ کر اپنا چہرہ دوسری طرف کر گیا تھا،دل بار بار خوش فہمی میں مبتلا ہو رہا تھا لیکن وہ اسے ڈپٹ رہا تھا۔۔

وہ اسے رخ موڑتے دیکھ کر وہیں تھمی تھی،آنکھیں نمکین پانیوں سے بھری تھی جنہیں وہ اندر اتارتے ہوئے خود کو پرسکون رکھنے کی کوشش کرتی پلٹ جانے کو تھی لیکن پھر اپنی جنگ کو چھوڑ کر اس کی طرف قدم بڑھا گئی تھی جیسے وہ ہمیشہ اس کی طرف قدم بڑھا جاتا تھا۔۔

وہ بنا کچھ بولے واشروم سے ٹاول بھگو کر لے کر آئی پھر اس کی شرٹ الماری سے نکال کر لے آئی تھی۔۔

وہ اب اس کی کاروائی دیکھ رہا تھا۔

وہ اب اپنے دھڑکتے دل کو ڈپٹتے ہوئے اس کے قریب آکر جھکی تھی اور ہاتھ اس کی گردن کے قریب کیا تھا جب وہ اپنی پلکیں اٹھا کر اسے دیکھتا سوالیہ نظروں سے ایک ابرو اچکا گیا تھا جیسے پوچھ رہا ہو کہ کیا کرنے کا ارادہ ہے۔۔؟

"دین محمد کو بلا دیں،آپ سے نہیں ہو گا۔۔!!" وہ اس کا خیال کرتے ہوئے دین محمد کو پکارا تھا جب وہ جلدی سے اس کی طرف بڑھتی ایک ہاتھ اس کے بائیں بازو پر رکھتے دوسرا ہاتھ اس کی گردن کے گرد حمائل کرتی اسے سہارا دیتی اٹھانے کی کوشش کرتی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھایا تھا۔۔یہ سب بہت اچانک ہوا تھا،وہ اس پر زیادہ زور نہ دے کر خود بھی کوشش کرتے اٹھ بیٹھا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس کے قریب ہی بیڈ پر بیٹھ گئی تھی، روم میں معنی خیز خاموشی پھیلی ہوئی تھی لیکن دونوں کی دھڑکنیں ایک ہی انداز میں دھڑک کر ایک دوسرے کو سکون دینے کا باعث بنی تھیں--

پہلی بار اس کے اتنے قریب بیٹھنے پر اس کا چہرہ لال سرخ ہوا تھا، وہ ہاتھ اس کی شرٹ کی بٹن پر رکھتے اسے ایک نظر دیکھا تھا جو اسے دیکھنے کے بجائے دوسری طرف دیکھ رہا تھا، لیکن اس کے ہاتھوں کی لرزش وہ صاف محسوس کر سکتا تھا--

وہ ہمیشہ اسے کرتا شلوار پہنے نظر آیا تھا لیکن آج وہ بلیک پینٹ پر بلیک ہی شرٹ پہنے رف سے حولیہ میں بھی بہت ہینڈسم لگ رہا تھا--

وہ اس کی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے شرٹ دھیرے سے نکال کر اس کے زخموں کا معائنہ کیا تھا اور پھر بالکل پروفیشنل انداز میں اس کی ڈریسنگ کر کے ٹاول سے گردن اور بازوں کو پوچھ کر اسے شرٹ پہنائی تھی--

"زخم بہت زیادہ گہرے ہیں--!!" وہ خود کو نارمل کرنے کے لئے اس سے بات کر رہی تھی--

"ہاں جب زخم لگتے ہیں تو وہ گہرے ہی ہوتے ہیں--!!" وہ زہر خند انداز میں مسکرایا تھا لیکن اس کی مسکراہٹ میں پنہا درد دیکھتے وہ ساکت ہوئی تھی--

پھر خود کو سنبھال کر کچھ بھی کہنے سے گریز کرتے سوپ لے کر اس کی طرف بڑھی تھی--

Posted On Kitab Nagri

"سردار عون عباس جعفری کو ہمدردی لفظ سے بڑی نفرت ہے اس لیے استانی سائیں آپ مجھ سے ہمدردی کا رشتہ بھی نہیں رکھیں تو یہ ہم دونوں کے لیے سب سے بہترین ہوگا--!!" وہ پہلی بار ہاتھ اٹھا کر اسے روکتے ہوئے لاجواب کر گیا تھا--

"کس نے کہا آپ سے کہ میں ہمدردی کر رہی ہوں آپ سے، ہمم-- کیوں بھلا آخر--؟" وہ چمچ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی--

عون بنا منہ کھولے اس رنگ بدلتی تتلی پر نظریں مرکوز کی تھی، وہ سوچنے پر مجبور ہوا تھا کہ آخر چل کیا رہا ہے--

"دو دن پہلے کہے آپ کے لفظوں نے جو زخم یہاں پہنچایا ہے وہ ان گولیوں کے زخم سے کہیں زیادہ ہے، میں آپ سے دستبردار نہیں ہو رہا ہوں لیکن میں آپ سے دور ہونا چاہتا ہوں کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ پھر کبھی آپ کو مجھ سے کوئی اذیت اور تکلیف پہنچے--!!" وہ اپنے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنے ہونٹوں کو بھینچ گیا تھا--

وہ اسے زبردستی منہ کھولنے کا کہتی اسے سوپ پلانے لگی تھی، وہ جانتی تھی کہ ان کے بیچ بہت سی باتیں ادھوری ہیں اور جب تک وہ پوری نہیں ہونگی دونوں ہی تکلیف میں مبتلا رہیں گے--

"دیکھیں سردار صاحب بات کچھ یوں ہے کہ اس وقت میں کوئی لڑائی نہیں چاہتی، آپ مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتے ہیں تو کوئی مسلہ نہیں ہے-- لیکن میں اس روم سے، آپ کے پاس سے ایک انچ بھی

Posted On Kitab Nagri

نہیں ہلونگی۔ لڑائی اپنی جگہ لیکن اپنے پارٹنر کا خیال رکھنا اپنی جگہ--!!" وہ اپنے ہی دھن میں مگن کیا کہہ رہی تھی اسے کچھ بھی نہیں معلوم تھا، حوش تو تب آیا جب وہ اس کے چمچ والے ہاتھوں کو پکڑ کر کھینچا تھا وہ جھٹکے سے اس کے قریب ترین ہوئی تھی--

"پارٹنر--! کیا پارٹنر کا مطلب بھی جانتی ہیں--؟" وہ اس لفظ پر حیران ہوتے ہوئے اپنی سردارنی سائیں کو غور سے دیکھا تھا--

اس وقت دونوں کا چہرہ اتنا قریب تھا کہ اس سے سانس لینا تک دشوار ہوا تھا، چہرہ شرم سے لال سرخ ہوا تھا--

عون نے اس گلابیاں چھلکاتے رخسار کو بہت غور سے دیکھا تھا، دل بے اختیار دھڑکا تھا وہ خود کو ڈپٹتے ہوئے طنزیہ مسکراہٹ اس کی طرف اچھالتے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں سے آزاد کیا تھا--

"مم---میں یہ رکھ آؤں--!!" وہ فوراً ٹرے لے کر باہر بھاگی تھی--

"یااللہ یہ تو مغرور، ظالم پلس کھڑوس سردار کے ساتھ ساتھ ٹھرکی سردار بھی ہیں--افف--!!" وہ دروازہ پر کھڑی بلند آواز میں تبصرہ کرتی اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر اس کھڑوس سردار کی نظروں کا لمس خود پر سے مٹانے کی کوشش کی تھی--

اندر وہ اس کی حرکات و سکنات کا جائزہ لیتے ہوئے حیران رہ گیا تھا--

Posted On Kitab Nagri

رات کا دوسرا پہر تھا جب وہ کھلے گیٹ سے اندر داخل ہوا تھا، آنکھیں شدت غم سے سرخ تھیں؛آنسوں پلکوں کی باڑ پھلانگ کر باہر نکلنے کو بیتاب تھے، پیر بے جان تھے۔۔وہ جب بھی یہاں آتا تھا اسی حال میں آتا تھا۔۔

رات کے اس ہولناک اندھیرے اور خاموشی کو چاند کی روشنی اور اس کے پیروں کے نیچے آتے پتوں کے چرچراہٹ کی آواز ایک عجیب سا منظر پیش کر رہی تھی۔۔

وہ لڑکھڑاتے قدموں سے آگے بڑھتا لائن سے بنی ان تین قبروں کے سامنے رو کا تھا اور پھر ضبط کے سارے بندھن توڑتے وہ سسکتے ہوئے گھٹنوں کے بل زمین پر گرا تھا۔۔

وہ جب بھی یہاں آتا تھا اسے ایسا محسوس ہوتا جیسے وہ آج ہی اپنوں کو اس منو مٹی طلے دفنایا ہو۔۔

"مما۔۔مما۔۔!آپ ہمیشہ مجھے چاند کہتی تھی ناں، کیوں چاند کہتی تھیں جب کہ آپ کو معلوم بھی تھا کہ چاند ہمیشہ تنہا ہوتا ہے اس کے ساتھ کوئی نہیں ہوتا ہے۔۔ مما دیکھیں اپنے چاند کو وہ بھی تنہا ہے اور

Posted On Kitab Nagri

تنہا مر رہا ہے مما--!!" وہ بے تحاشا رو رہا تھا، آج اسے کچھ بھی یاد نہیں تھا بس وہ آج اپنی فیملی کو یاد کر رہا تھا جو اسے تنہا کر گئے تھے--

"پاپا آپ نے دیکھا اپنے شانزل کو؛ آج بھی وہ وہیں کھڑا ہے جہاں آٹھ سال پہلے کھڑا تھا، کیوں دیا پاپا آپ نے اس کا ہاتھ میرے ہاتھوں میں، جب آپ کو معلوم تھا کہ اس کے حصے میں صرف درد ہی آئے گا، صرف تکلیف ہی ملے گی اسے--!!" وہ قبر کی مٹی کو اپنے ہاتھ سے سہلاتے ہوئے اس منو مٹی تلے سوئے وجود سے شکوہ کر رہا تھا--

انتہا یہ تھی کہ وہ ان سے باتیں کر کے خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا--

"کیا ہمیشہ خسارہ ہی میرے حصّے میں آئے گا یا پھر کبھی محبت کی ایک بوند بھی میرے نصیب میں ہو گی--؟ بہت ترسا ہوں محبت کو، اپنوں کو لیکن شانزل زاویار کو کبھی محبت راس ہی نہیں آتی ہے--!!" وہ سسک رہا تھا، تڑپ کر شکوہ شکایات کر رہا تھا--

"شانزل زاویار ٹوٹ چکا ہے، اس کے پاس اب کچھ نہیں بچا؛ وہ ادھورا ہے اسے پورا کرنے والا شاید کوئی نہیں ہے، کوئی شانزل زاویار کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتا-- سب کو لگتا ہے اس کے پاس دل نہیں ہے--!!" وہ نجانے کتنے گھنٹے روتا رہا تھا پھر وہ فاتحہ پڑھ کر وہاں سے قریبی مسجد پہنچا تھا، فجر کی نماز ادا کر کے وہ پھر روپوش ہوا تھا، وہ اس حال میں مہینوں تک کسی کا سامنا نہیں کر سکتا تھا--

Posted On Kitab Nagri

پریہان نے سوجے پپوٹوں اور بھاری ہوتے سر کے ساتھ آنکھیں کھولی تھی۔وہ اس وقت پسینہ سے شرابور ہوئی تھی؛خواب ہی ایسا دیکھا تھا،وہ خواب میں اس دشمن جاں کو روتے دیکھ کر بے چینی سے اٹھ بیٹھی تھی جب رات کا ایک ایک منظر اس کی آنکھوں کے سامنے سے گزرتا ہوا اسے ساکت کر گیا تھا۔۔

چند پل بعد وہ سب کچھ فراموش کر کے کمرے سے نکل کر اسے ڈھونڈ رہی تھی،بے چینی حد سے سوا تھی؛وہ ہر کمرے کو رات کے تین بجے چیک کر رہی تھی لیکن وہ اسے کہیں بھی نہیں ملا تھا۔۔

اتنا بڑا ازاویار مینشن سناٹوں میں ڈوبا اسے ڈر و خوف میں مبتلا کر گیا تھا۔۔

وہ اب جلدی جلدی باہری دروازہ کے قریب پہنچ کر ونڈو سے لان میں ٹہلتے گارڈ کو دیکھ رہی تھی جو اپنی ڈیوٹی پر معمور تھے،وہ ان کپڑوں میں باہر بھی نہیں نکل سکتی تھی۔وہ اسی کے کپڑوں میں ملبوس تھی۔۔

"کہاں ہے آپ۔۔؟"وہ اس دشمن جاں کو یاد کر رہی تھی جس سے نفرت کی دعویدار تھی لیکن آج اس نفرت میں پنہا فکر اسے محسوس تک نہیں ہو رہی تھی۔۔

وہ صبح سورج کی روشنی پھیلنے تک وہیں بیٹھی رہی تھی لیکن آج رضیہ کے سوا ایک بھی ملازمین اندر نہیں آئے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

صبح سے دوپہر ہو گئی لیکن وہ جس کا انتظار کر رہی تھی وہ انتظار ہی رہا۔رضیہ اسے صبح سے کچھ ناں کچھ ٹرے میں لے کر آتی اور وہ اسے ویسے ہی واپس کر دیتی۔۔

"میم پلیز یہ کھالیں،آپ نے صبح سے کچھ بھی نہیں کھایا ہے طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔!!"وہ اس کی منت کر رہی تھی لیکن پر یہان نے نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا۔۔

"جب تک وہ اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے تب تک میں نہیں کھاؤں گی۔انہیں بلادیں؛وہ کیوں نہیں آرہے ہیں میرے سامنے،مجھے ان سے بات کرنی ہے۔۔!!"وہ غصّہ کرنا چاہتی تھی لیکن کر نہیں پا رہی تھی۔چہرہ رونے کی وجہ سے لال سرخ ہوا تھا آنکھوں کے پپوٹے بھاری ہوئے تھے،آواز رونے کے باعث بھاری ہو رہی تھی۔۔

"میم میں شاداب سر کو بلاتی ہوں۔۔!!"وہ اس کی بات نہیں سن رہی تھی اس لئے وہ اب شاداب کو بلانے جارہی تھی،وہ اس کے اس مالک کی مالکن تھی جو ہمیشہ ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھتے آرہا تھا۔۔

وہ اس حولیے میں تو کسی سے نہیں مل سکتی تھی اس لئے وہ سب سے پہلے اپنے سلک کا ٹراؤزر اور شرٹ اس پر دوپٹہ لیے جو آج رضیہ نے دھلوائے تھے وہ پہن کر دوپٹہ سر پر لے کر وہ باہر آئی تھی جہاں شاداب کسی سے فون پر مصروف تھا۔۔

"نورین سر کی ایک ماہ تک کی ساری میٹنگ کینسل کر دو،اور اگر کوئی پرابلم ہو آفس میں تو مینیجر دیکھ لیگا،میں بھی آتا جاتا رہوں گا۔۔!!"وہ کسی کو ہدایت دے رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"شاداب بھائی کیا وہ کہیں چلے گئے ہیں۔۔؟وہ ایسے کیسے مجھے یہاں قید کر کے جا سکتے ہیں۔۔؟"وہ اسے مخاطب کرتے ہوئے پریشان ہوئی تھی۔۔

اس کی آواز سن کر شاداب اپنی نظریں فرش پر مرکوز کر گیا تھا،وہ کیسے اسے بتاتا۔۔؟

"ہاں وہ لندن جا رہے ہیں۔۔!!"وہ ایک لفظی جواب دے کر مڑا تھا جب اس کی بات سن کر وہ حیرت سے آنکھیں واں کر گیا تھا۔۔

"اپنے سر سے کہہ دیں کہ جب تک وہ نہیں آجاتے اور اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے تب تک ایک بھی لقمہ مجھ پر حرام ہے۔۔!!"وہ ضدی انداز میں کہتی بھاگ کر روم میں بند ہو گئی تھی۔۔

اور شاداب سوچ میں تھا کہ وہ رابطہ کرے بھی تو کیسے کرے،کیونکہ وہ موبائل بند کر کے رات میں اسے ہی دے دیا تھا۔۔

وہ سب سے رابطہ توڑ کر خود روپوش تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ صوفے پر بیٹھ کر مین دروازہ پر نظریں مرکوز کیے بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی، صبح سے دوپہر اور دوپہر سے رات ہو گئی تھی، اس نے رضیہ کو اس کے کوارٹر بھیج دیا تھا۔ وہ جانا نہیں چاہتی تھی لیکن اس کے حکم پر عمل کرتے ہوئے چلی گئی تھی۔۔

"آپ اگر ضدی ہیں ناں شانزل زاویار تو پریہان عباس جعفری آپ سے زیادہ ضدی ہے، جب تک آپ میرے سامنے نہیں آئیں گے اور وعدہ نہیں پورا کریں گے میں بھی اپنی ضد سے ایک انچ نہیں ہٹوں گی۔۔!!" وہ بھوک ہڑتال کیے خیالوں میں اس سے مخاطب ہوئی تھی۔۔

رات کا گیارہ بج رہا تھا وہ ویسے ہی لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی تھی جب دروازہ پر کھٹکا ہوا تھا، وہ نظر اٹھا کر دروازہ کی سمت دیکھتی ساکت ہوئی تھی، نظریں اس دشمن جاں پر مرکوز تھیں جو اپنی جیکٹ کندھے پر رکھے لڑکھڑاتے قدموں سے گھر میں داخل ہوا تھا۔۔

وہ صوفے سے اٹھ کر اس کے قریب گئی تھی جو نظریں اس پر مرکوز کیے ایک قدم اس کی طرف بڑھایا تھا۔۔

بال بے ترتیب سے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے، کپڑے شکن زدہ تھے، چہرہ لال سرخ اور آنکھیں۔۔ ہاں آنکھیں ہر احساس سے آری تھی ان میں زندگی کی ایک بھی رمک پریہان کو نہیں دکھائی دے رہی تھی۔۔ اس کا دل اسے اس حال میں دیکھ کر کچھ پل کے لئے دھڑکنا بھول گیا تھا۔ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ اسے ہوا کیا ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں لگتا ہے ناں ہنی کہ میں تم سے بھاگ رہا ہوں۔۔؟ لیکن میں تم سے نہیں خود سے بھاگ رہا ہوں، دیکھو ہنی شانزل زاویار کو۔۔!!" وہ لڑکھڑاتے لبوں لہجے میں اس سے مخاطب ہوتا لال سرخ آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

اس کے لہجے میں کانچ کی کرچیوں سی چبھن محسوس ہوئی تھی۔۔

وہ جیکٹ فرش پر پھینکتے ہوئے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں جکڑتے ہوئے درد سے بے حال ہوا تھا اور وہ جو ابھی تک ساکت کھڑی تھی بھاگ کر اس کے قریب پہنچی تھی جب وہ پورے قد سے فرش پر گرا تھا۔

اس کی چیخ بے ساختہ حلق سے نکلی تھی۔۔

"شان۔۔ شان، اٹھیں میری طرف دیکھیں، شان کیا ہوا ہے آپ کو۔۔!!" وہ اس کا سر اپنے گود میں رکھے بے تحاشا روتے ہوئے اس کے گالوں کو تھپتھپا رہی تھی لیکن وہ آنکھیں موندے حوش و خرد سے بیگانہ تھا، وہ آج آٹھ سال بعد اسے اپنے پسندیدہ نام سے پکار رہی تھی لیکن آج وہ اس پکار کو سننے سے قاصر تھا۔۔

"شاداب بھائی۔۔!" وہ اب شاداب کو پکار رہی تھی جو اس کی ایک آواز پر بھاگتے ہوئے لاؤنج میں آیا تھا لیکن اسے اس طرح دیکھ کر وہ بھی کچھ پل سن کھڑا رہا تھا۔۔

"دیکھیں انہیں کیا ہو گیا ہے۔۔؟" وہ ابھی تک روتے ہوئے اس کے سر کو سہلا رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ پریشان نہ ہوں، سب سے پہلے ہم انہیں روم میں لے کر چلتے ہیں--!!" وہ خود کو سنبھال کر اب شانزل کو کندھوں سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے اس کو بھی ایک طرف سے پکڑنے کو کہا تھا لیکن وہ جو صبح سے بھوک ہڑتال پر تھی جس وجہ سے وہ بھی چکر سا محسوس کر رہی تھی--

وہ اور شاداب اسے کسی طرح سے روم میں لا کر بیڈ پر لٹا دیا تھا اور خود باہر نکلا تھا--

وہ اس کے قریب ہی بیڈ پر بیٹھ کر اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی جو آج اسے ویران لگا تھا، اس کا دل اسے اس حالت میں دیکھ کر کُرلا یا تھا--

وہ کانپ رہا تھا، پریہان اسے کانپتے ہوئے دیکھ کر اس پر کمفرٹ درست کرتے ہوئے جلدی سے دروازہ کے پاس پہنچی تھی--

"شاداب بھائی آپ ڈاکٹر کو کال کریں پلیز--!!" وہ اس دشمن جاں کے لئے منت پر اتری تھی جسے دیکھ کر شاداب بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہوا تھا--

"ہاں میں ڈاکٹر کو کال کر رہا ہوں لیکن ہمیں تب تک سر کو شاور کے نیچے کھڑا کرنا ہے--!!" وہ موبائل جیب میں رکھتے ہوئے شانزل کے وجود سے کمفرٹ ہٹا کر اسے واشروم میں لے جا رہا تھا--

"کیا آپ مجھے بتانا پسند کریں گے کہ انہیں کیا ہوا ہے--؟انہیں ٹھنڈ لگ رہی ہے اور آپ انہیں شاور دلانے کی بات کر رہے ہیں--!!" وہ پریشانی سے آنکھوں میں آنسوں بھرے اس پوچھ رہی تھی لیکن اسے شاید بتانے کی اجازت نہیں تھی--

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ بنا جواب دیے اسے شاور کے نیچے کھڑا کرتے ہوئے شاور آن کیا تھا، جیسے جیسے اس پر پانی کی بوندیں پڑ رہی تھی اس نے کانپنا بھی بند کر دیا تھا۔۔

شاداب اسے چینج کروا کر پھر سے روم میں لایا تھا جب ڈاکٹر سیفی روم میں داخل ہوتے ہی اپنا بیگ پھینک کر اسے پکڑتے ہوئے بیڈ پر لٹا دیا تھا۔۔

یہ ساری کارروائی وہ روم کے وسط میں کھڑی ملاحظہ فرما رہی تھی۔۔

اب اسے کمفرٹ اوڑھاتے ہوئے سیفی نے بی پی چیک کیا پھر ایک انجکشن لگا کر لائٹ آف کرتے باہر نکلنے لگا تھا جب وہ حواس میں لوٹتے ہوئے اس کے پیچھے بھاگی تھی۔۔

"سیفی بھائی۔۔!!" وہ اس کے پیچھے آتے زور سے پکارتے ہوئے دروازہ کھولا تھا۔۔

"شش گڑیا۔۔! وہ ڈسٹرب ہوگا۔۔!!" وہ اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے چپ رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے دروازہ بند کرتے ہوئے لاؤنج میں آکر بیٹھا تھا جہاں شاداب بھی سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا۔۔

"آپ یہاں کیسے اور انہیں کیا ہوا ہے آپ دونوں لوگ جانتے ہیں لیکن مجھے بتا نہیں رہے۔۔ اور آپ تو ہمیشہ لالہ سے کہتے ہیں کہ آپ کی ان سے اب دوستی نہیں ہے پھر یہ کیا ہے۔۔؟" وہ کئی سوالات ایک ہی سانس میں پوچھتے ہوئے اسے شاکی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"گڑیا میں تو اس سے بھی یہی کہتا ہوں کہ میری عون عباس جعفری سے دوستی نہیں ہے -- کیونکہ میں ان دونوں کو کھونا نہیں چاہتا، بھلا بتاؤ کیا میں ایسا کر سکتا ہوں -- !!" وہ اب اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا --

وہ اس کی بات سمجھتے ہوئے وہیں سنگل صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھی تھی --

"وہ ٹھیک ہیں میم، آپ پریشان نہ ہوں -- !!" شاداب اسے جھوٹی تسلی دیتے ہوئے خود کو کوس رہا تھا --

"وہ ٹھیک بالکل نہیں ہیں، کیا آپ دونوں کو کہیں سے بھی وہ شانزل زاویار لگ رہے تھے -- نہیں مجھے تو نہیں لگے تھے -- !!" وہ اسے ڈپٹتے ہوئے رونے لگی تھی اس کی نظروں سے اوجھل ہی نہیں ہو رہا تھا شانزل کا آج والا روپ --

"گڑیا رونا بند کرو، ہاں یہ بات کسی سے نہیں بتانا ہے یہاں تک کہ شانزل کو بھی نہیں -- !!" وہ اسے پرسکون رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے اسے بتانے کی ٹھان چکا تھا --

"ڈاکٹر کیا جو میں سوچ رہا ہوں وہی آپ کرنے جا رہے ہیں، یہ مشکل ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں ہے۔ اگر میم ساتھ دیں تو ہم ایک بار پھر اسی شانزل زاویار کو دیکھیں گے جو سب کے دلوں پر راج کرتا تھا -- !!" سیفی کو دیکھتے ہوئے شاداب بھی پرجوش ہوا تھا اسے پریہان میں ایک امید کی کرن نظر آنے لگی تھی ---

Posted On Kitab Nagri

"بالکل شاداب۔۔ میری گڑیا بہت بہادر ہے، اور دل کی بھی بہت پیاری ہے کیونکہ یہ عون عباس جعفری کی بہن اور شانزل زاویار کی بیوی ہے۔۔!!"وہ بھی پرجوش سا ہوا تھا۔۔

وہ ان دونوں کو دیکھتی اپنے ہاتھوں کو مروڑ رہی تھی، اسے کچھ عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔۔

"گڑیا میں جانتا ہوں کہ یہ دو خاندانوں کا مسلہ ہے جس میں میں کچھ نہیں بولنا چاہتا ہوں لیکن شانزل کی زندگی کے اس رخ سے پردہ ہٹانے کو میں تیار ہوں۔۔!!"وہ تمہید باندھتے ہوئے اسے دیکھ کر سب کچھ بتانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"اسے کچھ نہیں ہوا ہے یہ تنہائی کا شکار ہے،اسے کوئی سمجھنے والا، کوئی بات کرنے والا نہیں ہے، یہ اپنی فیملی کو بہت یاد کرتا ہے۔۔ تمہیں معلوم ہے ایسا اس کے ساتھ پہلی بار کب ہوا تھا۔۔؟ آٹھ سال پہلے۔۔!!" وہ اس کے اڑتے ہوئے چہرے کو دیکھ کر بتا رہا تھا۔۔

"میں جانتا ہوں کہ تم دونوں ایک ہی راہ کے مسافر ہو، دونوں نے ہی تکلیفیں اُٹھائیں ہیں لیکن اس نے تو اپنے سارے رشتے ہی کھو دیے ہیں، جب یہ اس طرح سے ہوتا ہے پھر یہ مہینوں تک کسی سے نہیں ملتا اور نہ ہی بات کرتا ہے، یہ دنیا سے بالکل کٹ جاتا ہے۔۔ اس کا اعلاج لندن کے ایک بہترین سائکاٹرسٹ سے چل رہا ہے۔۔ لیکن ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ یہ تب تک ٹھیک نہیں ہو سکتا جب تک یہ خود کو تنہا محسوس کریگا۔۔۔!!" وہ چندپل چپ ہوا تھا لیکن یہ چندپل پر یہان کی دنیا ہلانے کو کافی تھا۔۔

وہ سن ہوتے ذہن کے ساتھ اس کی داستان سن رہی تھی اور ایک فیصلے پر پہنچتے ہوئے پر سکون ہو گئی تھی۔۔

"میں نہیں جانتی سیفی بھائی کہ ان کی اور لالہ کہ دشمنی کب ختم ہو گی، میں یہ بھی نہیں جانتی کہ ہم سب کو ٹھکرا کر اس آدمی کا ساتھ یہ کیوں دے رہے ہیں۔۔؟ لیکن آج میں خود سے وعدہ کرتی ہوں کہ انہیں

Posted On Kitab Nagri

تنہا نہیں چھوڑوں گی، میں اپنی پوری کوشش کروں گی انہیں سب کی طرح نارمل زندگی کی طرف لانے کی--!!" وہ آج ان سب کے ساتھ ساتھ خود سے بھی وعدہ کر رہی تھی جسے وہ ہر حال میں نبھانے کو تیار تھی--

"آج پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ وہ چوبیس گھنٹے بعد واپس آگیا ہے ورنہ وہ دو تین دن تک کسی سے کوئی رابطہ نہیں رکھتا ہے اور میں یہ لکھ کر تمہیں دے سکتا ہوں گڑیا کہ وہ صرف اور صرف تمہارے لئے واپس آیا ہے لیکن وہ اس چیز کو مانے گا نہیں--!!" ڈاکٹر سیفی پورے یقین سے کہتے اسے ششدر کر گئے تھے--

"میم ڈاکٹر بالکل درست کہہ رہے ہیں، ہاں لیکن ایک بات اور وہ کل لندن جانے کی ضد کریں گے لیکن آپ کو انہیں روکنا ہے اور دھیرے دھیرے یہ احساس دلانا ہے کہ وہ ٹھیک ہیں--!!" شاداب بھی ان کی باتوں میں حصہ لیتے اسے بتا رہا تھا--

وہ ان دونوں سے مشورہ کرتی ہوئی اٹھی تھی جب اسے زور سے چکر آیا تھا، وہ اپنے سر کو پکڑتے دوبارہ صوفے پر بیٹھ گئی تھی--

"کیا ہوا گڑیا--! کیا تم بھوکی ہو؟" وہ پریشانی سے اس کی طرف بڑھا تھا--

"میم میں کچھ لاتا ہوں آپ کھالیں، آپ جب مضبوط رہینگی تبھی تو ان کا خیال رکھ سکتی ہیں--!!" وہ اس کے لئے اٹھ کر کچن میں جانے لگا تھا جب وہ اس کی بات سن کر واپس مڑا تھا--

Posted On Kitab Nagri

"نہیں شاداب بھائی؛ انہوں نے بھی تو کچھ نہیں کھایا ہوگا؟ میں اب اُن کے ساتھ ہی کھانا کھاؤنگی۔۔!!" وہ خود کو سنبھالتی روم میں دوبارہ داخل ہوئی تھی۔ نظر اس پر پڑی تھی جو دواؤں کے زیر اثر بے خبر سو رہا تھا لیکن چہرے پر رقم درد صاف جھلک رہا تھا۔۔

وہ اس کے قریب پہنچ کر دوسری طرف سے بیڈ پر بیٹھ کر نظریں اس پر مرکوز کی تھی۔۔

"آج آپ نے آٹھ سال بعد مجھے ہنی کہا تھا، کیا آپ کو سچ میں مجھ سے نفرت نہیں ہے۔۔؟ اگر نفرت نہیں ہے تو پھر کیوں آپ نے آج تک دشمنی کا دعویٰ کیا۔۔؟" وہ سرگوشی نما آواز میں اس سے مخاطب ہوتی اپنی نیلی آنکھیں اس خوبرو چہرے پر مرکوز کی تھیں۔

"اس دشمنی کے کھیل کو شروع آپ نے کیا تھا شانزل زاویار اور اس کھیل کو ختم میں کروں گی۔۔!!" وہ ایک عظم لئے اسے دیکھتی آنکھیں بند کر گئی تھی۔۔

رات کا نجانے کون سا پہر تھا جب اس کی آنکھ بے چینی اور درد سے بے حال ہوتے ہوئے کھلی تھی، وہ رات میں انابی کے ہاتھ سے کھانا کھا کر اور دین محمد سے دوا لیکر سو گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اندھیرے کے باعث اسے کچھ بھی دیکھائی نہیں دے رہا تھا،اسے یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ کوئی روم میں ہے بھی یا نہیں۔۔؟اس کے منہ سے ہلکی سی کراہ نکلی تھی۔۔

وہ عون کے سونے کے بعد کمرے میں داخل ہوئی تھی ایک نظر اسے دیکھ کر وہ فرش پر اپنا میٹرس روز کی طرح بچھا کر وہ لیٹ گئی تھی۔۔ نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی،ذہن میں صرف اپنی اور عون کی ساری باتیں گھوم رہی تھیں۔۔

وہ سوچتے سوچتے ابھی نیند کی آغوش میں اتری تھی جب اسے ہلکی سی کراہ سُنائی دی تھی،اس کی آنکھیں فوراً کھلی تھی۔۔

وہ روم کی لائٹس آن کرتے ہوئے نظر بیڈ پر ڈالی تھی جو درد سے بے حال اپنے ہونٹوں کو بھینچے اپنے ہاتھوں کو مٹھی کی صورت میں بیڈ پر مار رہا تھا۔۔

"عون۔۔!"وہ اسے بے تابی سے پکارتے ہوئے بھاگ کر اس تک پہنچی تھی۔۔

وہ آج اتنے سالوں بعد اسے اس کے نام سے پکار رہی تھی جس کا احساس ان دونوں کو ہی اس وقت نہیں تھا۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔؟درد ہو رہا ہے کیا آپ کو،بتائیں مجھے۔۔؟"وہ اس تک پہنچ کر اس کا کمفرٹ ہٹا کر جیسے ہی نظر ڈالی تھی اس کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی تھی۔۔

اس کی کمر کے زخم سے خون نکل کر اس کی شرٹ کے ساتھ ساتھ پوری چادر کو رنگ گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی چیخ سن کر وہ آنکھیں کھولتے ہوئے اپنی لال سرخ آنکھیں اس پر مرکوز کی تھیں جو حواس باختہ سی ہونٹوں پر ہاتھ رکھے اپنی چیخ کا گلا گھونٹنے کی کوشش میں ہلکان ہوئی تھی--

"آپ پریشان نہ ہوں، بس دین محمد سے کہیں کہ ڈاکٹر کو بلا دے--!!" وہ بمشکل بولتے ہوئے اس کے ڈرے سہمے چہرے کو دیکھ کر تسلی دی تھی--

وہ اس کی آواز پر حواسوں میں لوٹتے ہوئے سب سے پہلے فرسٹ ایڈ کٹ لے کر آئی اور اس کو بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھنے میں مدد کرتی اس کی خون سے رنگی شرٹ کو نکال کر پھینکتے ہوئے کمر سے ہٹی بینڈیز کو دیکھا تھا--

وہ ایک پل کے لئے شرم سے اپنی نظریں جھکا لی تھی لیکن پھر وہ اس کی تکلیف کا سوچتے شرم کو دور ہٹاتے ہوئے اس کی کمر پر بینڈیز کرنے لگی تھی--

پانچ منٹ بعد وہ بینڈیز کر کے دین محمد کو بلانے کے لیے روم سے نکلنے لگی تھی جب پیچھے سے آتی اس کی آواز پر رکی تھی--

"یہ میرا موبائل ہے اس سے دین محمد کو کال کر کے کہیں--!!" وہ فوراً اس کا موبائل لیتی کال کر کے ڈاکٹر کو لانے کا کہتی دوبارہ اس کے قریب آئی تھی--

Posted On Kitab Nagri

"زیادہ درد ہو رہا تھا تو آپ نے مجھے بلایا کیوں نہیں۔۔؟ کیا آپ کے دل میں میری بس اتنی ہی جگہ تھی جو میری نادانی کی وجہ سے اب ختم ہو گئی ہے سردار صاحب۔۔!!" وہ اپنے آنکھوں میں آنسوں لیے اسے دیکھتے ہوئے وہ سوال کر رہی تھی جس کا جواب وہ دینا نہیں چاہتا تھا۔۔

وہ ایک ہاتھ بڑھا کر اپنا موبائل اٹھاتے ہوئے نیچے کال کرتے ہوئے کسی ملازمہ کو بلایا تھا چادر بدلنے کے لئے۔۔

وہ اپنی بات سمیت خود کو نظرانداز کیے جانے پر بے بسی سے آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو ہتھیلی سے صاف کرتے واشروم گئی تھی۔۔

وہ اپنے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتے ہوئے بے تحاشا روئی تھی، زیادہ رونے سے اس کا سانولہ چہرہ گلابی ہوا تھا۔۔

ملازمہ کی آواز سنتے وہ باہر نکلی تھی جہاں انابی اور آغا جان سمیت سب موجود تھے۔۔دس منٹ بعد چادر بدل کر اسے پھر سے لٹایا گیا تھا وہ دور کھڑی اسے دیکھ رہی تھی جو اس کی طرف دیکھنے سے بھی گریز کر رہا تھا۔۔

ڈاکٹر کو دیکھانے کے بعد سب لوگ کچھ وقت تک اس کے پاس بیٹھے تھے جنہیں وہ سونے کے لئے بھیج چکا تھا اور خود بھی زبردستی آنکھیں موند گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ وہیں دروازہ پر کھڑی نجانے کب تک اسے دیکھتی رہتی جب اسے اپنے سر کو ادھر اُدھر پٹکتے دیکھ کر ایک بار پھر اس کے پاس پہنچی تھی۔۔

اب کی بار وہ بنا کچھ بولے بیڈ پر اس کے قریب پہنچ کر بیٹھتی اس کی پیشانی پر اپنے نرم و ملائم ہاتھ رکھا تھا۔ عون نے اسے محسوس کرتے ہی پٹ سے اپنی آنکھیں کھولیں تھیں، اس کی نظر سیدھے اس پری پیکر کے اداس چہرے پر پڑتی اس کے دل کو تڑپا گئیں تھیں۔۔

"کہا تھا آپ سے ناں کہ مجھ سے ہمدردی نہیں کریں۔۔!!" وہ دھیمے لہجے میں مخاطب ہوتا اپنی پیشانی پر رکھے اس کے ہاتھ کو دھیرے سے ہٹایا تھا۔۔

وہ اپنے ہاتھوں کے ہٹائے جانے پر تڑپ اٹھی تھی۔۔

"کس نے کہا آپ سے کہ یہ ہمدردی ہے۔۔؟ ہمدردی نہیں ہے یہ۔۔!!" وہ اب کی بار غصے سے اس کی طرف دیکھتی ہوئی دھیمی آواز میں کہتی اسے ساکت کر گئی تھی۔۔

"ہمدردی نہیں ہے یہ تو پھر کیا ہے استانی سائیں۔۔؟" وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس سے مخاطب ہوا تھا۔۔

وہ اس کے آج دوبارہ استانی سائیں کہنے پر بلبلا اٹھی تھی، اسے ایسا محسوس ہوا جیسے سردار عون عباس جعفری نے اس کے منہ پر تماچہ مارا ہو۔ وہ اس کے لفظ سن کر بے اختیار اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے جھکی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے آپ استانی سائیں کہہ کر اذیت دے رہے ہیں سردار سائیں، اگر اس لفظ کو آپ میری سزا کے طور پر استعمال کر رہے ہیں تو بھی مجھے یہ نہیں سننا ہے بلکہ آپ مجھے کوئی اور سزا دے لیں مجھے منظور ہے--!!" وہ اس کی حرکت کے بعد اب اس کے کہے لفظوں اور انداز پر بے یقینی کا شکار ہوا تھا--

وہ بے بس ہوئی تھی جب اس کی آنکھ سے آنسوں ٹپکتا اس دشمن جاں کی داڑھی میں جزب ہوا تھا--

وہ اس کے آنسوؤں کو اس طرح بے مول ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا لیکن اس وقت وہ بے بس تھا--

"کیا آپ میرا سر دبا سکتیں ہیں سردارنی سائیں پلیز--!!" وہ اپنے لفظوں سے اس کی تکلیف کم کر گیا تھا، وہ اس کی سردارنی سائیں تو کیا وہ تو اس کی دھڑکن سائیں تھی، وہ بھلا اسے تکلیف میں کیسے دیکھ سکتا تھا--

وہ اس کے منہ سے اپنے لیے سردارنی سائیں سن کر اپنی بے قرار نظریں اس پر مرکوز کیے اپنے نرم ہاتھوں سے اس کے سر کو دبانے لگی تھی، اس کے لفظوں نے ماہم کے دل پر مرہم کا کام کیا تھا--

وہ اس کی کرم نوازی محسوس کرتے آنکھیں موند گیا تھا--

وہ رات بھر اس کے قریب بیٹھی اس کے سر کو سہلاتی رہی تھی، صبح اس کی انگلیوں کے لمس پر عون کی آنکھیں کھلی تھیں، وہ ابھی تک اس کے قریب بیٹھی اسے دیکھتے ہوئے اس کے سر کو سہلا رہی تھی--

Posted On Kitab Nagri

"آپ سوئی نہیں تھیں۔۔!!" وہ حیران ہو کر اسے دیکھ رہا تھا، آنکھیں بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھیں۔۔

"نہیں، آپ اب کیسا محسوس کر رہے ہیں۔۔؟" وہ اس سے پوچھتی اس کے پاس سے اٹھی تھی۔۔

"ٹھیک ہوں۔۔!!" دو لفظی جواب دے کر وہ خاموش ہوا تھا۔۔

"آپ سو جائیں۔۔!!" وہ اسے ہدایت دیتے ہوئے اسے جاتے دیکھ رہا تھا۔۔

"ابھی آپ ناشتہ کر کے دوا لیں پھر میں سو جاؤں گی۔۔!!" وہ ناشتہ منگوا کر اس کا منہ دھلاتی ہوئی، پہلے اسے ناشتہ کروا کر دوا دی پھر خود ناشتہ کر کے اپنے میٹرس کے پاس پہنچی تھی جب اس کی آواز سن کر واپس مڑی تھی۔۔

"وہاں نہیں سونا ہے، جا کر حمزہ کے روم میں سوئیں، نیند پوری کر کے ہی اٹھنا ہے۔۔میں بھی دین محمد کے ساتھ آج مردان خانے میں ہی رہوں گا۔۔!!" وہ اسے دوبارہ میٹرس پر جاتے دیکھ کر تفصیل دیتا روک گیا تھا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ پہلے ہی دن سے میٹرس پر کیو سو رہی ہے لیکن اسے میٹرس پر سوتے دیکھ اسے اچھا نہیں لگتا تھا۔۔

وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے باہر نکلی تھی پھر دوبارہ روم میں گردن ڈالتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔۔

"آپ نے مردان خانے میں زیادہ دیر تک بیٹھنا نہیں ہے بلکہ آرام کرنا ہے۔۔!!" وہ حق سے اس پر روب جماتی غائب ہوئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی اس ادا پر وہ پہلی بار دل سے مسکرایا تھا۔۔

چہرے پر سورج کی سنہری کرنیں پڑتے ہی وہ اپنی آنکھیں بمشکل کھولتے ہوئے، اپنے بھاری ہوتے سر کو دباتے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھاتے ہوئے شاداب کو وائس میسج بھیجا تھا۔۔

"شاداب پرائیویٹ جیٹ تیار کرو مجھے آج ہی لندن جانا ہے۔۔!!" وہ جانتا تھا کہ لندن جانے کے باوجود مہینوں لگ جائیں گے اسے ٹھیک ہونے کے لئے۔۔

وہ اٹھنے لگا تھا جب اسے اپنے قریب کسی کے وجود کی خوشبو محسوس ہوئی تھی، وہ بے اختیار مڑ کر اسے دیکھتے ہوئے حیران ہوا تھا جو اس کے قریب ہی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے سو رہی تھی۔۔

اس کے چہرے پر پڑتی سورج کی سنہری کرن اسے اور بھی سنہرا بنا رہی تھی، خوبصورت گلابی چہرہ، بند پلکیں اور اس پر پتلی سی کھڑی ناک۔۔ وہ اس سے آگے اس پری وش کو دیکھ ہی نہیں پایا تھا جو اس کے اس بے جان وجود میں ایک زندگی کی رمق سی محسوس کروادی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے سر کو جھٹکتے ہوئے اٹھا تھا جب اسے رات کا منظر یاد آیا تھا، وہ بے ساختہ اپنے ہونٹوں کو بھینچے واشروم میں داخل ہوا تھا اور ایک گھنٹے بعد وہ اسے اسی طرح سویا ہوا چھوڑ کر خود لندن کے لئے روانہ ہوا تھا--

"شاداب میرے واپس لوٹنے تک پریہان کا خیال رکھنا اور میں کہاں ہوں یہ اسے بتانے کی کوشش بھی نہیں کرنا-- !!" وہ اپنی لال سرخ آنکھوں سے سامنے تیار جیٹ کو دیکھ رہا تھا اور ہدایت شاداب کو دے رہا تھا لیکن اس دل کا کیا کرتا جو بار بار اپنے قریب سوئے ہوئے اس وجود کو چھوڑ کر آنے پر دھتکار رہا تھا--

"سر کیا آپ نے میم سے بات نہیں کہ ، انہوں نے آپ کا انتظار کرتے ہوئے کل صبح سے کچھ بھی نہیں کھایا ہے-- !!" شاداب اسے روکنے کی ایک ادنٰی سی کوشش کر رہا تھا--

وہ اس کی بات سن کر ٹھٹکا تھا، رگوں میں دوڑتا خون جیسے سرد پڑا تھا جب اس کا موبائل بجا تھا، وہ زاویار منشن کا نمبر دیکھ کر بنا سوچے سمجھے کال اٹھا گیا تھا لیکن کال سنتے ہی وہ چیختا ہوا اپنی گاڑی کی طرف بھاگا تھا، ذہن مفلوج ہوا تھا، اسے دیکھتے شاداب بھی اس کے ساتھ ہی نکلا تھا--

"ہنی اگر خود کو نقصان پہنچانے کی زرا سی بھی کوشش کہ ناں تو ساری دنیا کو آگ لگا دوں گا-- "!!

وہ موبائل پھینکتے گاڑی میں بیٹھتے بڑبڑایا تھا، بے چینی حد سے سوا تھی--

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اس کی آنکھ کھلی تو وہ بے چینی سے اٹھ کر اسے ادھر اُدھر تلاش کرنے لگی, روم سے مُنسلک اسٹڈی روم اور بالکونی میں دیکھنے کے بعد وہ باہر آئی تھی لیکن رضیہ کے سوا اسے کوئی بھی دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔

اس دشمن جاں کی تلاش میں اس کا دل دھڑک دھڑک کر پاگل ہو رہا تھا۔۔

"کیا وہ سچ میں مجھے ہمیشہ کی طرح چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔۔؟" وہ بے چینی سے سڑھیاں اترتی ہوئی لاؤنج میں آئی تھی۔ وہ اسے اپنے قریب نہ پا کر سوچنے پر مجبور ہو گئی تھی۔۔

"رضیہ آپ نے شانزل کو کہیں دیکھا ہے۔۔؟" وہ اپنے خدشات کو دور کرنے کے لئے رضیہ سے پوچھ رہی تھی،اس دشمن جاں کے خیال سے ہی دل دھڑک دھڑک کر پاگل ہو رہا تھا۔۔

"میم وہ تو لندن چلے گئے ہیں۔۔!!" رضیہ اسے حیرانی سے دیکھتی ہوئی بتا رہی تھی لیکن اس کی بات سن کر اس کا ذہن مفلوج ہوا تھا، وہ اپنے لڑکھڑاتے وجود کو سنبھال کر تیزی سے سیڑھیاں اترتی ہوئی لاؤنج میں رکھے فون کے پاس پہنچی تھی۔۔

وہ فون پر رضیہ سے نمبر لگوا کر کان کے پاس رکھتے ہوئے اپنے روتے دل کی دہائی پر بے بسی سے سسکیوں سے روئی تھی، جب ایئر پیس سے اس دشمن جاں کی آواز سنتے خود کو روک نہیں پائی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"تو آج پھر ایک بار شانزل زاویار نے پر یہان شانزل کے یقین کو توڑ دیا۔۔!!" وہ اس کی آواز سنتے ہی سسک پڑی تھی، آج آنکھوں کے ساتھ ساتھ دل بھی رو رہا تھا۔۔

"پر یہان۔۔!!" وہ اسے پکارتے ہوئے بے چین ہوا تھا لیکن وہ سن کب رہی تھی۔۔

"پر یہان کی ضرورت تو کبھی کسی کو تھی ہی نہیں، پر یہان کسی کے لیے ضروری نہیں ہے، آپ کے لئے تو بالکل بھی نہیں۔۔!!" وہ بے اختیار ہوئی تھی آج پہلی بار اس دشمن جاں کے سامنے۔۔ شانزل اس کی آواز اور لہجے میں پنہا درد کو محسوس کرتے بے بسی کی انتہاؤں پر پہنچا ہوا تھا۔۔

"جا رہے ہیں ناں تو خوشی خوشی جائیں لیکن یہ یاد رکھیے گا کہ میں ایک لقمہ بھی اپنی حلق سے نیچے نہیں اتاروں گی اور ہاں اسے صرف دھمکی مت سمجھیے گا، پر یہان شانزل اپنے ضد کی بہت پکی ہے اور یہ بات آپ سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا ہے۔۔!!" وہ طنزیہ ہنسی ہنستی اس کی روح فنا کر گئی تھی۔ مقابل شخص کچھ کہتا کہ اس سے پہلے ہی وہ فون رکھتے ہوئے ایک بار پھر روئی تھی۔۔

"آج میرے اس یقین کو مت توڑیے گا شانزل ورنہ پر یہان آج ٹوٹ کر بکھر جائے گی۔۔!!" وہ اپنے چکراتے سر کو پکڑتے ہوئے باہری دروازہ کی طرف دھیمے قدموں سے بڑھ رہی تھی۔ لیکن کل سے کچھ بھی نہ کھانے کی وجہ سے اس کو چکر محسوس ہو رہا تھا اس لیے وہ وہیں فرش پر دیوار سے ٹیک لگائے کھڑی ہوئی تھی۔ اسے یقین تھا کہ وہ ضرور آئیگا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تیس منٹ بعد وہاں سے دھیرے قدموں سے چلتی ہوئی داخلی دروازے کی سمت جارہی تھی جب راہداری میں رکھے کرسٹل کے شوپیس میں الجھ کراس پر گرتی کہ کسی نے مضبوطی سے اسے اپنے حصار میں جکڑتے ہوئے گرنے سے بچا کر اسے اپنی سمت موڑا تھا--

شانزل زاویار کو اپنے سامنے دیکھ کر وہ ایک بار پھر سسکی تھی--

"آپ نے واپس آکر میرے ٹوٹے بکھرے یقین کو جوڑ دیا ہے شان--!!" وہ اس کی شرٹ کی کالر اپنے ہاتھوں میں بھینچے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی، آنسوں لڑیوں کی صورت میں رخسار سے ہوتے فرش پر گر کر بے مول ہو رہے تھے--

شانزل اس کا رویا رویا سوجا ہوا چہرہ دیکھ کر تڑپ اٹھا تھا، اس کا دل ابھی تک اپنی جگہ پر نہیں آیا تھا۔ وہ جب بھاگتے ہوئے اندر داخل ہوا تو اسے کرسٹل پر گرتا ہوا دیکھ کر حواس باختہ ہو کر اس کی طرف بھاگا تھا لیکن اب اسے اپنی باہوں میں سہی سلامت دیکھ کر خود کو روک نہیں پایا تھا اور اسے خود میں سمیٹ کر زور سے بھینچا تھا--

وہ اس کے سینے سے لگی اور زور و شور سے رو رہی تھی، یہ آنسوں آج کے نہیں بلکہ ان آٹھ سالوں کے تھے جن میں اس کا یقین ٹوٹا تھا--

"ہنی پاگل کر دیا ہے تم نے مجھے--!!" وہ اسے خود میں بھینچے سب کچھ بھولا تھا--

Posted On Kitab Nagri

"کیا میں اب بھی آپ کی ہنی ہوں جیسے آٹھ سال پہلے تھی۔۔؟آپ نے کل بھی مجھے ہنی کہااور آج بھی۔۔!!"وہ اس کے سینے سے سر اٹھا کر پوچھتی اسے ساکت کر گئی تھی۔۔چند پل بعد وہ حواس میں لوٹتے ہوئے اسے خود سے دور کیا تھا،وہ اسے کوئی امید کی کرن نہیں تھما سکتا تھا۔۔

وہ آنکھوں میں آنسوں لیے اسے خود کو جھٹکتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔

"تم نے بھی تو آٹھ سال بعد کل مجھے شان کہا تھااور آج بھی شان کہا ہے تو کیا اب تمہاری نفرت ختم ہو گئی کیونکہ میں آج بھی وہی تمہارااور تمہارے خاندان کا واحد دشمن شانزل زاویار ہوں۔۔!!"وہ اسے دیکھتے ہوئے طنزیہ ہنسی ہنستے ہوئے اسے ساکت کر گیا تھا۔۔

وہ کیسے اعتراف کر لیتا، کھیل تو اب شروع ہوا تھا۔۔

وہ اس کے لفظوں اور حرکت پر بے یقین ہوتی اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔

"میں نے تو آپ سے کبھی نفرت کی ہی نہیں شانزل۔۔!!"وہ اپنی نیلی جھیل سی آنکھوں میں سمندر لیے اسے لاجواب کرتی ایک قدم آگے بڑھی تھی۔۔

اس کے انداز پر اس کے دل میں ہلچل مچی تھی۔وہ کانچ کے ٹکڑوں پر قدم رکھتے ہوئے ایک درد بھری مسکراہٹ اس کی طرف اچھالتی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔

وہ کچھ کہنے کے لئے اپنے ہونٹوں کو کھولتا جب نظر اسکے خون سے رنگے پیروں پر پڑی تھی،وہ اس کی طرف دیکھ کر تڑپ اٹھا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ کیا کر رہی ہو پر یہاں--؟ پاگل مت بنو--!!" وہ اسے کانچ کے ٹکڑوں پر دوسرا قدم رکھتے ہوئے دیکھ کر بے اختیار چیخ اٹھا تھا اور اس کی طرف بڑھا تھا جب وہ اسے ہاتھ اٹھا کر روک چکی تھی--

"میں آپ کی طرف قدم بڑھا رہی ہوں شان، چاہیں تو مجھے تھام لیں؛ چاہیں تو میرے اس بڑھے ہوئے ہاتھ کو جھٹک کر مجھے دنیا کے سامنے رسوا کر دیں--!!" وہ اپنے زخموں کی پرواہ کئے بغیر دوسرا قدم اٹھا کر جیسے ہی کانچ پر رکھنا چاہا تھا سامنے کھڑے اس ساکت وجود میں ہلچل ہوئی تھی اور وہ پل میں ہی اسے بنا پاگل پن کا کوئی موقع دیے اسے اپنے بازوؤں میں سمیٹ کر اٹھاتے ہوئے لاؤنج میں آیا تھا--

فرش پر ہر طرف خون ہی خون نظر آرہا تھا جسے دیکھ کر ایک بار پھر اس کا دل بے اختیار تڑپا تھا--

"شاداب ڈاکٹر کو بلاؤ فوراً--!!" وہ چیخ کر شاداب سے کہتے ہوئے اس کے پاس ہی فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس کے پیروں سے کانچ نکالنے کی کوشش کرنے لگا تھا--

وہ اسے خود کے لئے فکر مند ہوتے ہوئے دیکھ رہی تھی--یہ کون سا انداز تھا جہاں وہ ایک طرف اس کے وجود سے انکاری تھا اور دوسری طرف اس کی تکلیف بھی نہیں دیکھ سکتا تھا--

وہ اس کے پیروں سے کانچ کا ٹکڑا نکالنے میں کامیاب ہوتا فوراً اس کے پیروں کی بینڈیز کرنے لگا تھا جب ڈاکٹر اندر داخل ہوتے وہاں پہنچے تھے--

وہ درد کا ٹیبلٹ دے کر اور کچھ ہدایت دیتے ہوئے روانہ ہو گئے تھے--

Posted On Kitab Nagri

"سر آپ کے کپڑوں پر خون لگا ہے چینج کر لیجیے، میں ابھی رضیہ سے آپ کے لئے کھانا بھیجتا ہوں--!!" شاداب اسے اس کی شرٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کچن کی طرف بڑھا تھا--

پر یہان اس سارے وقفے میں ایک بار بھی اس دشمن جاں کے چہرے سے نظر نہیں ہٹا سکی تھی--

وہ نجانے کتنے دیر تک خاموش کھڑا فرش پر نظریں مرکوز کیے سوچتا رہتا جب اسے اپنے چہرے پر اس کی نظروں کا ارتکاز محسوس کرتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔ لیکن اس کے دیکھنے پر بھی وہ اپنی نظریں نہیں ہٹا سکی تھی--

وہ بنا کچھ بولے آگے بڑھ کر اسے ایک بار پھر اپنے مضبوط بازوں میں بھرتے سیڑھیاں چڑھتے اپنے روم میں داخل ہوا تھا اور اسے بیڈ پر لٹا کر خود چینج کرتے ہوئے دوبارہ روم میں داخل ہوا تھا جب رضیہ اسے ٹرے پکڑاتے ہوئے چلی گئی تھی--

وہ دونوں اس وقت خاموش سے تھے، جیسے طوفان آنے کے بعد خاموشی ہوتی ہے۔ وہ اس کے سامنے ٹرے رکھتے ہوئے اسے کھانے کا اشارہ کرتے خود بھی کھانے لگا تھا، کھانے کے بعد وہ اسے دوا دے کر تکیہ درست کرتے لٹایا تھا--

"ابھی تمہیں آرام کی ضرورت ہے، سو جاؤ، ہم بعد میں بات کریں گے--!!" وہ اس پر کمفرٹ درست کرتے ہوئے خود وہیں صوفے پر بیٹھ گیا تھا--

Posted On Kitab Nagri

وہ ایک کتاب اٹھا کر پڑھ رہا تھا لیکن ہر بیس منٹ بعد وہ جب اسے دیکھتا تو وہ آنکھیں واں کیے ٹیبل کو گھورتے نظر آتی تھی۔۔اسی طرح دو گھنٹے تک یہی سلسلہ جاری رہا تھا جب وہ ایک لمبی سانس لیتے ہوئے خود کو پر سکون رکھنے کی کوشش کرتے اس کے قریب آیا تھا۔۔

"آخر تم سو کیوں نہیں رہی۔۔؟"وہ اس کی نیند سے بھری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

"میں نہیں سو سکتی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ میرے سوتے ہی آپ مجھے چھوڑ کر چلے جائیں گے، جیسے ہمیشہ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔۔!!"اس کے لفظوں میں بسا درد اور بے یقینی کو دیکھ کر وہ ایک بار پھر بے بسی کی انتہاؤں پر پہنچا ہوا تھا۔۔

"یقین رکھو اس بار۔۔تم نے روکا ہے مجھے پھر میں کہیں کیسے جا سکتا ہوں۔۔!!"وہ اس کے قریب بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھ کر اس کی بے یقینی کو دور کرنے کے لئے پہلا قدم اٹھایا تھا۔۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے آنکھیں بند کر گئی تھی،اور وہ بھی اس تھکا دینے والے وقت کے بعد اس کے قریب ہی لیٹ گیا تھا۔۔

"میں جانتا ہوں ہنی کہ یہ سب کچھ تم نے میرے لئے کیا ہے، لیکن مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے، کیا میں آج بھی تمہاری نظروں میں وہی شان ہوں جو آج سے آٹھ سال پہلے تھا۔۔!!"وہ اس کے چہرے کو دیکھ کر بے اختیار جھکا تھا اور اس کی پیشانی پر اپنا لمس چھوڑتے ہوئے اپنی آنکھیں موند لیں تھیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ آج ہاسپٹل سے دوبارہ چیک اپ کرواکر واپس آیا تھا،دس دن کی دیکھ بھال کے بعد وہ اب بالکل ٹھیک تھا،اسے ٹھیک دیکھ کر سبھی رب کا شکرادا کررہے تھے۔۔

ان دس دنوں میں ان دونوں کے درمیان تھوڑی بہت تبدیلی یہ ہوئی تھی کہ وہ اس پر حق جتانے لگی تھی اور وہ خاموش تماشائی بنا اس کے ہر انداز اور لہجے کے بدلاؤ پر غوروفکر کررہا تھا۔۔

اس وقت رات کا دس بج رہا تھا،گاؤں کی رات بہت جلدی ہو جاتی ہے،وہ لوگ بھی رات کا کھانا کھا کر اپنے اپنے روم میں تھے۔۔

وہ روز کی طرح اپنا بستر فرش پر لگا کر اس پر بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی اور عون واشروم میں تھا،دس منٹ بعد وہ فریش ہو کر سیاہ ٹی شرٹ پر سیاہ ٹراؤزر پہن کر نکلا تھا۔وہ کتاب سے نظر اٹھا کر اسے جیسے ہی دیکھا اس کی نظریں ٹھہر گئیں تھیں۔۔

کھڑے مغرور نین نقش،اونچا قد،بے حد خوبصورت پرکشش آنکھیں،گوری رنگت جو سیاہ کپڑے پہن کر اور بھی خوبرو لگ رہا تھا۔۔وہ نجانے کتنے پل اسے دیکھتی رہتی جب عون کا موبائل بجا تھا،اس کے دیکھنے میں خلل پیدا ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ایک بار اسے اور ایک بار اپنے کتاب پکڑے سانولے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی، وہ بس اس کے اور اپنے رنگ کا موازنہ کر رہی تھی جب عون کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تھی جو موبائل پر دین محمد سے مخاطب تھا--

"ہیلو سردار سائیں--! ہمارے گندم کے گودام میں آگ لگ گئی ہے، ابھی مجھے خبر ملی ہے لیکن مجھے یہ دشمنوں کی کوئی چال لگ رہی ہے--!!" وہ سردار عون عباس جعفری کی آواز سن کر کہہ رہا تھا--

"دین محمد گودام کے آس پاس بہت چھوٹی چھوٹی بستیاں ہیں، اگر ہم وقت پر نہیں پہنچے تو یہ آگ کے شعلے ان تک ناں پہنچ جائے--!!" وہ اٹھ کر پریشانی سے کھڑا ہوا تھا۔اس کی بات سن کر ماہم بھی اٹھ کر اس کے قریب آئی تھی--

"سردار سائیں--! آپ وہاں تنہا نہیں جا سکتے ہیں، کیونکہ یہ خبر کتنی پکی ہے میں نہیں جانتا ہوں--!!" وہ اس کی وجہ سے پریشان ہوا تھا--

"دین محمد تمہیں جس کام کے لئے شہر بھیجا ہے وہ کر کے ہی واپس آنا، میں جا رہا ہوں۔ گودام میں لگی آگ سے بچاؤ ہو سکتا ہے لیکن اگر گاؤں کے ایک بھی فرد کو نقصان پہنچا تو میں خود کو معاف نہیں کر سکتا--!!" وہ اسے سختی سے ہدایت دیتے فون بند کر کے ڈراسے اپنی ریوالور لیتے ہوئے جلدی جلدی جوتے پہننے لگا تھا--

Posted On Kitab Nagri

"سنیں -- ! کیا ہوا ہے -- ؟" وہ اس کے قریب کھڑی اسے اتنی رات کہیں جانے کی تیاری کرتے ہوئے دیکھ کر مخاطب ہوئی تھی --

اس کے لہجے اور انداز پر چند پل کے لئے اس کے ہاتھ تھمے تھے پھر وہ اپنے کام میں مصروف ہو گئے --

"گودام میں آگ لگ گئی ہے، دین محمد یہاں نہیں ہے اس لیے میں خود جا رہا ہوں -- ! !" وہ اسے مختصر سا بتا کر اب گاڑی کی چابی لینے بڑھا تھا جب وہ اچانک اس کے آگے ہاتھ پھیلا کر کھڑی ہوئی تھی، وہ حیرت سے اسے دیکھ کر سوالیہ نظروں سے ایک ابرو اچکا یا تھا --

"یہ اس طرح سے دیکھ کر آپ مجھے ڈرا نہیں سکتے ہیں، دیکھیں صاف بات ہے یا تو میں آپ کو جانے نہیں دوں گی یا پھر میں خود آپ کے ساتھ جاؤں گی -- ! !" وہ گردن اکڑا کر کہتے ہوئے اسے پہلی بار مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی --

"اچھا لیکن اتنی کرم نوازی مجھ پر کس خوشی میں ہو رہی ہے، زرا بتانا پسند کریں گی سردارنی سائیں -- ! !" وہ اپنی بے ساختہ مسکراہٹ کو اپنے ہونٹوں کو بھینچے روکنے کی کوشش میں ہلکان ہوا تھا --

"میں ان بھیڑیوں کے چنگل میں آپ کو تنہا کیسے جانے دے سکتی ہوں -- ! !" وہ آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے اپنی شال لپیٹ کر اس کے سامنے کھڑی ہوئی تھی --

Posted On Kitab Nagri

"اگر وہ بھیڑیا ہیں تو سردار عون عباس جعفری بھی شیر ہے اور جنگل میں شیر کو شکار کرنے کے لئے دعوت کی ضرورت نہیں ہوتی ہے، وہ شکاری تک خود ہی پہونچ جاتا ہے--!!" وہ اب اپنی ریوالور چیک کر کے جیکٹ پہن رہا تھا--

"شیر کی طاقت کو بخوبی مانتی ہوں ہوں لیکن آپ شیرنی کی استعداد کو نظرانداز نہیں کر سکتے ہیں۔جب شیر مشکل میں ہوتا ہے تو شکار اس کی باؤنڈ پاٹنر شیرنی کرتی ہے--!!" وہ اسے لاجواب کرتی اس کے ساتھ جانے کے لئے تیار کھڑی تھی--

"سردارنی سائیں میں آپ کو نہیں لے جاسکتا ہوں، وہاں حالات کیسے ہیں کچھ بھی نہیں معلوم ہے--!!" وہ اب اسے سختی سے منع کرتا ہوا دروازہ کی سمت بڑھا تھا--

"ٹھیک ہے نہ لے کر جائیں مجھے لیکن میں آپ کے پیچھے ضرور آؤں گی--!!" وہ ہٹ دھرمی سے کہتی ہوئی اس سے پہلے باہر نکلی تھی اور وہ پیچھے سے اسے بے بسی سے دیکھ رہا تھا--

وہ جانتا تھا کہ وہ ضد کی پکی ہے اس لیے وہ اس کے پیچھے ضرور آئے گی--

"اچھا چلیں میرے ساتھ، لیکن میرے ساتھ ہی رہنا ہے، اب وہاں کوئی ضد مت کرنے لگ جائیگا--!!" وہ اسے اپنے ساتھ لے کر جاتے ہوئے ہدایت دینا نہیں بھولا تھا--

اس کی گاڑی گیٹ سے نکلتے ہی گارڈ کی پانچ گاڑیاں بھی پیچھے نکلیں تھیں--

Posted On Kitab Nagri

بھرپور نیند لینے کے بعد بھی وہ اپنی آنکھیں بمشکل کھولتے کسمساتے ہوئے ہاتھ داہنے بازوں میں رکھا تھا لیکن وہ اس بات سے انجان تھی کہ دھیرے سے رکھا ہاتھ کسی کو بڑی زور سے لگا تھا۔۔

وہ اسے اپنے قریب ترین دیکھ کر آنکھیں واں کیے بڑے غور سے دیکھ رہی تھی۔۔

"آپ جیسا نظر آنے کی کوشش کرتے ہیں ویسے ہیں نہیں، پھر آپ یہ دکھاوا کیوں کر رہے ہیں۔۔؟ دشمنی اور نفرت کے جذبات میں بھی نرمی کون کرتا ہے بھلا۔۔؟" وہ اس کے خوبرو چہرے پر نظریں مرکوز کیے سوچوں میں گم تھی جب وہ اس کے ہاتھ لگنے کی وجہ سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھتے ہوئے نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر ہٹایا تھا۔۔

"یہ اتنی زور سے ہاتھ مار کر پریہان شانزل کس چیز کا بدلہ لے رہی ہے۔۔!!" وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے عام سے لبوں لہجے میں کہتا اسے ساکت کر گیا تھا۔۔

وہ حیران تھی اس کے کہے ہوئے لفظ پر جو وہ اس کے نام کے ساتھ بڑے آرام سے اپنا نام جوڑ دیا تھا۔۔

"شانزل زاویار کے اپنے احساسات اور جذبات کو اپنے تک رکھنے کا بدلہ لیا ہے پریہان شانزل نے۔۔!!" وہ حواس میں لوٹتے ہوئے اسے دوبدو جواب دیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"جزبات اور احساسات کوئی عام شے نہیں ہیں جو ایسے ہی بانٹ دیا جائے، کبھی کبھی انہیں اپنوں کے لئے دل میں دبانا پڑتا ہے--!!" وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا اٹھ کر واشروم میں بند ہوا تھا--

تھوڑی دیر بعد وہ باہر نکل کر اس کے قریب آیا تھا-

"اٹھو واشروم لے کر چلوں تمہیں--!!" وہ اس کے پیروں کی وجہ سے اس کو اپنے بازؤں میں اٹھاتے ہوئے واشروم میں لے جا کر کھڑا کرتے خود باہر نکل کر کھڑا ہوا تھا--

اس کے نرم انداز پر وہ کتنی دیر تک سوچوں میں غرق رہی تھی، وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ اس سے ہمدردی دکھا رہا ہے یا پھر ہمدردی کی آڑ میں محبت بھی موجود ہے--

وہ دس منٹ بعد اپنے ایک پیر پر زور دیتے ہوئے دروازہ کے قریب پہنچی تھی جب وہ باہر کھڑا اسے محسوس کرتے ہوئے دروازہ کھول کر اسے دیکھا تھا--

"میں یہیں کھڑا تھا، مجھے آواز دے لیتی--!!" وہ اس سے شکوہ نہیں کر رہا تھا لیکن کچھ تو تھا اس کے لہجے اور انداز میں جو اسے چونکا گیا تھا--

"ہمیشہ آواز دی تھی آپ کو لیکن آپ کبھی میری آواز پر نہیں پلٹے--!!" بے ساختہ اس کے منہ سے یہ لفظ نکلے تھے جنہیں وہ کہنا نہیں چاہتی تھی لیکن جو دل کے قریب محسوس ہوتا ہے شکوہ بھی انہیں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے--

وہ اس کے شکوہ پر بھی بنا کوئی تاثر دیے سنجیدگی سے اسے اپنے حصار میں سمیٹ کر روم میں لایا تھا--

Posted On Kitab Nagri

"مجھے لاؤنج میں بیٹھنا ہے۔۔!!" وہ اس کی شرٹ کی بٹن پر نظریں مرکوز کیے اسے نیچے چلنے کو کہہ رہی تھی۔۔

وہ اسے اسی طرح کسی کانچ کی گڑیا کی طرح اُٹھائے سیڑھیاں اترتے ہوئے لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھایا تھا اور خود کچن میں داخل ہوا تھا۔۔

"یااللہ کسی کھڑوس اور مغرور بندے کو بتادیں کہ پریہان کو برگر کھانے کا دل کر رہا ہے اس لیے کوئی نیک بندہ مجھے برگر ہی کھلا دے۔۔!!" وہ گردن اٹھا کر کچن کی طرف دیکھتی اپنے ہونٹوں کے قریب ایک ہاتھ رکھتی تیز آواز میں کہتے ہوئے اسے سنایا تھا۔۔

وہ ان تین دنوں کی ازیت ناک تکلیف کو بھولتے پہلی بار دل سے مسکرایا تھا، اس کی مسکراہٹ بڑی دلکش تھی۔۔

وہ فریج بند کرتے ہوئے شاداب کو فون پر برگر کا آرڈر دے کر خود دوبارہ لاؤنج سے ہوتے ہوئے سیڑھیاں چڑھتے اوپر ایک روم میں غایب ہوا تھا۔۔

"ارے روکیں تو، بلکہ مجھے برگرناں کھلائیں لیکن اس طرح ناراض ہو کر تو نہ جائیں۔۔!!" وہ اسے کچن سے نکل کر سیڑھیاں چڑھتے روم میں جاتے دیکھ کر پیچھے سے چیخی تھی لیکن اس پر کوئی اثر نہ ہوتے دیکھ کر ہونقوں کی طرح سیڑھیوں پر نظریں مرکوز کی تھیں۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"یااللہ رولیکس کی گھڑی پہننے والا، نوکروں کی فوج رکھنے والا، ٹاپ بزنس مین شانزل زاویار کا دل اتنا چھوٹا ہے کہ وہ ایک بر گر نہیں کھلا سکتا۔۔!!" وہ منہ بنا کر کافی تیز آواز میں بڑبڑاتے ہوئے نظریں کچن کی طرف کہ تھیں۔۔

تین منٹ بعد وہ روم سے کچھ لے کر سیڑھیاں اترتے ہوئے دوبارہ اس کے قریب آیا تھا، وہ اسے محسوس کر کے نظریں اوپر اٹھائیں تھیں۔۔

"یہ رہا لیپ ٹاپ جس پر روز کی کلاسز آن لائن کرنی ہے، میری اجازت کے بغیر یونیورسٹی تو دور زاویار منشن سے قدم باہر نہیں نکالنا ہے۔۔!!" وہ اسے لیپ ٹاپ پکڑاتے ہوئے اس کی نیلی آنکھوں میں اپنی کانچ سی بھوری آنکھیں گاڑے ہدایت دیتے ہوئے خود سنگل صوفے پر بیٹھا تھا۔۔

"یہ رہا تمہارے لئے موبائل، اس میں سیم ایکٹیویٹ کر دی ہے لیکن اس سے تم کسی بھی اپنی دوست کو کال نہیں کرنا، ہاں اگر تم چاہو تو اپنے لالہ کو فون کر سکتی ہو۔۔!!" وہ نیا موبائل اس کے ہاتھوں میں پکڑاتے ہوئے غور سے اس کے سنجیدہ چہرے کو دیکھا تھا۔۔

"مجھے اپنے لالہ سے بات نہیں کرنی۔۔!!" وہ موبائل کو ٹیبل پر رکھتے ہوئے اسے حیرت میں ڈال گئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ پہلے دن سے ہی تم نے کہا تھا کہ تم جب تک اپنے لالہ سے بات نہیں کر لیتی تب تک تم کھانا نہیں کھاؤ گی، لیکن تم تو کھانا بھی کھا رہی ہو اور اپنے لالہ سے بات بھی نہیں کر رہی آخر کیوں۔۔؟"وہ اسے کھوجتی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

"اگر میں اس کا جواب نہیں دینا چاہوں تو۔۔؟"وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ کر پوچھ رہی تھی۔۔

"تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔!!" وہ بیگانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے وہاں سے اٹھ کر دوبارہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے روم میں چلا گیا تھا اور وہ اس کے سنجیدہ چہرے کو دیکھ کر کچھ بھی اندازہ نہیں لگا سکی تھی۔۔

آدھے گھنٹے بعد شاداب ہاتھ میں شاپر لئے داخل ہوا تھا اور اس کے قریب پہنچ کر شاپر اسے پکڑایا تھا۔۔

وہ شاپر کھول کر دیکھتے ہوئے بے اختیار مسکرا پڑی تھی۔۔

"میم آپ نے شاید پہلی سیڑھی پر قدم رکھ دیا ہے، بس آپ پیچھے مت ہٹیے گا۔۔!!"وہ بھی سیڑھیوں کی طرف دیکھتی ہوئی اثبات میں سر ہلا یا تھا۔۔

"یہ سر نے آپ کے لئے منگوایا ہے۔۔!!"وہ برگر کو دیکھ رہی تھی جب وہ اسے بتاتے ہوئے باہر نکلا تھا اور وہ جیت کی پہلی کڑی کو جوڑتے ہوئے برگر کھاتے آن لائن کلاس لینے لگی تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ گاؤں کی حدود چھوڑ کر باہر نکلے تھے جب سردار عون عباس جعفری کی گاڑی کے پیچھے اس کے گارڈ کی پانچ گاڑیاں بھی تھیں لیکن اگلی سڑک سے بالکل سیم پانچ گاڑیاں ان کی گاڑی کے آگے پیچھے چلنے لگی تھی۔۔

وہ بیک مرر سے دیکھتے ان کی چال کو بھانپ گیا تھا۔۔

"مجھے آپ کو ساتھ نہیں لانا چاہیے تھا۔۔!!" وہ بے بسی سے اسٹیر نگ پر مکا مارتے ہوئے بڑبڑایا تھا۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔؟" وہ اسے پریشان دیکھ کر پوچھ رہی تھی لیکن وہ جواب دینے کے بجائے ایک بار پھر پیچھے دیکھ رہا تھا اور گاڑی کی اسپیڈ بڑھائی تھی۔۔

پانچ منٹ بعد اسے اپنے پیچھے کوئی بھی گاڑی نظر نہیں آئی تھی، وہ کچے راستے پر گاڑی دوڑاتے ہوئے کچھ دور آکر گاڑی روکی تھی، اسے معلوم تھا کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔۔

"سردارنی سائیں نکلیں فوراً۔۔!!" وہ خود گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلتے اسے کہتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔۔

وہ اندھیرے میں نکل کر اس کی طرف بڑھی تھی جب وہ آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں بھینچے تیزی سے قدم جنگل کی طرف بڑھایا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ گاڑی سے نکل کر چند قدم ہی دور گئے ہونگے جب پوری فضا گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھی تھی، ان کو گاڑی میں ہی سمجھ کر وہ گولیوں کی بوچھاڑ کر رہے تھے--

"یہ لوگ کون ہیں--؟" وہ ڈر و خوف سے پسینہ پسینہ ہوتے ہوئے لڑکھڑاتی سرگوشی نما آواز میں اس سے پوچھتی اس کے بازوؤں کو اپنے دوسرے ہاتھوں سے بھینچ لیا تھا--

عون اندھیرے خوفناک جنگل میں اسے لے جا کر ایک سیف جگہ پر بیٹھاتے ہوئے اس کے ڈر و خوف کو سمجھتے اس کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا--

"یہ جو بھی لوگ ہوں، بس آپ کو ڈرنا نہیں ہے سردارنی سائیں۔جب تک سردار عون عباس جعفری کی ایک بھی سانس باقی رہے گی آپ کو ایک کھرونچ بھی نہیں آسکتی ہے--!!" وہ اپنے ہاتھوں کو اس سے نرمی سے چھڑاتے ہوئے چاند کی روشنی سے چمکتے اس پُرنور چہرے پر ڈالی تھی--

"آپ یہیں رہے جب تک کہ میں واپس ناں آجاؤں--!!" وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے بہت شدت سے اپنے لب اس کی پیشانی پر رکھا تھا، کیا کچھ نہیں تھا اس لمس میں، شدت، محبت اور تحفظ کے احساس سے لبریز تھا--

گولیوں کی آواز ابھی تک آرہی تھی لیکن وہ اپنی آنکھیں بند کیے اس شدت بھرے لمس کو محسوس کرتے ہوئے سب کچھ بھولی تھی--

Posted On Kitab Nagri

وہ اسے وہیں بیٹھا کر ریوالور نکالتے ہوئے آگے بڑھا تھا جب دور کھڑی اس کی گاڑی میں بلاسٹ ہوتے ہی آگ کی لپٹیں بلند ہوئیں تھیں۔۔

وہ بلاسٹ کی آواز پر آنکھیں کھولتے ہی اپنے سامنے عون کو ڈھونڈنے لگی تھی لیکن وہ اسے کہیں دکھائی نہیں دیا تھا۔۔آگ کی لپٹیں بلند ہوتے دیکھ کر وہ چیختے ہوئے اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی۔۔

"نہیں۔۔! ایسا نہیں ہو سکتا، امی۔۔ بابا۔۔!!" وہ سسکتے ہوئے بے اختیار گھٹنوں کے بل گری تھی، اسے آج وہ لمحہ یاد آیا تھا جب اس کے اپنے اسی آگ کی نظر ہو گئے تھے۔۔

وہ عون کو ڈھونڈنے کے لئے آگے بڑھنا چاہتی تھی لیکن اس کے پیر اٹھنے سے انکاری ہوئے تھے، سانسیں بے ترتیب ہوئی تھیں، وہ چلانا چاہتی تھی لیکن لفظ کہیں گم ہو گئے تھے۔۔

سردار عون عباس جعفری اپنی ریوالور لئے آگے بڑھا تھا جب اسے محسوس ہوا کہ گولیوں کی آواز ایک طرفہ نہیں بلکہ دوطرفہ ہے، وہ حیران ہوا تھا کہ کون ایسا خیر خواہ ہے جو اس کی حفاظت کر رہا ہے۔۔

وہ دیکھنا چاہتا تھا لیکن اسے سردارنی سائیں کی حفاظت کے لئے پیچھے مڑنا پڑا تھا۔۔

وہ دوبارہ انہیں قدموں سے واپس آتے اپنی سردارنی سائیں کے قریب پہنچا تھا۔۔

"سردارنی سائیں اٹھیں ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا۔۔!!" وہ اسے ساکت و جامد ایک جگہ بیٹھے دیکھ کر اسے اٹھانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اسی طرح بیٹھی ہوئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"آ۔۔آگ۔۔!!" وہ یہی ایک لفظ بولتے ہوئے ایک طرف کو لڑھکنے لگی تھی جب وہ ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے اسے اپنی حصار میں سمیٹ لیا تھا۔۔

"سردارنی سائیں۔۔!آنکھیں کھولیں، کیا ہوا ہے آپ کو۔۔؟میری طرف دیکھیں دھڑکن سائیں، مجھے اس طرح پریشان تو نہیں کریں۔۔!!" وہ اسے ایک بازو میں سمیٹے دوسرے سے اس کے گال کو تھپتھپاتے ہوئے ہوش میں لانے کی کوشش کہ تھی لیکن وہ حوس و خرد سے بیگانہ ہوتے ہوئے اس کی آواز تک سننے سے قاصر تھی۔۔

وہ پیچھے مڑ کر ایک بار پھر جنگل کے اس حصے سے فائرنگ کی آواز پر متوجہ ہوتے ہوئے دل ہی دل میں اس خیر خواہ کا شکریہ ادا کیا تھا۔۔

وہ بنا دیر کیے اپنی زندگی کو باہوں میں سمیٹے جنگل کے دوسرے حصے میں پہنچ کر ڈھلان سے نیچے اترتے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پہنچا تھا۔۔

رات کا بارہ بج رہا تھا، ہر کوئی محوِ خواب تھا۔۔چہار سُو خاموشی اور اندھیرے کا راج تھا۔۔کسی کسی گھر سے پیلے بلب کی روشنی باہر آتے راہگیروں کو راستہ دکھا جاتی تھی۔۔

وہ اسے لئے ہی ایک گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا تھا، چند پل بعد ایک بزرگ نے دروازہ کھول کر اندھیرے کے باعث لالٹین ہاتھوں میں لیے اس آنے والے کے چہرے پر کی تھی۔۔

"بیٹا آپ کون۔۔؟"وہ اس کے ہاتھوں میں ایک اور وجود دیکھتے پریشانی سے پوچھ بیٹھے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ہم یہیں پاس کے گاؤں کے ہیں، ہماری گاڑی جنگل کے اس پار خراب ہو گئی ہے۔ یہ میری بیوی ہیں۔ انہیں معلوم نہیں کیا ہوا ہے جو یہ بے حوش ہو گئیں ہیں، ہمیں اس وقت آپ کی مدد درکار ہے--!!"

وہ اپنا اصل ظاہر نہیں کر سکتا تھا اس لیے وہ عام سے لبوں لہجے میں کہتے ہوئے ان سے مدد طلب کی تھی--

"آئیں بیٹا، اندر آجائیں--!!" وہ اسے اندر بلاتے ہوئے ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کا دروازہ کھول کر وہ کھڑے تھے--

عون ان کے پیچھے سے ہوتے ہوئے روم میں داخل ہوتے سنگل پلنگ پر اسے لٹایا تھا--

یہ بہت ہی چھوٹا سا گھر تھا جس میں دو چھوٹے کمرے اور بیچ میں ایک دالان تھی۔ کمرے میں صرف ایک سنگل پلنگ تھا اور اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا اسٹول تھا--

"بیٹا میں پانی لے کر آتا ہوں، پریشان نہ ہوں بچی کو ہوش آجائیگا--!!" وہ اسے تسلی دے کر باہر نکل گئے تھے--

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سردارنی سائیں کیا ہو گیا ہے آپ کو، پلیز آنکھیں کھول کر مجھ سے بات کریں--!!" وہ بے بسی سے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے دوبارہ اس پر جھکا تھا جب وہ پانی لے کر اندر داخل ہوئے تھے--

"بیٹا پانی کا چھینٹا ماریں، ہوش آجائیگا، میں ابھی آپ لوگ کے لئے کچھ کھانے کا انتظام کرتا ہوں--!!"

وہ جگ اسے پکڑاتے ہوئے باہر نکلنے لگے تھے--

Posted On Kitab Nagri

"نہیں آپ پریشان نہ ہوں، آپ کا بہت شکریہ جو آپ نے ہماری مدد کی، ہم آپ کے اس احسان کو کبھی نہیں بھولیں گے۔۔!!" وہ عقیدت سے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں رخصت کر کے دروازہ بند کرتے ہوئے جگ سے پانی اپنے ہاتھوں میں لیتے اس کے چہرے پر چھینٹے مارے تھے۔۔

ایک دو کوشش کے بعد اس کی پلکوں میں جنبش ہوئی تھی، وہ جگ رکھ کر اس کے قریب بیٹھتے اس کے گالوں کو نرمی سے تھپتھپاتے ہوئے اسے محبت سے پکارا تھا۔۔

"دھڑکن سائیں آنکھیں کھولیں، کیا ہوا ہے مجھ سے کہیں پلیز۔۔!!" وہ اس پر جھکا اس کے گالوں کو نرمی سے تھپتھپاتے ہوئے اب بے بسی سے منت پر اترا تھا، اپنی زندگی کو اس طرح ہوش و حواس سے بیگانہ دیکھ کر اس کا دل تڑپ اٹھا تھا۔۔

"امی۔۔ بابا۔۔!!" اس کے ہونٹوں کی جنبش سے وہ ساکت ہوا تھا، اس کی پکار کی شدّت عون عباس جعفری کی دل کی دنیا ہلانے کو کافی تھی۔۔

"دھڑکن سائیں آنکھیں کھولیں۔۔!!" وہ اس کے قریب جھکتے ہوئے اسے اپنے ایک بازو میں سمیٹے تھوڑا سا اونچا کرتے دوسرے ہاتھ سے گلاس اس کے ہونٹوں سے لگایا تھا۔ وہ بڑی مشکل سے اسے پانی پلانے میں کامیاب ہوتے گلاس اسٹول پر رکھتے اس کی طرف متوجہ ہوا تھا، جو بے تحاشا رو رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ان لوگوں نے امی بابا کو ماہم سے دور کر دیا، ماہم کو تنہا کر دیا۔۔ میں بالکل تنہا ہوں، کوئی میرے ساتھ نہیں ہے۔ عون عباس جعفری تو بالکل بھی نہیں ہے۔۔!!"اس کی بے بسی اور ازیت سے کہے گیے یہ لفظ عون کے دل کے آر پار ہوئے تھے۔۔

"سردار عون عباس جعفری ہمیشہ اپنی سردارنی سائیں کے ساتھ تھا، ساتھ ہے اور مرتے دم تک ہمیشہ ساتھ رہے گا۔۔!!"وہ اس کے سرخ چہرے کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں لیے اس کے بہتے اشکوں کو اپنی انگلیوں کی پوروں سے صاف کیا تھا۔۔

وہ اس کے لفظوں پر کچھ پل کے لئے ساکت ہوئی تھی پھر حواسوں میں لوٹتے ہوئے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو اس کے خوبرو چہرے پر پھیری تھیں، عون کو ایسا لگا جیسے وہ اسے محسوس کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔۔

اس کی اس بے ساختہ حرکت پر عون عباس جعفری کا دل پاگل ہوا تھا۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے اس کے چہرے کے نقوش میں سختی در آئی تھی، وہ اس کا پل میں بدلتے تیور دیکھ کر حیران ہوا تھا۔۔

"آپ میرے ساتھ ہیں۔۔؟ سردار عون عباس جعفری ماہم سکندر کے ساتھ ہے۔۔ ہاہاہا۔۔!!"وہ لال سرخ چہرہ لیے گلابی آنکھوں سے اسے دیکھتی طنزیہ ہنسی ہنستی ہوئی اسے ساکت کر گئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"کوئی میرے ساتھ نہیں ہے، کوئی بھی نہیں۔۔ بچپن سے انابی سے سنتی آئی تھی کہ ماہم تم عون عباس جعفری کی امانت ہو، تم ماہم سکندر نہیں ماہم عون عباس جعفری ہو، بس میں بھی اس نام سے وفا کرتے ہوئے فنا ہو گئی۔۔ایک بھی پل ایسا نہیں گزرا ہو گا جب میں نے آپ کا انتظار نہیں کیا ہو گا، ہر پل ہر لمحہ انتظار کیا لیکن آپ نہیں آئے۔۔!!" وہ اس کے جیکٹ کا کالر اپنے ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے دھاڑا اٹھی تھی، اس کے لہجے کی تڑپ اور بے بسی نے عون کے دل کے ٹکڑے کیے تھے۔۔

آج ایک بار پھر وہ خاموش تماشائی بنا اسے سن رہا تھا صرف اور صرف اس کے دل کا حال جاننے کے لئے۔۔ وہ جانتا تھا کہ جب تک وہ اپنے دل کی بات زبان پر نہیں لاتی تب تک ان دونوں کے مابین تعلقات ٹھیک نہیں ہو سکتے ہیں۔۔

"ماہم سکندر کسی کے لیے ضروری نہیں ہے، سردار عون عباس جعفری کے لئے تو بالکل بھی نہیں۔۔ میں نے اپنی زندگی میں صرف محرومی ہی دیکھی ہے اور شاید ساری زندگی محرومیوں میں گزر جائے گی۔۔ "!!

وہ اس کے کالر کو چھوڑتے اس کے ہاتھوں پر سر جھکاتے بے بسی سے روتی اسے بھی تڑپنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔

وہ بے اختیار اس کے سر کو اٹھاتے ہوئے اپنے سامنے کیا تھا، وہ اس کے لال سرخ چہرہ کو دیکھتے ہوئے ساری ناراضگی پس پشت ڈال کر آج اسے سمیٹنے کی ٹھان چکا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ میرے دل کی دھڑکنوں میں دھڑکن بن کر تب سے دھڑکتیں ہیں دھڑکن سائیں جب مجھے ان دھڑکنوں کی گنتی بھی نہیں معلوم تھی--!!" وہ اس کا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھتے، اپنے گمبھیر لبوں لہجے میں کہتے اس کا بھی دل دھڑکا دیا تھا--

وہ نجانے کتنے پل ان شور مچاتی دھڑکنوں کو محسوس کرتی رہی تھی لیکن پھر اس کے ہاتھ کے نیچے دبے اپنے ہاتھ کو نکالتے ہوئے رُخ موڑ گئی تھی--

"جھوٹ ہے، سب جھوٹ ہے۔تب سے اب تک آپ نے مجھے ڈھونڈا کیوں نہیں--؟ جب ہم اور انا بی جا رہے تھے تو آپ نے ہمیں جانے سے روکا کیوں نہیں--!!" وہ شکوہ کرتی ہوئی سیدھا اس کے دل میں اُتری تھی--

آج سے پہلے کب اس نے شکوہ کیا تھا--؟ کبھی نہیں، وہ اپنی دھڑکن سائیں کا رُخ اپنی طرف موڑتے اسے اپنے قریب ترین کیا تھا--

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بولیں ناں بولتے کیوں نہیں--؟" وہ بے بسی سے چیخی تھی--عون عباس جعفری غور سے اپنی دھڑکن سائیں کا چہرہ دیکھتے ہوئے اس کے آنسوؤں سے تر چہرے پر ہاتھ رکھا اور پھر بے اختیار جھک کر

Posted On Kitab Nagri

ان آنسوؤں سے لبریز آنکھوں پر اپنے عنابی لب رکھے شدت سے چوم لیا، جیسے ان آنسوؤں کو عزت بخشی گئی ہو--

"جانِ جاناں اس سب میں میری غلطی کہاں ہے۔اگر اس وقت میری مانو بلی چھوٹی اور ناسمجھ تھی تو میں بھی تو چھوٹا تھا--!!"اتنا نرم انداز اور باتیں سننے کی دیر تھی جیسے، وہ عون عباس جعفری کے سینے پر سر رکھ کر دھاڑے مار کر رونے لگی تھی اور سردار عون عباس جعفری نے اپنی زندگی کو اپنی باہوں میں بھینچ کر رونے دیا-- جانتا تھا یہ ساری محرومیاں آج آنکھوں سے نکل جائے تو اچھا ہے--

"جب آپ پہلی بار میرے سامنے آئیں تھیں ناں سردارنی سائیں تبھی اس دل نے گواہی دی تھی کہ یہ میری دھڑکن سائیں ہیں--!!" وہ اسے خود میں بھینچے ہوئے ہی اس کے سر پر محبت سے لب رکھے تھے--

آج اعتراف محبت کی رات تھی، جو ان دونوں کے درمیان آکر بڑی خاموشی سے مسکاتی ٹھہر گئی تھی--

"میں آپ کو بہت یاد کرتی تھی--!!" وہ اس کے گرد حصار باندھتے نم آواز میں پہلا شکوہ کیا تھا--

"میں بھی--!!" وہ اپنے گرد اس کے نرم نازک ہاتھوں کے حصار کو محسوس کرتے دھیرے سے مسکرایا تھا--

"میں آپ سے ناراض بھی تھی--!!"فوراً دوسرا شکوہ آیا تھا--

Posted On Kitab Nagri

"میں بھی--!!" وہ ازیت سے آنکھیں مینچتے اسے جواب دیا تھا۔ وہ اس کے جواب پر حیران ہوتے ہوئے اس کے سینے سے سر اٹھا کر اسے بغور دیکھا تھا--

"مجھ سے ناراض تھے--؟" وہ اس کے خوبرو چہرہ پر ہلکے پیلے بلب کی روشنی میں نظر ڈالی تھی۔ وہ پر سوچ انداز میں اس کی انگلیوں کو ہلکا ہلکا سہلا رہا تھا--

"نہیں--!!" ایک لفظی جواب آیا تھا۔ وہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی--

"پھر--!!" وہ اس کے جواب کی منتظر تھی--

"خود سے--!!" وہ ہونقوں کی طرح اب اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے دوبارہ لب کشائی کی تھی--

"لیکن خود سے کیوں ناراض تھے--؟" وہ اس کی آنکھوں میں نمی محسوس کر کے تڑپ اٹھی تھی--

"کیونکہ آپ کو ڈھونڈ جو نہیں پارہا تھا، دل ناراض ہوا تھا مجھ سے، بہت شکوہِ کرتا تھا--!!" وہ اپنے آنکھوں کی نمی اپنے اندر اتارتے شدّت سے اسے خود میں بھینچتے ہوئے اپنے دل کو اس کے قریب ترین ہونے کا یقین دلایا تھا--

"سردار عون عباس جعفری اپنی سردارنی سائیں کے بغیر ادھورا ہے--!!" وہ اس کا چہرہ اپنی نظروں کے سامنے کیے اس کی آنکھوں میں آنکھ ڈالے اظہار کیا تھا--

اس اظہار میں چھپی محبت اور تحفظ محسوس کرتے ماہم دل سے بے اختیار مسکرائی تھی۔ اس کے مسکرانے سے اس کا ڈمپل پہلی بار اپنا چھب دکھلا کر مقابل کو زیر کیا تھا--

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"آہ۔۔! میں کس کس چیز سے محروم تھا۔۔!!" وہ بے اختیار ان ننھے گڈھوں پر جھکا تھا۔۔

ماہم اس کے والہانہ محبت پر شرماتے ہوئے اسی کے سینے میں منہ چھپایا تھا۔۔

چند پل بعد وہ اس سے زرا سا دور ہوئی تھی جب وہ ہاتھ بڑھا کر پھر خود سے قریب ترین کیا تھا۔ یہ اشارہ تھا کہ اب مجھ سے دور نہیں جانا۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"یہ ہم کہاں ہیں۔۔؟"وہ دوبارہ اس کے کندھے پر سر رکھتے اس کا ذہن بٹانے کہ کوشش کی تھی۔۔

"یہ ہمارے ہی علاقے کا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔۔!!"وہ پلنگ پر لیٹتے ہوئے اس کے لئے اپنا بازوں پھیلایا تھا۔وہ جھجکتے ہوئے اس کے بازوں پر سر رکھ کر سکون محسوس کرتے ہوئے آنکھیں بند کر گئی تھی،اس وقت سو جانے میں ہی اسے عافیت نظر آئی تھی۔۔

عون اپنی دھڑکن سائیں کو خود میں بھینچے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے ہوئے اسے سلانے کی کوشش کی تھی۔۔

وہ اس من موہنے چہرے پر اپنی نظریں مرکوز کیے اسے اپنے قریب ترین ہونے کا یقین کرتے ہوئے بے اختیار مسکرایا تھا اور پھر اپنے ربّ کا شکر ادا کیا تھا جس نے اس کے سکون کو اس کے قریب پہنچا دیا تھا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ دوپہر سے اس روم میں بند تھا،وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر لاکھ اپنے دل کو بہلانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہاں ہر طرف بس اسے خاموشی ہی محسوس ہو رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ذہن ماعوف تھا اور دل تو جیسے پتھر کا ہو گیا تھا۔ ان آٹھ سالوں کا درد خود پر جھیلتے ہوئے وہ خود اب ایک پتھر بننے والا تھا اور اس پتھر سے خود کو پاش پاش کرنے کو اس کی جانِ جاناں تیار تھی۔ وہ پاگل تو نہیں تھا اسے سب سمجھ آ رہا تھا۔ اس کا اپنے کہے سے پیچھے ہٹنا، اس کے لئے اپنے لالہ سے بات نہ کرنا۔۔

کیا یہ سب وہ اس کے لئے کر رہی ہے۔۔؟ وہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔۔

وہ اس نیم اندھیرے کمرے میں فرش پر بیٹھا خود کو دلدل میں دھنستا محسوس کر رہا تھا۔۔

"اس نفرت اور دشمنی کی آگ میں خود کو جلا کر میں خاکستر ہو رہا ہوں، لیکن میں تمہیں اس کی بھینٹ کبھی نہیں چڑھنے دوں گا۔۔!!" وہ اپنے آنسوؤں سے تر چہرے کو اپنے مضبوط ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے اپنے بالوں کو زور سے مٹھیوں میں جکڑا تھا۔۔

وہ نجانے کب تک اسی طرح بیٹھا رہتا جب دروازہ پر مسلسل دستک کے ساتھ کسی نسوانی وجود کے رونے کی آواز سنتے فوراً ذہن میں جھماکا ہوا تھا۔۔

روئی روئی بلو آنکھوں کے ساتھ شکوہ کرتی نظریں اور خون سے رنگے پیر یاد آتے ہی وہ فوراً دروازہ پر پہنچ کر دروازہ کھول دیا تھا۔۔

سامنے اسے کوئی بھی دیکھائی نہیں دیا تھا لیکن سسکنے کی آواز ابھی بھی آ رہی تھی۔ وہ دروازہ سے ایک قدم باہر نکلتے دروازہ کے داہنے طرف دیکھتے ساکت ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے ایک پیر کو موڑے دوسرے کو سیدھے پھیلا کر بے تحاشا رو رہی تھی،اس کی نظر جب اس کے پیروں پر پڑی، جو پیروں پر لگی پٹی کو خون سے رنگے ہوئے دیکھ کر وہ بے قرار ہوا تھا۔۔

"ہنی یہ کیسے ہوا۔۔؟" وہ جھک کر فوراً اس کے قریب بیٹھتے استفسار کیا تھا۔۔

اسے اس طرح سے دیکھ کر دل بے اختیار شدت سے رویا تھا۔۔

"آپ کو اس سے فرق نہیں پڑنا چاہیے، آپ پانچ گھنٹوں سے مجھے تنہا چھوڑ کر یہاں کس کے بھروسے پر تھے۔۔؟ ہاں بولیں ناں۔۔ کہہ دیں شانزل زاویار کی پریہان شانزل آپ کے لئے بھی بوجھ ثابت ہوئی ہے۔۔!!" وہ ان خوبصورت آنکھوں کا رو کر حشر بگاڑتے ہوئے اسے تکلیف سے دوچار کر گئی تھی۔۔

وہ اس کے کہے لفظوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اسے اپنے بازؤں میں اٹھاتے ہوئے اپنے روم میں لا کر بیڈ پر بیٹھایا تھا۔ فرسٹ ایڈ کٹ اس کے قریب لئے وہ اب اس کی بینڈیز دوبارہ کر رہا تھا اور وہ سسکتے ہوئے اس کو بغور دیکھ رہی تھی۔۔

بکھرے بال، بڑھی ہوئی شیو، روئی روئی بے تحاشا سرخ آنکھیں، سوجے پپوٹے، بھینچے ہوئے لب، بکھرا حولیہ وہ کہی سے بھی کچھ دن پہلے والا شانزل زاویار لگا ہی نہیں تھا۔ اسے ایسے دیکھ کر اس کا دل بے اختیار رویا تھا۔۔

وہ اسے دیکھ ہی رہی تھی جب وہ بھی نظریں اٹھا گیا تھا دونوں کی نظریں آپس میں ملی تھی، وہ فوراً اپنا رُخ پھیر گئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"کھانا کھالیا تم نے۔۔؟" وہ واشروم سے ہاتھ دھو کر واپس آتے پوچھا تھا، آج وہ اپنی اس کوتاہی پر دل سے شرمسار تھا۔۔

"نہیں۔۔! آپ کے ساتھ کھاؤں گی۔۔!!" وہ اپنی بھیگی پلکیں اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔

"اگر میں نہ کھاؤں تو۔۔؟" وہ نجانے کیوں یہ کہہ گیا تھا۔۔

"تو میں بھی نہیں کھاؤں گی۔۔!!" وہ ابھی تک سسک رہی تھی۔۔

وہ اس کے جواب پر مدھم سا مسکراتے ہوئے اس کے قریب بیٹھ کر اپنی انگلیوں کی پوروں سے اس کے آنسوں صاف کرتے ہوئے اس کے گالوں کو سہلایا تھا۔۔

اس کی حرکت پر پریہان کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔۔

"میرا دل خوش فہم ہو رہا ہے کہ کہیں پریہان شانزل کو شانزل زاویار سے شدید قسم کی محبت تو نہیں ہو گئی ہے۔۔!!" وہ اپنی بے ساختہ مسکراہٹ کو نچلے ہونٹوں کو بھینچے روکنے کی کوشش کرتے اسے زچ کیا تھا۔۔

نجانے کتنے ہی پل وہ اپنے دل کا حال جان لینے پر ساکت رہی تھی لیکن پھر خود کو سرزنش کرتے ہوئے اس کی بات کو نکارا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"جس دن پر یہان شانزل کو شانزل زاویار سے شدید قسم کی محبت ہوئی اس دن۔۔!!" وہ بے اختیار کچھ کہتے کہتے چپ ہوئی تھی۔۔

"اس دن کیا۔۔!!" آگے بولو ہنی، میں یہ لفظ پورا سننا چاہتا ہوں۔۔ وہ اس پر بے ساختہ جھک کر اسے بولنے پر اکسایا تھا۔۔

"ہنی مجھے بات یا کام بیچ میں چھوڑنے والے لوگ زہر سے بھی زیادہ برے لگتے ہیں۔۔!!" وہ اسے باور کرواتے خود اٹھا تھا اور روم سے نکل کر باہر چلا گیا تھا۔۔

اور ساکت سی دروازہ پر نظریں مرکوز کیے سوچوں میں غرق ہوئی تھی۔۔

"اتنا آسان تو نہیں ہے شانزل زاویار کہ نفرت کا ڈھنڈورا پیٹتے ہوئے اچانک محبت کا اظہار کر دیا جائے۔۔ ابھی تو اس محبت کو بہت زلیل و خوار ہونا باقی ہے، کیونکہ اتنی آسانی سے محبت جھولی میں نہیں گرتی، بہت کچھ سہنا پڑتا ہے اور بہت کچھ چھوڑنا بھی پڑتا ہے تب جا کر یہ محبت اپنی چادر پھیلا کر اپنے آپ میں سمیٹتی ہے۔۔!!" وہ دل ہی دل میں اس سے مخاطب ہوئی تھی۔۔

بیس منٹ بعد وہ روم میں ایک ٹرے لیے داخل ہوا تھا۔ ٹرے اس کے آگے رکھتے ہوئے وہ پاٹ میں پانی لے کر اس کا وہیں بیٹھے بیٹھے ہاتھ واش کروایا تھا۔۔

وہ اب ٹرے میں رکھی بریانی کو دیکھ کر اب اسے ہونقوں کی طرح دیکھ رہی تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اپنے چھوٹے سے زہن پر زیادہ زور ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے، میں اتنا سوگھڑ نہیں ہوں جو بیس منٹ میں بریانی بنالوں۔ یہ رضیہ بنا کر گئی تھی اسے گرم کر کے بس میں لایا ہوں۔۔!!" وہ اسے اپنی طرف دیکھتے پاکر فوراً اس کی سوچ پر پانی پھیرا تھا، وہ منہ بناتے ہوئے اب اس کے سامنے پلیٹ رکھنے لگی تھی۔۔

"ہاں بھلا میں بھی سوچنے لگی تھی کہ کہاں بزنس ٹائیکون شانزل زاویار اور کہاں بریانی۔۔!!" وہ اس کا نام لیتے ہاتھ نیچے کر گئی تھی اور بریانی کا نام لیتے ہاتھ اوپر کر گئی تھی۔۔وہ اس کی ترتڑ چلتی زبان پر عش عش کر اٹھا تھا۔۔

"چپ چاپ کھاؤ ورنہ ہڈی اٹک گئی تو میں ڈاکٹر کے پاس نہیں لے کر جاؤں گا۔۔!!" وہ اس کی پلیٹ میں بریانی نکالتے ہوئے اسے ڈرایا تھا، انداز سنجیدہ ہی تھا۔۔

"توبہ استغفار۔۔! ایک بریانی کھلانے کے بدلے آپ مجھے بددعا دے رہے ہیں۔۔!!" وہ ڈرنے کے بجائے اپنے دونوں گالوں کو پیٹتے ہوئے اسے شرم دلانے کی کوشش کی تھی۔۔

وہ اس کی اس ادا پر دل و جان سے فدا ہوا تھا۔۔

"بالکل نہیں، اگر میں کسی کے لیے دعا نہیں کر سکتا تو بددعا تو ہرگز نہیں دوں گا کیونکہ بددعا دینے والے کی طرف پلٹ آتی ہیں اور میری زندگی میں بددعا دینے والے کی کمی تھوڑی ہے۔۔!!" وہ پلیٹ میں چمچ گھماتے ہوئے اپنے لفظوں سے اسے ساکت کیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا یہ آپ مجھے کہہ رہے ہیں--؟" وہ اپنا ہاتھ روکے بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی--

"کیا تم نے کبھی مجھے بد دعا دی ہے--؟" وہ سوال کے بدلے میں سوال کر گیا تھا۔ نظریں اس پر مرکوز کیے وہ اپنے یقین پر مہر لگنے کا انتظار کر رہا تھا--

وہ نفی میں سر ہلاتی اس کے یقین پر مہر لگاتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی--

وہ ڈنر کرنے کے بعد سونے کے لئے لیٹ گئی تھی لیکن آنکھوں پر ہاتھ رکھے اس کا انتظار بھی کر رہی تھی، وہ کچھ دیر بعد آکر بیڈ پر لیٹ کر لیمپ آف کیا تھا۔ وہ اس کے آنے پر پر سکون ہوئی تھی لیکن اس کے اضطرابی کیفیت میں ہلتے پیروں سے اس کی بے چینی محسوس کرتے خود بھی بے چین ہوئی تھی--

دو گھنٹے تک مسلسل یہی سلسلہ جاری رہا تھا۔ وہ اچانک اٹھ کر بیٹھی تھی، وہ سو نہیں رہا تھا تو پر یہاں کیسے سو سکتی تھی--

"کیا ہوا--؟ طبیعت تو ٹھیک ہے ناں--؟" وہ اسے اس طرح اچانک بیٹھتے ہوئے دیکھ کر پریشان ہوتا لیمپ آن کرتے اسے دیکھا تھا--

وہ اسے سویا ہوا سمجھ رہا تھا، لیکن اس کی گلابی آنکھوں کے ڈوروں کو دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ سو نہیں سکی تھی--

"کچھ نہیں، میں ٹھیک ہوں۔ بس مجھے نیند نہیں لگ رہی ہے--!!" وہ اپنی نظریں جھکاتے جھوٹ بول رہی تھی--

Posted On Kitab Nagri

"نیند نہیں لگ رہی یا پھر سونا نہیں چاہتی ہو۔۔!!" وہ اسے کھوجتی نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کے ہاتھوں کو پکڑتے کف فولڈ کیا تھا۔وہ اس کے ہی ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس تھی کیونکہ اس کے پاس ابھی تک کوئی اور کپڑے جو نہیں تھے۔۔

اسے اپنی اس کوتاہی پر بھی شرمندگی ہوئی تھی،وہ اس کا خیال رکھنا چاہتا تھا لیکن شاید ٹھیک سے رکھ نہیں پا رہا تھا۔۔

وہ اپنے بازؤں پر اس کی انگلیوں کے لمس کو محسوس کرتے ہوئے جھجھک گئی تھی۔۔

"اچھا کون سا میں لندن کی اس وکٹورین گلی میں ہوں جہاں رات میں پریاں اترتی ہوں اور میں ان پریوں کے انتظار میں سو نہیں رہی۔۔!!" وہ غصے سے لال سرخ چہرہ لیے تڑک کر اسے جواب دیتی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی تھی۔۔

"منہ پھلانے کی ضرورت نہیں ہے بتاؤ کیا کرنا چاہتی ہو۔۔!!" وہ اس کے اترے ہوئے چہرے کو دیکھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔

"لوڈو کھیلیں۔۔؟" وہ اشتیاق سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی،چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔۔

"آہ۔۔! جو کام میں نے کبھی زندگی میں نہیں کیے، وہ مجھے اب کرنے پڑ رہے ہیں۔۔!!" وہ بڑبڑایا تھا۔۔

"لیکن یہاں لوڈو تو نہیں ہیں۔۔!!" وہ اندر سے خوش ہوا تھا لوڈو کے نہ ہونے پر۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اللہ--اللہ،اب ڈیجیٹل دور ہے،لوڈو موبائل میں کھیلیں گے--!!"وہ اپنے سر پر افسوس سے ہاتھ مارتی اسے شرمندہ کرنے کہ کوشش کی تھی--

وہ شرمندہ کیا ہوتا اس کی حرکت پر مسکراہٹ روکنے کے لئے اپنے نچلے لب کو دانتوں میں دبایا تھا--

وہ دونوں اب لوڈو میں بزی تھے-جب وہ لاسٹ گوٹ کو پٹتے دیکھ کر چیخی تھی،وہ اپنے کانوں میں انگلیاں دیتے ہوئے اسے چپ کروانے کی کوشش میں ہلکان ہوا تھا--

"آپ نے چیٹنگ کی ہے،مجھے نہیں کھیلنا آپ کے ساتھ-- بھلا بتاؤ پریہان لوڈو میں ہار جائے ایسا تو کبھی نہیں ہوا--!!"وہ اپنے دوسری دفعہ ہار جانے پر غصے سے لال سرخ چہرہ لیے اس سے دور کھسکی تھی--

وہ اس کے ریکشن پر جاندار قہقہہ لگاتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ چکا تھا--

وہ آج نجانے کتنے سالوں بعد دل سے خوش ہوتے قہقہہ لگا رہا تھا،آج وہ اس تنہائی سے نکلا تھا جو اسے ہمیشہ اذیت دیتے تھے-اس وقت وہ سب بھولا تھا یاد تو بس اتنا تھا کہ وہ اپنی ہنی کے قریب ہے--

وہ ہاتھ کھینچنے پر سیدھے اس کے سینے سے لگی تھی،وہ خجل ہوتے ہوئے اس سے دور ہونے کے لئے اپنا ہاتھ چھڑا رہی تھی لیکن مقابل کی گرفت سخت تھی--

"آپ کو ہنسی کس بات پر آرہی ہے--!!"وہ دانت پیستے ہوئے چہرہ اٹھا کر اسے گھورا تھا جو ابھی تک ہنس رہا تھا--

Posted On Kitab Nagri

"ہنی تم گیم میں ہارنے کے بعد سچ میں اتنا غصہ کرتی ہو، تم بھی مجھے ہرالو، میں تم سے ہارنے کے لئے دل وجان سے تیار ہوں۔۔!!"وہ اپنی ہنسی پر قابو کیے سنجیدگی سے گمبھیر آواز میں مخاطب ہوا تھا۔۔

وہ اس کی کمر میں بازوں حمائل کئے لیٹ کر کروٹ لیتے اس کا سر تکیہ پر رکھا تھا۔وہ اس کی حرکت پر ساکت ہوتی صرف اسے ایک ٹک دیکھ رہی تھی، بولنے کی صلاحیت جیسے کسی نے صلب کرلی تھی۔۔

"پھر کب مجھے ہرا رہی ہو ہنی۔۔!!"صرف تھوڑے سے قریب ہونے پر ہی اس کی بولتی بند ہوتے دیکھ وہ بے اختیار مسکرایا تھا۔۔

ماتھے پر بکھرے بال، بڑھی ہوئی شیو میں بھی وہ بلا کا ہینڈسم لگ رہا تھا،اس نے دل ہی دل میں اس کی نظر اتاری تھی۔۔

وہ اس خوبرو چہرے کو مسکراتے دیکھ کر فدا ہوئی تھی۔۔

وہ اسے محویت سے خود کو دیکھتے پا کر بے اختیار جھکا تھا اور اس کی جھیل جیسی آنکھوں پر اپنے دہکتے عنابی لب باری باری رکھتے اسے سمٹنے پر مجبور کردیا تھا۔۔

وہ اب اس کی شیو کی چبھن اپنے گالوں پر محسوس کرتے سٹپٹا گئی تھی۔۔

"شان مجھے بھوک لگی ہے۔۔!!"وہ جلد بازی میں یہی کہتے ہکلائی تھی۔۔

وہ چندپل گردن اٹھا کر اسے دیکھتے ہوئے اٹھ بیٹھا تھا۔اس کی معصومیت پر ایک بار پھر وہ مسکرایا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"چلو۔۔!!" وہ چپل پہنتے ہوئے ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تھا جب وہ بے اختیار اپنے دونوں بازو پھیلا چکی تھی۔۔

وہ اس کے پھیلے بازوؤں کو دیکھ کر جھکتے ہوئے اسے خود میں سمیٹ کر اٹھاتے سیڑھیاں اترتے نیچے کچن میں لاکر سلیب پر بیٹھایا تھا۔۔

"کیا کھاؤ گی۔۔؟ جو بھی بتانا سوچ کر بتانا کیونکہ رات کے دو بجے باہر سے کچھ نہیں ملے گا اور مجھے کچھ بھی بنانا نہیں آتا ہے۔۔!!" وہ سیدھے ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے اسے بتا رہا تھا کہ اسے کچھ نہیں آتا ہے۔۔

"یا اللہ اتنا نکما شوہر ہی میرے پلے پڑنا تھا۔۔!!" وہ سر پر ہاتھ مارتے بڑبڑاتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی جو اب فریج میں سر دیے نجانے کیا ڈھونڈ رہا تھا۔۔

"اب یہ نکما شوہر دیکھو تمہیں دنیا کی سب بہترین ڈش بنا کر کھلاتا ہے۔۔!!" وہ اسے جواب دیتے چیز نکال کر برنر تک آیا تھا۔۔

رات دو بجے وہ ایپرن پہنتے یوٹیوب سے ویڈیو دیکھتے ایک گھنٹے میں اس کے آگے پلیٹ رکھی تھی۔۔

وہ اپنے سامنے چیز پاستا دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔۔

"کھاؤ اور بتاؤ کہ تمہارے نکمے شوہر نے کیسا بنایا ہے۔۔؟" وہ چمچ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کھلایا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"واؤ یہ تو سچ میں بہت اچھا بنا ہے۔۔!!" وہ بے اختیار خوش ہوتے چمچ اس کی طرف بڑھا گئی تھی، وہ بھی ایک لقمہ لیتے ہوئے خود کو سراہتے اس کے خوشی سے دمکتے چہرے کو دیکھ کر قہقہہ لگا گیا تھا۔۔

دس منٹ بعد وہ کھا کر پھر سے اس کے ساتھ روم میں آئی تھی۔۔

وہ لیمپ آف کرتے اسے اپنے بازؤں میں لیے آنکھیں موند گیا تھا، اسے سوتے ہوئے دیکھ کر وہ بھی مسکراتی ہوئی آنکھیں بند کر گئی تھی۔۔

"آخر مجھے یہ سمجھ نہیں آرہا ہے کہ میرا ہر داؤ خالی کیسے چلا جاتا ہے اور تم سب حرام کا کھاتے ہو بس، کام تو ایک پیسے کا بھی نہیں کرتے ہو۔۔!!" عبدل خالق سامنے کھڑے اپنے آدمیوں پر چلایا تھا۔۔

"مزمل تم نے بھی مجھے اب تک مایوس ہی کیا ہے، ایک بھی کام تم نے پورا نہیں کیا۔۔!!" اب وہ سامنے کھڑے مزمل پر چیختا تھا۔۔

"سائیں معاف کر دیں، آگے سے غلطی کی گنجائش نہیں ہو گی۔۔!!" وہ نظریں فرش پر مرکوز کیے معافی مانگ رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ہونی بھی نہیں چاہیے۔آخر اس لڑکی کا کوئی پتہ کیوں نہیں لگا پا رہے،اسے اس ہاسٹل کی زمین کھا گئی جو وہ بھی تم سب کے ہاتھ نہیں لگی--؟اور اتنے سارے آدمی اس ایک تنہا بندے کو قابو نہیں کر پائے--

ایک ہفتہ،بس ایک ہفتہ ہے تمہارے پاس میرے سامنے پیش کرو اس سردار کی بیوی کو،چودہ سال سے صبر کر رہا ہوں لیکن بس اب اور نہیں--

اور معلوم کرواسے کہ وہ سچ میں زندہ ہے یا نہیں--!!"وہ مزمل پر دھاڑتے ہوئے حویلی کے اندر چلا گیا تھا--

مزمل اب اپنا ہر حربہ استعمال کر کے دیکھنا چاہتا تھا کیونکہ اسے کسی بھی حالت میں اپنے مالک کو خوش کرنا تھا---

---

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

صبح سورج کی سنہری کرنیں کھڑکی سے اندر آتی ان کے چہرے پر پڑتی انہیں آنکھیں کھولنے پر مجبور کر گئی تھی--

وہ کسمساتے آنکھیں کھولتے ہوئے خود کو کسی کے حصار میں محسوس کرتے نظر اوپر اٹھائی تھی۔

بے اختیار رات کا ایک ایک منظر اس کی نظروں کے سامنے گھومتا اسے مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا--

Posted On Kitab Nagri

وہ ایک ہاتھ اس کے سر کے نیچے رکھے دوسرے سے اس کی کمر کے گرد حصار کیے اسے خود میں بھینچے سو رہا تھا--

وہ بے اختیار مسکراتے ہوئے اپنے قریب ترین اس کا خوبرو چہرہ دیکھ کر اس رب کا شکر ادا کر رہی تھی جس نے اسے سرخرو کر دیا تھا--

"میرے کیوٹ سردار سائیں--!!" وہ کہنی کے بل تھوڑی سی اونچی ہوتی اس کی کھڑی خوبصورت ناک کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے چھوتی ہوئی زور سے ہنستے ہوئے کسی کا دل بے اختیار دھڑکا گئی تھی--

وہ اب اپنی کمر سے اس کے بازو ہٹانے کی کوشش کی تھی جو اسے پہلے زیادہ مضبوط لگا تھا۔ وہ حیران ہوتی اس کا چہرہ بغور دیکھ رہی تھی جو اسے اب مسکراتا سا لگا تھا--

"چیٹر سردار سائیں--!!" وہ اس کے سینے پر زور سے مکا مارتے چیخی تھی، وہ اپنی تھوڑی دیر پہلے والی حرکت پر اب شرمندہ ہوئی تھی--

"ہاہاہا-- ! گڈ مارننگ میری دھڑکن سائیں--!!" وہ بے اختیار قہقہہ لگاتے آنکھیں کھولتے تھوڑا سا اونچا ہوتے اس کے گالوں پر اپنا لمس چھوڑا تھا--

وہ اس کی حرکت پر لال سرخ ہوتے چہرہ اس کے بازوؤں میں چھپایا تھا--

Posted On Kitab Nagri

"آپ جاگ رہے تھے تو یہ سونے کا ڈرامہ کیوں کیا۔۔؟" وہ اس کے کمر سے جیکٹ اپنی مٹھیوں میں بھینچے اس کے سینے میں سر دیے شرمندہ ہو رہی تھی۔۔

"کیونکہ میں صبح صبح اپنی سردارنی سائیں کی طرف سے گڈ مارننگ وش کا انتظار کر رہا تھا، لیکن میری ایسی قسمت کہاں۔۔!!" وہ اس کے گرد حصار کیے مسکراہٹ دباتے اسے دیکھنے کی کوشش کی تھی جو اس کے سینے سے سر اٹھانے کو تیار نہیں تھی۔۔

"میری طرف دیکھیں دھڑکن سائیں۔۔!!" وہ اس کے چہرے کو اپنے سینے سے اٹھاتے ہوئے اس کے سنہرے چہرے پر گلابیاں چھلکاتے رخسار کو دیکھتے مبہوت ہوا تھا۔۔

"آج میری زندگی کی سب سے خوبصورت صبح ہے، اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اسی طرح شاد و آباد رکھے۔۔آمین۔۔!!" وہ اس کے دعا مانگنے پر دل ہی دل میں آمین کہہ گئی تھی۔۔

سامنے لگی گھڑی پر نظر ڈالی تھی جو صبح کے سات بجا رہی تھی، وہ اسے بھی اٹھنے کا کہتے اپنے جوتے پہنتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھتی اپنے بالوں کو لپیٹتے جوڑے کی شکل دیتے ہوئے دوپٹہ اوڑھتے چادر اپنے گرد لپیٹتے ہوئے اپنی چپل ڈھونڈی تھی جو اسے کہیں بھی نہیں دکھائی دی تھی۔۔

"کیوٹ سائیں میری چپل کہاں ہے۔۔؟" وہ پیر پلنگ سے نیچے لٹکا کر چپل ڈھونڈتے اسے پکارا تھا۔۔

کیوٹ سائیں ساؤنڈ نائس۔۔!!" وہ زیر لب بڑبڑایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ پلٹ کر اسے دیکھتے ہوئے اس کے قریب فرش پر گھٹنوں کے بل جھکتے اپنے پیروں سے شوز نکالتے ہوئے اس کی طرف دیکھا تھا--

"دھڑکن سائیں آپ کی چپل جنگل میں ہی کہیں گر گئی تھی--!!" وہ اپنے شوز اس کے پیروں میں جھک کر ڈالتے ہوئے اسے ساکت کر گیا تھا--

یہ کیسا خوبصورت اور خوب سیرت مرد تھا جو جھک کر اپنی محرم کے پیروں میں شوز پہناتے ہوئے اسے معتبر کر گیا تھا، یہ کیسا انداز تھا جو اس کے دل کو جکڑ گیا تھا--

اکثر مرد اپنی بیوی کے سامنے جھکنا اپنی بے عزتی سمجھتے ہیں لیکن وہ اس بات سے انجان ہیں کہ وہ بے عزتی نہیں ہوتی بلکہ اپنی محرم کی نظروں میں ان کا مقام بہت بلند ہو جاتا ہے--

"چلیں--!!" وہ بنا شوز پہنے کھڑے ہوتے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیے کمرے سے نکل کر باہر سہن میں آیا تھا--

وہ اپنی نظریں اس کے گلابی پیروں پر مرکوز کیے دیکھ رہی تھی جو مٹی کے کچے سہن میں ننگے پاؤں بڑے آرام سے چل رہا تھا--

"بابا اب ہم نکلتے ہیں--!!" وہ ان بزرگ کے سامنے جھک کر رخصت ہونا چاہ رہا تھا--

Posted On Kitab Nagri

"ناشتہ کر کے جائیں، رات ہم نے آپ کو پہچانا نہیں تھا لیکن صبح فجر میں آپ کو دیکھتے ہم حیران ہو گئے تھے، آپ کے قدم ہمارے گھر کی دہلیز پر پڑے یہ ہمارے لئے اعزاز کی بات ہے--!!" وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے دعا دیتے ہوئے رخصت کرتے دروازہ تک آئے تھے--

وہ ہاتھ تھامے ہی دہلیز پار کرتے ہوئے باہر نکلنے لگے تھے جب ماہم کو اپنی طرف دیکھتے پا کر مسکرایا تھا--

"میں صبح فجر میں ہی اٹھ گیا تھا، اس کے بعد گاؤں کے لوگوں سے ملاقات کی اور دین محمد کو کال کی تھی--!!" وہ اسے محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے بتا رہا تھا--

"سامنے دیکھیں دین محمد ہمارے انتظار میں ہے--!!" وہ اس کو بتاتے ہوئے سامنے اشارہ کیا تھا جہاں دین محمد گارڈز کی گاڑیوں سمیت کھڑا ان کا انتظار کر رہا تھا--

ان کے قریب پہنچتے ہی دین محمد فوراً عون کے پاس آیا تھا- لال سرخ آنکھیں لیے جو اس کے رات بھر جاگنے کی چغلی کھا رہی تھیں--

"سردار سائیں آپ دونوں ٹھیک ہیں ناں--؟ کہیں چوٹ تو نہیں لگی--؟ میں بہت ڈر گیا تھا، آپ کی گاڑی جنگل کے پاس جلی ہوئی ملی ہے--!!" وہ حواس باختہ سا عون عباس جعفری کا ہاتھ پکڑے عقیدت سے پوچھ رہا تھا--

"ریلیکس دین محمد--! ہم بالکل ٹھیک ہیں--!!" وہ اس کے ہاتھ پکڑ کر اپنے کندھے سے لگا گیا تھا، وہ اس کے دل کا حال سمجھ سکتا تھا- جو دل سے محبت کرتے ہیں وہ اسی طرح ڈر جایا کرتے ہیں--

Posted On Kitab Nagri

وہ دین محمد کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے اسے تسلی دیتے پیچھے کیا تھا--

"چلیں سردار سائیں-- !!" وہ گاڑی کا دروازہ اس کے لئے کھول کر کھڑا کہہ رہا تھا جب کہ سردار عون عباس جعفری گاڑی کی بیک سیٹ کا دروازہ کھول کر سردارنی سائیں کو پہلے بیٹھاتے ہوئے خود بھی بیٹھ گیا تھا--

وہ سب اب حویلی کی طرف گامزن تھے--

رات دیر سے سونے کی وجہ سے اس کی آنکھ بھی دیر سے کھلی تھی، وہ آنکھیں مسلتے ہوئے اٹھ کر بیٹھتی اسے ڈھونڈ رہی تھی جو اسے تو کہیں نہیں دکھائی دیا لیکن بیڈ کی ایک سائیڈ پر ایک بڑا سا شاپر اسے نظر آگیا، اٹھ کر کھسکتے ہوئے شاپر کے پاس جھکی تھی جہاں ایک چٹ پڑی تھی۔ وہ چٹ اٹھا کر اب اس پر نظر دوڑائی تھا--

"یہ تمہارے لئے کچھ ڈریسز ہیں، اب انہیں ہی پہننا اور میری ٹی شرٹ اور ٹراؤزر کی جان چھوڑ دینا اور ہاں ناشتہ کر لینا کوئی نکھرے نہیں دکھانا، میں دس بجے آؤں گا تب تمہیں نیچے لاؤں گا، خود سے ابھی چلنے کی کوشش نہیں کرنا-- !!" وہ اس کی لکھے لفظوں پر نظر ڈال کر مسکرانے لگی تھی--

Posted On Kitab Nagri

"نہ کوئی گڈ مارننگ، نہ کوئی وش۔۔ لگتا ہے ابھی سب کچھ سکھانا ہوگا مسٹر شانزل زاویار کو۔۔!!" وہ لب دباتے مسکراہٹ روکتے ہوئے شاپر میں سے ڈریسز نکال کر دیکھنے لگی۔۔

چار ڈریسز تھے جو کہ الگ الگ فیبرک کے اور الگ ہی ڈیزائن کے تھے۔اسے چاروں ڈریس ہی بہت پیارے لگے تھے۔۔

"میں کیسے واشروم تک جاؤں۔۔!!" وہ سوچ میں پڑی تھی کیونکہ اب تک دو دن سے وہ اس کا بہت خیال رکھتے آیا تھا اور آج صبح ہی صبح غایب تھا۔وہ جھنجھلاتے ہوئے گھڑی پر نظر ڈالی تھی جو دس بجنے کا اعلان کر رہی تھی۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اپنے پیروں کو نیچے لٹکا کر گنتی گننا شروع ہو گئی تھی۔۔

"ون۔۔ٹو۔۔تھری۔۔فور۔۔!!" وہ اگلا نمبر لیتی کہ تبھی دروازے پر کلک کی آواز کے ساتھ ہی وہ کھلا تھا اور اس کا چہرہ نمودار ہوا تھا۔۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے اپنی مسکراہٹ چھپانے لگی تھی،وہ قریب آتے اس سے بنا کچھ پوچھے اپنے بازؤں میں بھرے واشروم کا رُخ کیا تھا۔۔

پندرہ منٹ بعد وہ اس کے ساتھ نیچے ڈائننگ ٹیبل پر موجود ناشتہ کرنے میں مگن تھی۔۔

وہ میرون سندھی کڑھائی کا سوٹ پہنے دوپٹہ سر پر لیے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔وہ بھی بلیک تھری پیس سوٹ میں بے حد وجیہہ لگ رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی انہوں نے تھوڑا سا ہی کھایا ہو گا کہ شاداب اندر داخل ہوتے اس کے پاس آیا تھا--

"کیا ہوا شاداب--؟" وہ اسے دیکھ کر مخاطب ہوا تھا--

"سر صوفیہ میڈم آئیں ہیں وہ بس یہیں پہنچتی ہی ہوں گی--!!" وہ مدھم آواز میں اس کے پاس جھک کر بتا رہا تھا--

"اوہ شٹ--!!" وہ اپنی مٹھی بھینچ گیا تھا--

"پریہان اس کے سامنے ایک لفظ بھی نہیں بولنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا--!!" وہ سختی سے اس تنبیہ کرتے اب دروازہ کی سمت دیکھ رہا تھا جہاں سے ایک بے حد ماڈرن سی لڑکی اندر داخل ہو رہی تھی۔وہ اپنا ادھورا ناشتہ چھوڑ کر اس کے کے استقبال میں کھڑا ہوا تھا--

وہ غصے سے لال سرخ چہرہ لیے ہیل کی ٹک ٹک کی آواز سنتی اسے ایک لڑکی کے لئے اٹھ کر کھڑے ہوتے دیکھ رہی تھی--

"کبھی میرے لئے تو نہیں اٹھ کر کھڑے ہوئے--!!" وہ اس سے نظروں سے شکوہ کر گئی تھی جسے وہ نظرانداز کرتے ہوئے اب الٹرا ماڈرن لڑکی سے مل کر اسے بھی ناشتہ کی دعوت دے رہا تھا--

"میں دوبئی سے بس ابھی آئی ہوں اور دیکھو سب سے پہلے میں تم سے ملنے چلی آئی--!!" وہ اب ایک ادا سے اپنے بالوں کو جھٹکتے ہوئے اس کے پاس ہی کرسی پر بیٹھ گئی تھی--

پریہان غصّہ سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں،سامنے رکھے پلیٹ سے اب اس کا دل اچاٹ ہوا تھا--

Posted On Kitab Nagri

"شانزل یہ لڑکی کون ہے۔۔؟" وہ اب اس پر نظر رکھے شانزل سے مخاطب ہوئی تھی۔۔

"یہ ڈاکٹر ظفر کی بہن ہے، وہ کسی کورس کے سلسلے میں گیا ہے اس لیے یہ یہیں رکی ہے۔۔!!" وہ اس کے پلیٹ میں آملیٹ ڈالتے بڑی صفائی سے جھوٹ بولا تھا۔۔

پریہان اس کے جھوٹ پر ہونقوں کی طرح منہ کھولے اسے چند پل دیکھتی رہی تھی پھر وہ پرسکون ہوتے عجیب انداز میں مسکرائی تھی۔۔

"اتنی اہمیت اس میک اپ والی چڑیل کی، ابھی اس کا سارا میک اپ اتارتی ہوں۔۔!!" وہ دل ہی دل میں بڑبڑاتے ہوئے اپنے چائے سے بھرے مگ کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔۔

چند سیکنڈ کا کھیل تھا، چائے کا مگ اس کے ہاتھوں سے پھسلتا ٹیبل پر گرا تھا، وہ دونوں جب تک کچھ سمجھتے چائے صوفیہ کے پیروں پر گرتی اسے جلا گئی تھی۔۔

وہ اچانک چیختے ہوئے اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی۔۔

"جاہل لڑکی یہ کیا حرکت تھی، تم نے میرا پیر جلا دیا۔۔!!" وہ خونخوار نظروں سے اسے گھورتی چیخ چلا رہی تھی۔۔

"رضیہ برنال لے آئیں۔۔!!" وہ سامنے کھڑی رضیہ سے کہتا اب سرد انداز میں پریہان سے مخاطب ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"معافی مانگو، میں کہہ رہاہوں کہ معافی مانگو ابھی۔۔!!"وہ اس کے قریب جھکتے غرایا تھا،اس کے انداز پر پریہان کا دل خوف زدہ ہوا تھا،آنکھوں میں آنسوں بھرے وہ نفی میں سر ہلا گئی تھی۔۔

"معافی مانگو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔!!"وہ اب اس کا بازو زور سے دبوچتے ہوئے دھاڑا تھا۔ رضیہ بھی اس کا یہ انداز دیکھ کر ششدر ہوئی تھی۔۔

"سوری۔۔!!"وہ اپنے بازؤں پر بڑھتے دباؤ سے معافی مانگ کر آنکھوں میں آنسوں لیے اسے بے یقینی سے دیکھتی ہوئی اس کے ہاتھوں کو جھٹکتی نیچے ہی ایک روم میں لڑکھڑاتے قدموں سے غائب ہوئی تھی۔۔

شانزل اس کے پٹی زدہ پیروں پر نظریں مرکوز کیے اپنے اشتعال کو دباتے مٹھی کو بھینچ گیا تھا۔۔

رضیہ صوفیہ کے پیروں پر برنال لگاتے اپنے دھوپ چھاؤں جیسے مالک کو دیکھا تھا۔۔

"یہ جاہل لڑکی کب تک تمہارے گھر رہے گی شانزل،اسی ہفتے تک دفاع کرواسے۔۔!!"وہ بھی اس کے ساتھ اٹھ کر کھڑی ہوتی نفرت آمیز نظروں سے اسی دروازے کو دیکھ رہی تھی جہاں سے پریہان غائب ہوئی تھی۔۔

وہ بنا کچھ بولے اسے لئے باہر چلا گیا تھا لیکن دل کہیں اندر ہی اٹک کر رہ گیا تھا۔اس کی شکوہ سے پُر آنکھیں یاد آتے ہی وہ تکلیف سے اپنی مٹھیوں کو سختی سے بھینچ گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ روتی ہوئی روم میں داخل ہوتے بیڈ پر اوندھے منہ گری تھی۔دل آج اس کی دھتکار پر اداسی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبا ہوا تھا۔۔

"کیوں، کیوں ہمیشہ ہی میرے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں۔۔؟ وہ چڑیل آپ کی زندگی میں مجھ سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے، پھر میں آپ کی زندگی میں کس مقام پر ہوں۔۔!!" وہ دل ہی دل میں اس سے شکوہ کررہی تھی۔آنکھوں سے اشک بہتے تکیہ میں جزب ہورہے تھے۔۔

رضیہ ٹرے لیے روم میں داخل ہوکر ٹیبل پر رکھتے اس کے پاس آئی تھی۔۔

"میم آپ نے ناشتہ نہیں کیا تھا، یہ سر نے بھجوایا ہے۔۔!!" وہ اس کے قریب پہنچ کر اپنے سر کا پیغام دیتے ہوئے اپنی مالکن کو دیکھا تھا۔۔

"اپنے سر سے کہیں رضیہ کہ یہ ناشتہ صوفیہ میڈم کو کھلادیں۔۔!!" وہ غصے سے اپنی ہاتھوں کی پشت پر ہوتی جلن کو نظرانداز کرتے ہوئے روتے روتے سوگئی تھی۔۔

رضیہ فون کرکے شانزل کو اس کے ناشتہ نہ کرنے کا بتادیا تھا۔وہ پریشان ہوا تھا لیکن صوفیہ نے اس کی جان دو بجے تک چھوڑی تھی، وہ اسے الگ الگ شاپنگ مال میں گھماتی رہی تھی۔۔اس لیے وہ اب زاویار منشن پہنچا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"رضیہ لنچ کے لئے ہم ٹیبل پر آرہے ہیں، آپ سب سیٹ کریں۔۔!!" وہ رضیہ سے کہتا جس روم میں پریہان تھی اس روم میں داخل ہوا تھا۔۔

پریہان بیڈ پر سوئی ہوئی تھی۔ وہ اس کے قریب جا کر بیٹھا تھا، نظریں اس پری پیکر کے چہرے کا بے تابی سے طواف کر رہی تھیں۔۔

وہ ایک ہاتھ تکیہ پر دوسرا ہاتھ پیٹ پر رکھے سو گئی تھی، چہرے پر آنسوؤں کے نشان تھے، زیادہ رونے کی وجہ سے چہرہ اور ناک لال سرخ سو جا ہوا تھا۔۔

اس کی نظر پیٹ پر رکھے اس کے ہاتھ پر پڑی تو وہ اس کی ہاتھ کی پشت کو لال سرخ دیکھ کر تڑپ اٹھا تھا۔۔

وہ فوراً دوا لے کر اس کے پاس بیٹھتے نرمی سے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیے جھک کر پھونک مارتے نرمی سے دوا لگائی تھی۔۔

"پاگل لڑکی اس کا ہاتھ جلاتے خود کا بھی ہاتھ جلا بیٹھی تھی۔۔!!" وہ بڑبڑایا تھا۔۔

وہ اتنی گہری نیند سوتی تھی کہ کوئی سر پر ڈھول بھی بجا رہا ہو تو بھی اس کی نیند میں کوئی خلل نہیں پیدا ہو سکتا تھا۔۔

وہ دلچسپی سے اسے دیکھ کر مسکرایا تھا، جانتا تھا کہ وہ اٹھنے کے ساتھ ہی اس سے دوسری جنگ عظیم چھیڑے گی، پھر بھی اسے جگانا تو تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ہنی -- ہنی اٹھو -- !!" وہ اس کے گالوں کو تھپتھپاتے ہوئے اسے اٹھا رہا تھا، اور آج پہلی بار وہ ایک بار کے اٹھانے پر ہی بنا چوں چرا کیے آنکھیں کھول کر بنا اسے دیکھے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی --

وہ اپنے ہاتھوں پر لگی دوا دیکھ کر آگ بگولہ ہوئی تھی، لیکن منہ سے کچھ نہیں بولی تھی --

"اتنی مہربانی کی کیا ضرورت تھی --؟" وہ دل ہی دل میں اس سے مخاطب ہوئی تھی لیکن منہ سے کچھ نہیں بولی --

وہ اس کی چپی پر حیران ہوا تھا، اتنی سنجیدہ تو اسے وہ پہلے دن بھی نہیں نظر آئی تھی --

وہ فرش پر پیر رکھتے ہوئے اٹھی تھی جب وہ جلدی سے اس کا بازو پکڑ لیا تھا۔ وہ بنا اس کی طرف دیکھے اپنے بازوؤں کو اس کی گرفت سے آزاد کراتے دھیمے قدموں سے واشروم میں چلی گئی تھی --

شانزل اپنے خالی ہاتھوں کو گھورتے ہوئے اس کا رویہ جانچ رہا تھا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ یہ اس کے رویے کا بہت چھوٹا سا بدلہ تھا --

پانچ منٹ بعد وہ وہاں سے نکل کر اس کے پاس سے گزرتے ہوئے نیچے کی طرف بڑھی تھی جب وہ ایک بار پھر اس کے قریب پہنچ کر اس کے پیروں کے خیال سے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا جب وہ اپنے ہاتھوں کو اوپر اٹھاتے ہوئے اس کو روک گئی تھی --

"لوگ سہی کہتے ہیں کہ اپنا بوجھ خود اٹھانا چاہیے اور یہ بات مجھے بہت اچھے سے سمجھ آگئی ہے مسٹر شانزل زاویار، کیونکہ لوگ کا کیا ہے ایک دو دن سہارا دینے کے بعد وہ کسی بوجھ کی طرح اپنے کندھوں

Posted On Kitab Nagri

سے اتار پھینکتے ہیں۔۔!!" وہ سرد لبوں لہجے میں کہتے ہوئے اسے ساکت کرتے خود سیڑھیاں اترتے ہوئے ٹیبل کے پاس پہنچی تھی۔۔

"مسٹر شانزل زاویار۔۔!!" وہ خود ہی اپنا نام بڑبڑایا تھا، حیرت تھی کہ ابھی بھی کم نہیں ہو رہی تھی لیکن پھر سر جھٹکتے ہوئے وہ بھی ٹیبل پر پہنچتے سربراہی کرسی کھینچ کر بیٹھا تھا اور پر یہان ٹھیک ٹیبل کے اس پار اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھی تھی۔۔

آج وہ اسے خود سے اتنے دور دیکھ کر مٹھیاں بھینچ گیا تھا لیکن وہ دوبارہ کوئی شدید ردعمل نہیں دیکھانا چاہتا تھا۔۔

وہ اسے رغبت سے کھاتے دیکھ کر حیران ہوا تھا کہ روز تو نکھرے ہوتے تھے اور آج تو بہت سکون سے کھانے سے انصاف کر رہی تھی۔وہ بھی زہر مار چند لقمے لے کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

وہ شخص بھی انا کا پرچم بلند کرتے ہوئے بنا اس سے کچھ کہے دوبارہ آفس چلا گیا تھا اور وہیں بیٹھی اپنے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش میں ہلکان ہوئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ناشتہ کرنے کے بعد بھی وہیں بیٹھی رہی تھی، رضیہ پلیٹ اٹھا کر کچن میں رکھنے لگی تھی جب وہ بھی اٹھ کر کچن میں داخل ہوئی تھی --

"میم کچھ چاہیے تھا تو آپ مجھ سے کہتیں -- !!" رضیہ اپنی مالکن کو اپنے پیچھے کھڑے دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی --

"رضیہ اگر آپ چاہتیں ہیں کہ میں اس زاویار مینشن کا ایک بھی لقمہ اپنے منہ میں رکھوں تو آپ مجھے یہ کچن کے کام کرنے دیں -- !!" وہ چہرے پر سنجیدگی لئے رضیہ کو حیران کرنے پر تلی ہوئی تھی --

"میم کوئی غلطی ہو گئی ہے -- ؟ آپ ایسا کیوں کہہ رہی ہیں -- !!" رضیہ کی سمجھ سے سب باہر تھا --

"غلطی مجھ سے ہوئی ہے تو ہر جانہ بھی میں ہی ادا کروں گی - آپ باقی سارے کام دیکھ لیں بس کچن مجھ پر چھوڑ دیں اور ہاں کسی سے کچھ بھی بتانے کی ضرورت نہیں ہے -- !!" وہ رضیہ سے کہتی برتنوں کے پاس پہنچ کر اسے دھو کر رکھنے لگی تھی --

رضیہ کو سمجھ تو کچھ بھی نہیں آرہا تھا لیکن وہ اپنی مالکن کی بات کبھی ٹال نہیں سکتی تھی --

وہ اسی وقت سے کچن کا سارا کام اپنے زمہ لیتے سب کرنے کے بعد رات کا کھانا بھی خود ہی بنایا تھا --

"میم اس سے زیادہ میں آپ کو اس طرح کام کرتے نہیں دیکھ سکتی اب آپ جائیں باقی کا کام میں دیکھ لونگی -- !!" وہ ہاتھ باندھے اب اسے روم میں بھیجنے پر امادہ تھی --

Posted On Kitab Nagri

وہ مصروف سے انداز میں اپنے ہاتھ پونچھتے ہوئے اس کے قریب آکر کھڑی ہوئی تھی۔۔

"رضیہ کیا آپ میرا ایک چھوٹا سا کام کریں گی، اسے میری درخواست سمجھیں۔۔!!" وہ لاؤنج کی طرف دیکھتے ہوئے سرگوشی نما آواز میں اس سے مخاطب ہوئی تھی۔۔

"میم آپ درخواست نہیں حکم کیجیے، آپ کا ہر حکم سر آنکھوں پر۔۔!!" وہ اپنے سر کو جھکائے اس کے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔۔

پریہان اپنے گلے میں پہنی چین کو نکالتے ہوئے دھیرے سے اس کے ہاتھوں میں پکڑایا تھا۔۔

"کل آپ اسے بیچ کر میرا کچھ سامان لا سکتی ہیں، میں آپ کو ابھی لسٹ دیتی ہوں۔ مجھے امید ہے کہ ان پیسوں سے میرا سامان آسانی سے آسکتا ہے، بس دھیان رہے کہ یہ بات کسی کو بھی معلوم نہیں ہو۔۔!!" وہ اس کے اثبات میں سر ہلانے پر اسے لسٹ دے کر خود روم میں غائب ہوئی تھی۔۔

رضیہ اس چین کو اپنی ہتھیلیوں میں لیے کتنے پل دیکھتی رہی تھی پھر ایک فیصلے پر پہنچتے پر سکون ہوئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ شانزل کے لائے کپڑوں کو الماری میں رکھ کر خود منہ ہاتھ دھو کر روم سے باہر آئی تھی جب اس کے پیر سیڑھیوں پر تھمے تھے۔ نظریں لاؤنج کے صوفے پر بیٹھی صوفیہ پر پڑی جو سکون سے بیٹھی موبائل یوز کر رہی تھی۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

صوفیہ کی نظر اچانک سیڑھیوں پر پڑی تھی اور اسے دیکھتے ہی وہ نفرت سے مسکرائی تھی۔۔

"ہیے یو۔۔! ادھر سنو۔۔!!" وہ اسے انگلی کے اشارے سے بلا رہی تھی۔ وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتے ہوئے اس کے قریب پہنچ کر کھڑی ہوئی تھی۔۔

"جاؤ میرے لئے پانی لے کر آؤ۔۔!!" وہ اسے آرڈر دے کر دوبارہ موبائل میں گم ہوئی تھی۔۔

پریہان کتنے پل تک اس کے حکم پر ششدر ہوئی تھی پھر زہر خند مسکراہٹ چہرے پر لیے کچن کی طرف بڑھی تھی جب رضیہ اسے پانی کا گلاس پکڑانے لگی تھی۔۔

"تم سے کہا تھا پانی لانے کو۔۔ ہمم، اپنے کام سے کام رکھو۔۔!!" وہ اس پر دھاڑتے ہوئے کچن کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں سے پریہان پانی کا گلاس لیے اس کے قریب آکر کھڑی ہوئی تھی۔۔

"انسان کو اپنی اوقات نہیں بھولنا چاہیے۔ سنو شانزل کی طرف نظر اٹھا کر بھی مت دیکھنا کیونکہ وہ صرف میرا ہے تم جیسی لڑکیاں اس کے پیروں کی دھول بھی نہیں ہیں۔۔!!" وہ گلاس پکڑ کر زور سے فرش پر پھینکتے ہوئے اسے اس کی اوقات بتا رہی تھی۔ رضیہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس منحوس عورت کو نکال کر باہر پھینک دیتی۔۔

پریہان بنا کوئی تاثر دیے اپنے سر کو اثبات میں ہلاتے ہوئے وہاں سے جانے لگی تھی جب اس کی آواز پر دوبارہ رکی تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ویسے تم تو مجھے میڈ لگ رہی ہوں، شانزل نے شاید مجھ سے مزاق کیا تھا۔۔!!" وہ اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے ایک ادا سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"سہی کہہ رہی ہیں آپ، میں میڈ ہی ہوں۔ مسٹر شانزل زاویار نے مجھ سے بھی مزاق کیا تھا۔۔!!" وہ سنجیدگی سے کہتے ایک روم میں داخل ہو کر دروازہ لاک کیا تھا۔۔

آنسوں لڑیوں کی صورت میں بہتے ہوئے خود کو بے مول کر رہے تھے، وہ وہیں فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔

وہ سب جیسے ہی حویلی پہنچے تو انابی، آغا جان اور حمزہ حویلی کے مین دروازہ پر ہی کھڑے ان کے انتظار میں تھے۔۔

وہ دونوں سب سے مل کر ایک ساتھ گھٹنوں کے بل اپنے چھوٹے سے پاپڑ کے ٹکڑے اور لالی پاپ کے آگے بیٹھے تھے۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"آپ دونوں کو معلوم ہے کہ حمزہ عباس جعفری آپ دونوں سے بہت محبت کرتا ہے--!!" وہ ان دونوں کے گلے میں بازو ڈالے بالکل چمٹا ہوا تھا۔اس کے لہجے کی نمی نے وہاں کھڑے ہر نفوس کو تڑپایا تھا--

"میں بھی اپنے پاپڑ کے ٹکڑے سے بے انتہا محبت کرتا ہوں--!!" وہ اس کے سر کو سہلاتے ہوئے اپنے کندھے سے چہرے کو اٹھا کر اس کی پیشانی چومتے ہوئے اسے بتایا تھا کہ وہ بھی بہت محبت کرتا ہے--

"میرا تو ایک ہی لالی پاپ ہے اور وہ بھی اتنا سویٹ ہے کہ میں اس سے بہت سارا پیار کرنے پر مجبور ہوں، کیوں حمزہ--!!" ماہم اس کو کھینچ کر اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے اس کے پھولے پھولے گالوں کو کھینچتے ہوئے اسے زور سے گدگدی کی تھی--

اچانک حمزہ کے قہقہے کی آواز حویلی کی فضا میں گونج اٹھی تھی،اسے ہنستے ہوئے دیکھ کر ماہم کے ساتھ سبھی ہنس دیے تھے--

"کیوٹ اپیا چلیں آج ہم دونوں ڈھیر ساری باتیں کریں گے اور گیمز بھی کھیلیں گے--!!" وہ اپنی ہنسی روکتے ہوئے اسے پکڑ کر اندر لے جانے لگا تھا--

"ہاں کیوں نہیں--!!" وہ پیچھے مڑ کر عون کی طرف دیکھتی جب وہ اسے مسکراتے ہوئے آنکھوں سے اشارہ کیا تھا وہ سکون سے حمزہ کا ہاتھ تھامے اندر چلی گئی تھی--

Posted On Kitab Nagri

اس کی اس جان لیوا ادا پر وہ زیر لب مسکراتے ہوئے مردان خانے میں چلا گیا تھا کیونکہ وہاں بہت سے لوگ اس کا انتظار کر رہے تھے۔۔

سب سے بات چیت کرتے ہوئے بہت وقت گزر گیا تھا اور اب مردان خانے میں صرف دین محمد اور عون عباس جعفری بیٹھے تھے۔۔

"کیا ہوا دین محمد، تم کچھ کہنا چاہتے ہو۔۔!!" وہ دین محمد کو سوچوں میں گم دیکھ کر اسے مخاطب کیا تھا۔۔

"ہاں سردار سائیں پہلی بات تو میں عبدل خالق کی دیدہ دلیری کے بارے میں سوچ رہا ہوں کہ اب بس بہت ہوا ہمارے پاس اس کے خلاف اتنے سبوت تو ہیں ہی جسے ہم آرمی کو دے کر اسے اندر کروا دیں۔۔!!" وہ اپنے سردار سائیں کو دیکھتے ہوئے رات والی حرکت پر غصے سے آگ بگولہ ہوا تھا۔۔

"نہیں دین محمد ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے اور جہاں تک رہی کسی اونچی اوڑان کی تو، جس کی اوڑان اونچی ہو وہ اتنی ہی زور سے زمین پر گرا ملتا ہے۔۔ جب پرواز اونچی کرنی ہو تو ہواؤ کا رخ بھی دیکھا جاتا ہے۔۔!!" وہ اسے تسلی دے کر خود پرسکون بیٹھا تھا۔۔

"دوسری بات کیا ہے دین محمد۔۔!!" وہ دین محمد سے دوبارہ پوچھ کر اسے حیرت میں ڈال دیا تھا۔۔

"سردار سائیں آپ کو کیسے معلوم کہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔!!" وہ بے اختیار مسکرایا تھا۔۔

"جیسے تمہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ مجھے تم سے کیا کہنا ہے۔۔!!" وہ بھی اب دھیرے سے مسکرایا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"سردار سائیں وہ سردارنی سائیں کی دوست استانی سائیں ہیں نہ ان کے بابا آج ہی رات تک شہر سے آئے ہوئے رشتے کو قبول کرتے ہوئے اپنی بیٹی کا بیاہ کر دیں گے۔۔!!" وہ اتنا ہی کہہ کر خاموش ہوا تھا۔۔

"آگے بولو دین محمد، بات کیا ہے۔۔!!" وہ اسے سوچوں میں غرق دیکھ کر پھر پکارا تھا۔۔

"سردار سائیں وہ۔۔ وہ رفیق آیا ہے اور وہ آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔۔!!" عون نے غور سے دین محمد کا چہرہ دیکھا جہاں رفیق کا کہتے وہ سنجیدہ ہوا تھا۔۔

"سردار سائیں رفیق استانی سائیں کے گھر رشتہ بھیجنا چاہتا تھا لیکن اس کے پہلے حالات ٹھیک نہیں تھے اور جب سب ٹھیک ہوا ہے تو یہ سب۔۔ سردار سائیں رفیق انہیں خوش رکھ سکتا ہے، آپ بات کریں اور انہیں کہیں کہ شہر میں رہنے اور زیادہ کمانے والے کے ساتھ ہی بیٹی نہیں خوش رہ سکتی، اگر گاؤں کا بھی ہو اور اپنے زور بازو پر کما کر اسے کھلا سکتا ہو، ان کی خوشیاں پوری کر سکتا ہو تب بھی بیٹی خوش رہ سکتی ہے۔۔!!" وہ نظریں فرش پر مرکوز کیے اداس لبوں لہجے میں کہتا سردار عون عباس جعفری کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔

"چلو دین محمد اچھے کام کے لئے وقت نہیں دیکھا جاتا۔۔ سب سے پہلے رفیق سے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔۔!!" اس کے کہتے ہی دین محمد نے آواز دے کر رفیق کو اندر بلایا تھا۔۔

"اسلام و علیکم سردار سائیں۔۔!!" وہ عقیدت سے سلام کرتے ہوئے بیٹھ گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"وعلیکم السلام، رفیق میں صرف ایک سوال تم سے کروں گا اس کے بعد ہی میں فیصلہ کر سکتا ہوں۔۔!!"وہ رفیق کو بیٹھا کر سنجیدگی سے اس سے مخاطب ہوا تھا۔۔

"جی سردار سائیں۔۔!!"وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس کے سوال کا منتظر تھا۔۔

"کیوں ایک باپ اپنی بیٹی تمہیں دے، سوچ کر جواب دینا۔۔!!"وہ اس کا چہرہ دیکھتے جواب کا منتظر تھا۔۔

"سردار سائیں میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ میں انہیں خوش رکھنے کے لئے اپنے زور بازو کا استعمال کرتے حلال کھلاؤ گا، اگر دو وقت کی روٹی کما کر لایا تو سب سے پہلے اسے کھلاؤ گا خود چاہے بھوکا سو جاؤں لیکن ان پر ایک تکلیف بھی نہیں آنے دوں گا۔۔!!"وہ نظریں فرش پر مرکوز کیے ہوئے وہاں بیٹھے ان دونوں کو مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔

سردار عون عباس جعفری اس کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے اٹھ کر کھڑا ہوا تھا۔۔

"رفیق تم اپنی زندگی میں آنے والی خوشی کے لئے انتظام کرو ہم تمہارے لئے ہاں کروا کر ہی واپس لوٹیں گے۔۔!!"وہ اور دین محمد وہاں سے نکل کر گاڑی میں بیٹھتے حنا کے گھر آئے تھے جہاں اس کا بھائی انہیں دیکھتے ہوئے خوشی سے اندر لے کر آیا تھا۔۔

حنا کے والد انہیں دیکھتے ہوئے خوش ہو کر انتظام کرنے کو کہا لیکن سردار عون عباس جعفری نے منع کرتے سیدھے مدعا کی بات پر آیا تھا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ابرار سائیں میں سردار عون عباس جعفری، اپنے مینیجر رفیق کا رشتہ آپ کی بیٹی حنا کے لئے لے کر آیا ہوں۔۔!!"اس کی گمبھیر آواز اس چھوٹے سے سحن میں گونجی ایک سحر سا طاری کر رہی تھی۔۔

"سردار سائیں آپ کا حکم سر آنکھوں پر لیکن شہر سے بھی ایک بہت اچھا رشتہ آیا ہے۔۔!!"وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھے دھیرے سے کہتے ہوئے اپنے بیٹے کو دیکھ رہے تھے۔۔

"بیٹیاں گھر میں ہوں تو رشتے تو آتے ہی ہیں لیکن آپ یہ دیکھیں کہ آپ کی بیٹی کہاں خوش رہ سکتی ہے۔۔!!"سردار سائیں کی بات سن کر وہ کچھ پل کے لئے خاموش ہو گئے تھے۔۔

"آپ کو معلوم ہے ابرار سائیں کہ عورت کی خوشی کس چیز میں ہے۔۔؟عورت تو وہاں خوش رہتی ہے جہاں اس کا شوہر اسے محبت سے کہیں زیادہ اسے عزت دے کیونکہ عورت محبت کے بغیر تو جی سکتی ہے لیکن عزت کے بغیر نہیں،اس کے لئے حق حلال کا کما کر لا سکتا ہو،ہر مشکل سے بچانے کے لیے ہمیشہ اس کے سامنے تن کر کھڑا ہو اور میں یہ یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ سب آپ کی بیٹی کو رفیق دے سکتا ہے۔۔!!"اس کی بات سن کر حنا کے والد مسکراتے ہوئے اٹھ کر کھڑے ہوئے تھے۔۔

"جاؤ منہ میٹھا کراؤ بیٹا۔جس رشتے کی ضمانت ہمارے سردار سائیں دے رہے ہیں وہاں مجھے اپنی بیٹی کا ہاتھ دینے میں کوئی آر نہیں ہے۔۔بہت بہت شکریہ سردار سائیں۔۔!!"وہ اپنے بیٹے کو میٹھے کے لئے بھیج کر خود سردار عون عباس جعفری کا شکریہ ادا کیا تھا۔۔

دین محمد کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

آدھے گھنٹے تک مسلسل بات چیت کے بعد وہ باہر نکل کر گاڑی میں بیٹھے تھے--

"دین محمد تمہیں معلوم ہے جب کسی کو خود اس کی محبت نہ ملے تو وہ دوسروں کی محبت کو ملانے کے لئے اپنی جان لڑا دیتا ہے--!!" وہ اپنے کندھے پر رکھی شال درست کرتے ہوئے اپنی باتوں سے دین محمد کو ساکت کر گیا تھا--

"کیا مطلب سردار سائیں--!!" وہ گڑبڑایا تھا جیسے چوری کرتے ہوئے پکڑا گیا ہو--

"وہی مطلب ہے دین محمد جو تم آج چار سالوں سے سمجھ کر بھی نا سمجھ بنے ہو، کب تک دین محمد کب تک--؟ کب تک اپنے دل کے ساتھ کھیلتے رہو گے--!!" وہ سنجیدگی سے کہتا اب دین محمد کو ایک طرف گاڑی روکنے پر مجبور کر گیا تھا--

دین محمد اب اپنی نظریں چُراتے ہوئے اپنے دل کی دھڑکنوں میں سُنائی دیتے اس نام کی گونج کو سننے پر مجبور ہوا تھا--

"لوگ کہتے ہیں کہ محبت کا جزبہ ایک بہت خوشنما احساس ہے لیکن کسی کو یہ نہیں معلوم کہ جب محبت ایک طرفہ ہو تو بڑی جان لیوا ثابت ہوتی ہے اور خاموش محبت تو درد کے اس سمندر میں اتار دیتی ہے جہاں سے نکلنا تو دور نکلنے کی کوشش کرنا بھی محال ہوتا ہے۔ تمہیں معلوم ہے دین محمد محبت دو طرفہ ہونی چاہیے لیکن یہ دو طرفہ محبت تبھی ہو سکتی ہے جب مقابل سے نکاح جیسا پاک او خالص رشتہ ہو--!!" وہ غیر مرئی نقطہ پر نظریں مرکوز کیے دین محمد سے مخاطب تھا--

Posted On Kitab Nagri

"مجھے نہیں معلوم دین محمد کہ آج سے چار سال پہلے تم نے خاموشی کیوں اختیار کی تھی لیکن آج بھی وہ تپتے صحرا میں ننگے پاؤں اور تنہا کھڑی ہے، ابھی بھی وقت ہے دین محمد، مت لوٹاؤ کھالی ہاتھ محبت کو کیونکہ اگر یہ لوٹ گئی تو پھر صرف آنسوں ہی رہ جائیں گے۔۔!!" وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے اس کا لال سرخ چہرہ دیکھا جو شدت غم سے لال سرخ ہوا تھا۔۔

"ابھی بھی ان کا درد یہاں محسوس ہوتا ہے سردار سائیں یہاں، انہیں تو علم بھی نہیں کہ کوئی ان سے عقیدت کی حد تک محبت کرتا ہے۔۔!!" وہ دل پر انگلی رکھ کر ضبط سے آنکھیں بند کی تھی جس سے کئی آنسوں ٹوٹ کر اس خوبرو مرد کے چہرے پر بکھرتے شیو میں جزب ہوا تھا۔۔

"تو اس درد کو خود میں سمیٹ کر اپنی محبت کو سُرخرو کر دو دین محمد۔۔!!" وہ اس کی پشت تھپتھپاتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔۔

"سردار سائیں ڈر لگ رہا ہے۔۔!!" وہ فوراً آنسوں پوچھ کر اس کی طرف دیکھتے معصومیت کے سارے رکارڈ توڑے تھے۔۔

"ہاہاہاہا۔۔! ہر کام چٹکیوں میں کرنے والا دین محمد اس میں بھیگا بلا کیسے بن گیا۔۔!!" وہ بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنسا تھا ساتھ دین محمد بھی ہنسنے لگا تھا۔۔

"محبت کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں اس لئے۔۔!!" وہ گردن جھکا کر شرمایا تھا جسے دیکھ کر ایک بار پھر عون ہنستے ہوئے اس کی گردن میں ہاتھ ڈالا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"چلو اس معاملے میں تمہاری سردارنی سائیں سے بھی مدد لے لیں گے۔۔!!" وہ اب اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پر سکون ہوتے گاڑی اسٹارٹ کی تھی۔۔

محبت پانا اتنا بھی آسان نہیں کبھی کبھی صدیاں گزر جاتی ہیں محبت کے حصول میں لیکن وہ پھر بھی ہاتھ نہیں آتی بند مٹھی میں ریت کے جیسے پھسل جاتی ہے۔۔

وہ رات گئے زاویار مینشن میں داخل ہوا تھا، لان میں گارڈ اپنی ڈیوٹی پر معمور تھے، شاداب بھی اس کے ساتھ ہی گاڑی سے نکلا تھا۔۔

"سر رضیہ ابھی آپ سے اپنے کوارٹر میں ملنا چاہتی ہے۔۔!!" اس کے اندر جاتے قدم تھمے تھے، وہ فوراً سرونٹس کوارٹر کی طرف بڑھا تھا جب دروازہ پر ہی رضیہ اس کے انتظار میں کھڑی مل گئی تھی۔۔

"سر اگر بہت ضروری نہیں ہوتا تو میں آپ کو پریشان نہیں کرتی۔۔!!" وہ نظر جھکائے ہوئے اسے اندر ایک کرسی دی تھی۔

"بولو رضیہ۔۔!!" وہ اسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولنے کو کہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"سر آپ کا نمک کھایا تو نمک حرامی کیسے کرتی، لیکن سر مجھ سے یہ نہیں ہو پا رہا تھا۔۔!!" وہ اپنی بند مٹھی اس کے آگے کرتے ہوئے اپنے مالک کا چہرہ دیکھا تھا جو ہاتھ پر پڑی اس چین کو دیکھتے ہوئے اس کا اذیت سے چہرہ زرد ہوا تھا۔۔

وہ اس چین کو کیسے نہیں پہچانتا جو پہلے دن سے ہی اس کے گلے کی زینت بنے نظر آئی تھی، اسے دیکھ کر جو سوچ اس کے زہن میں آ رہی تھی وہ اسے اذیت سے دوچار کرنے کے لئے کافی تھی۔۔

"سر یہ چین میم نے دیا ہے سیل کرنے کے لئے اور یہ لسٹ دی ہے اسی سے ان کا سامان لانے کے لئے۔۔!!" وہ چین کے بعد اب لسٹ اس کے ہاتھوں میں پکڑائی تھی۔۔

"سر میم نے مجھ پر یقین کر کے کہا تھا اور میں وہ یقین توڑنا نہیں چاہوں گی۔۔!!" وہ نظر ابھی تک اس چین پر مرکوز کیے بیٹھا تھا۔۔

"کل تمہیں یہ تمام چیزیں مل جائے گی رضیہ، تم اپنی میم کو سب دے دینا۔ کیا کچھ اور بھی بتانا ہے رضیہ۔۔!!" وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

"سر جب آپ نہیں تھے تب صوفیہ میڈم نے میم کی بہت انسلٹ کی تھی اور۔۔!!" وہ ادھوری بات پر ہی خاموش ہو گئی تھی۔۔

"اور۔۔ اور کیا رضیہ۔۔؟" وہ اب اٹھ کر کھڑا ہوا تھا، رضیہ کے بات نے اس کے خون میں شرارے دوڑائے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اور سر میم نے صبح سے کچن کے سارے کام کیے ہیں، سوری سر لیکن انہوں نے مجھ سے ایسے کہا کہ میں انہیں روک نہیں پائی -- سر آپ بھی اگر انہیں روکنے کی کوشش کریں گے تو وہ کھانا نہیں کھائیں گی -- !!" وہ اسے پوری بات بتاتی ساکت کر گئی تھی --

وہ مٹھیاں بھینچے اپنے ضبط کو آزمانے کی کوشش کر رہا تھا، تکلیف سے آنکھیں لال سرخ انگارہ ہوئیں تھیں --

وہ بنا کچھ بولے سرونٹس کوارٹر سے نکل کر منشن میں داخل ہوتا روم کی طرف بڑھا تھا --

محبت کا غم ہے ملے جتنا کم ہے
یہ تو زمانہ نہیں جان پائے گا
میرا جو سنم ہے زرا بے رحم ہے
دے کر مجھے وہ درد مسکرائے گا

روم میں ملگجا سا اندھیرا پھیلا ہوا تھا، وہ دشمن جاں بیڈ پر کمفرٹ میں لپٹی محو خواب تھی۔ وہ قدم قدم چلتا اس کے قریب گیا تھا اور وہیں بیڈ پر ہی اس کے قریب بیٹھتے جھکا تھا --

Posted On Kitab Nagri

وہ چہرے پر بال بکھرائے، سوجی آنکھوں سمیت نیند میں بھی سسک رہی تھی، اگر آج وہ اذیت سے دو چار ہوا تھا تو وہ بھی تو ہوئی تھی۔۔

دل کو ایسے دلبر پہ بھی ناز ہوتا ہے
کسی سے تم پیار کرو تو پھر اظہار کرو
کہیں نہ پھر دیر ہو جائے

وہ اس دلکش سراپے کو اپنی نظروں میں بسا کر اپنی انگلیوں سے اس کی پیشانی پر بکھرے بالوں کو سمیٹا تھا۔۔

"معلوم ہے ہنی آج تم نے یہاں تکلیف پہنچائی ہے۔۔!!" وہ نرمی سے ایک ہاتھ سے اس کی پلکوں کو سہلاتے ہوئے دوسرے ہاتھ کی انگلی اپنے دل کے مقام پر رکھی تھی۔۔

"جب بھی تمہیں مجھ سے تکلیف پہنچی ہے ہنی تم نے اس سے کئی گنا زیادہ تکلیف مجھے پہنچائی ہے، ایک بار ہنی۔۔ صرف ایک بار اپنے شان پر اعتبار تو کیا ہوتا۔۔!!" وہ اس کی پیشانی پر جھک کر عقیدت سے اپنے لب رکھے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

"وعدہ کرتا ہوں ہنی جتنا زیادہ تمہیں تکلیف پہنچائی ہے اس سے کہیں زیادہ تمہیں خوشیاں دوں گا-- !!" وہ سرگوشی نما آواز میں کہتا اب اس بھیگی پلکوں پر جھکا تھا اور نرمی سے ان پر اپنے دہکتے ہونٹ رکھے آنکھیں موند گیا تھا، اس کی آنکھوں سے ایک گرم سیال گرتا پریہان کے بالوں میں جزب ہوا تھا--

وہ نجانے کتنے پل تک اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکا کر وہیں بیٹھا رہا تھا، اس کی گرم سانسوں سے سکون اس کی رگ و پے میں سرایت کرتا اسے پر سکون کر گیا تھا--

وہ بنا چینج کیے اور بنا کچھ کھائے وہیں دراز ہوا تھا، نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی، نجانے کب تک ان آنکھوں کو سب کی طرح سکون نصیب ہونا تھا--

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چار سال پہلے-- !

دوپہر کی تمتماتی دھوپ میں وہ عام کے باغوں میں داخل ہوا تھا جہاں آج آم توڑ کر سپلائی ہونے کے لئے ٹرکوں میں رکھے جا رہے تھے--

Posted On Kitab Nagri

وہ رفیق کے بلانے پر یہاں آیا تھا، وہ ابھی باغ میں دو قدم ہی رکھے ہوں گے جب اس کے آگے دو تین آم بڑی تیزی سے گرے تھے۔۔

وہ اوپر دیکھتا جب رفیق اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر زور سے ہنسا تھا، تبھی کوئی نسوانی غصے سے بھرپور آواز سنائی دی تھی۔۔

"ابا دیکھا آپ نے میرا نشانہ کتنا اچھا ہے، اگر میں اڑتے جہاز میں ماردوں تو اس میں بھی چھید ہو جائے یہ تو پھر معمولی سے آم ہیں۔۔!!"خود کی تعریف کرتی یہ آواز انہیں بھی ہنسنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔

"ہاں میری دھی میں جانتا ہوں لیکن تم یہ بہانے سے سردار سائیں کے آموں کو مار کر ستیاناس تو نہیں کرو۔۔!!"وہ ان کی آواز سن کر باغ کے داہنے طرف پہنچے تھے جہاں وہ ان کی طرف پشت کیے گولیل ہاتھوں میں لیے دوبارہ آموں کا نشانہ لے رہی تھی۔۔

"دین محمد سائیں یہ نرگو چاچا کی بیٹی نوری ہے، اس کا نشانہ بہت اچھا ہے۔۔!!"رفیق اسے بتاتے ہوئے خود ایک کام کرنے والے کے بلانے پر اندر چلا گیا تھا لیکن وہ ابھی تک وہیں کھڑا تھا۔۔

"ابا پانچ آم میں نے مار کر گرائے ہیں تو وہ پانچ آم آپ میرے لئے گھر لے کر آئیے گا۔۔!!"وہ شان بے نیازی سے کہتی دوپٹہ درست کرتے ہوئے مڑی تھی اور کسی کو وہیں تھمنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔

وہ ایک ٹک اس چہرے کو دیکھ رہا تھا، دل دھڑک دھڑک کر اچانک اپنے ہونے کا شور مچانے لگا تھا، وہ بے اختیار اپنے دل پر ہاتھ رکھ گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے دل کو ڈپٹ رہا تھا لیکن دل بھی آج بے غیرتیاں کرنے پر اتارو ہوا تھا۔۔

وہ بے نیاز سی اپنے دوپٹے کے ایک کونے سے چہرہ ڈھکے اس کے سامنے سے گزر گئی تھی،اس کے جانے کے بعد وہ ایک لمبی سانس لے کر مسکرایا تھا۔۔

وہ اس کے بعد اپنے دل میں ہلچل مچاتی اس محبت کو محسوس کرتے مہینوں گزار دیے تھے اور پھر اچانک اسے اپنے سردار سائیں کے کام سے ایک ماہ کے لئے ملک سے باہر جانا پڑا تھا اور جب وہ واپس لوٹ کر آیا تو اس کی خاموش اور ایک طرفہ محبت اس کے قدموں میں بین کرتے ہوئے ملی تھی۔۔

جب اسے معلوم ہوا تھا اس کی شادی ہو گئی ہے اس رات وہ بہت رویا تھا اور پھر بس اس محبت کو اپنے دل دفن کر کے اس کی خوشیوں کی دعا مانگی تھی لیکن شاید ہر دعا قبولیت کا شرف حاصل کر کے بھی پوری نہیں ہوتی ہے۔۔

اور جب ایک سال پہلے وہ اپنے باپ کے گھر لوٹ کر آئی اور جو کچھ سننے کو ملا وہ دین محمد کے خون میں شرارے بھر دیے تھے۔وہ دن رات ایک کر کے ثبوت اکٹھا کرنے کے بعد پنچایت میں اشرف کو ذلیل وخوار کروا کر اسے جیل بھیجنے سے پہلے نوری کو اس سے چھٹکارا دلوا دیا تھا۔۔

لیکن آج سردار عون عباس جعفری کے اشارہ پر وہ ایک بار پھر اس کی تکلیف کو خود پر محسوس کرتے ہوئے ایک فیصلے پر پہنچتے ہی پرسکون ہوا تھا۔۔

اب اسے اپنی محبت کو اپنی دسترس میں لانے کا انتظار تھا جو جلد ہی پورا ہونے والا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ رات نو بجے حویلی میں داخل ہوا تھا اور گاڑی سے نکل کر جیسے ہی باہر جانے لگا تھا ویسے ہی دین محمد سامنے آکر کھڑا ہوا تھا۔۔

"دین محمد اتنے اُتاؤلے کیوں ہو رہے ہو، کل تک ہم تمہارا رشتہ لے کر جائیں گے۔۔!!" وہ دین محمد کو سامنے کھڑے دیکھ کر اپنے ہونٹوں پر مچلتی مسکراہٹ دباتے ہوئے اسے چڑھایا تھا۔۔

"سردار سائیں۔۔!!" وہ زیر لب مسکراتے ہوئے اسے لان میں فوارے کے پاس پھولوں سے بنی ٹوکری کے پاس اشارہ دیا تھا۔۔

وہ حیران ہوتے آگے بڑھ کر ٹوکری کے پاس پہنچ کر اس میں رکھے کارڈ کو اٹھایا تھا، اس کارڈ کے ساتھ ہی گلاب کی کلی بھی رکھی ہوئی تھی۔۔

گلاب کی کلی ہاتھ میں لیتے تجسس سے کارڈ کو کھولا تھا، نظر چاروں طرف دوڑ آئی تھی لیکن اب دین محمد کے ساتھ ساتھ وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔۔

"تو میرا ہاتھ ہاتھوں میں لے کے چلے، مہربانی تیری

Posted On Kitab Nagri

"تیری آہٹ پہ دل کا دریچہ کھلے، میں دیوانی تیری

آپ کی دھڑکن سائیں --!

کارڈ پر لکھی تحریر اسے آنکھیں واں کرتے مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی، وہ اپنی دھڑکن سائیں کی اس حرکت پر بے اختیار مسکرایا تھا --

اس نے غور کیا تو معلوم ہوا گلاب کی پتیوں سے آگے کا راستہ بنایا گیا تھا، وہ اپنے ہونٹوں کو دانتوں سے دباتے ہوئے آگے بڑھا تھا۔ تھوڑا آگے چل کر پھر اسے بالکل ویسے ہی پھولوں کی ٹوکری ملی جس میں اب دو گلاب کی کلی کے ساتھ ایک کارڈ رکھا ہوا تھا، ایک بار پھر تجسّس ہوا تھا --

وہ ایک ہاتھ میں کلی کو لیے دوسرے سے کارڈ کھولا تھا اور پھر بس دل بے اختیار زور سے دھڑکا تھا --

وہ اس کارڈ پر سے کتنے پل تک نظر ہٹا ہی نہیں سکا تھا۔ لفظ تھے یا دل کے بول --

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تو بہاروں کی خوشبو بھری شام ہے، میں ستارہ تیرا

زندگی کی ضمانت تیرا نام ہے، تو سہارا میرا"

آپ کی دھڑکن سائیں -- !

Posted On Kitab Nagri

وہ ان لفظوں پر اپنے عنابی لب رکھتے بے ساختہ چوما تھا اور پھر خود ہی دل کھول کر ہنسا تھا۔۔

"میری دھڑکن سائیں۔۔!!" وہ آگے بڑھتے ہوئے بے ساختہ بڑبڑایا تھا۔۔

لان کے پیچھے والے حصے میں آ کر وہ سامنے دیکھتے نجانے کتنے پل تک نظر نہیں ہٹا سکا تھا۔۔

سامنے ہی پھولوں سے رہگزر بنائی گئی تھی، اس کے بعد چار پھولوں سے سجے ستون کے بیچ میں ایک ٹیبل تھا اور دو کرسیاں تھیں، پوری تھیم ہی میرون اور سفید تھی۔۔

وہ یہ سب کرنے والی کو نظروں سے ڈھونڈا تھا لیکن وہ اسے کہیں دکھائی نہیں دی تھی، جب اسے اپنے پیچھے اس کی خوشبو محسوس ہوئی تھی اور ساتھ ہی اس کی بے حد خوبصورت مترنم آواز اس کے کانوں میں رس گھولتے دل کی دھڑکنوں کو اتھل پتھل کیا تھا۔۔

"تو چلا تو ستارے بھی چلنے لگے، آنسوؤں کی طرح

خواب پہ خواب جلنے لگے، آرزو کی طرح

تیری منزل بنے میرا ہر راستہ

تو سمندر رہے میں ساحلوں کی ہوا۔۔"!

وہ گنگناتی ہوئی اس کے سامنے کھڑی ہوئی تھی ہاتھوں میں ویسا ہی گلاب کی کلی کا گلدستہ لئے جو عون کو ٹوکریوں سے ملا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

میرون فراق پہنے اس پر ہم رنگ دوپٹہ لیے، چہرہ پر ہلکا میک اپ کیے وہ سجی سنوری سیدھا اس کے دل میں ہلچل مچا گئی تھی--

وہ اس کے گلدستے سمیت بڑھے ہاتھوں کو نرمی سے پکڑتے ہوئے اپنی طرف کھینچ کر اپنے سینے میں زور سے بھینچا تھا--

وہ اسے اپنی طرف محویت سے دیکھتے پاکر پہلے ہی پگھل رہی تھی اور اب اس کے کشادہ سینے سے لگے خود کی اور اس کی دھڑکنیں شمار کر رہی تھی--

"معلوم ہے ان دو کارڈوں میں مجھے سب سے زیادہ کیا پسند آیا--؟ آپ کی دھڑکن سائیں--! یہ لفظ اس دل میں ہلچل مچاتے ہوئے مجھے وہ سکون دیا ہے جو میں آپ کو لفظوں میں بتانے سے قاصر ہوں لیکن اپنے عمل سے ضرور بتا سکتا ہوں، میری دھڑکن سائیں--!!" وہ 'میری دھڑکن سائیں' لفظ پر زور دیتے ہوئے اپنے سینے سے اس کے چہرے کو اٹھا کر اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے اس کی پیشانی پر جھکتے اپنے دہکتے ہوئے لب شدّت سے رکھے تھے--

"میں وہ لفظ آپ سے سننا چاہتا ہوں--!!" وہ اسے اپنے حصار میں لیے خواہش کر رہا تھا اور بھلا سردار سائیں خواہش کریں اور ان کی سردارنی سائیں پوری نہ کریں ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا تھا--

وہ بغور اس کا شرمایا شرمایا لال سرخ چہرہ دیکھ رہا تھا--

Posted On Kitab Nagri

"آ۔۔آپ کی دھڑکن سائیں۔۔!!"وہ سرگوشی نما آواز میں شرماتے ہوئے کہتی اس کے سینے میں سر چھپانے لگی تھی۔۔

وہ نجانے کتنے پل تک آنکھیں بند کیے اس لفظ کو محسوس کرتا رہا تھا۔۔

"پھر کہیں دھڑکن سائیں۔۔!!"وہ بجد ہوا تھا۔۔

"مغرور سردار سائیں سے چھچھورے سردار سائیں تو نہ بنے۔۔!!"وہ اس کے سینے پر مکا مارتی اسے قہقہہ لگانے پر مجبور کر گئی تھی۔۔

"ہاہاہا۔۔!میں مغرور ہی کب تھا جواب چھچھورے کا لقب مل رہا ہے۔۔!!"وہ دل کھول کر ہنستے اسے اپنے بازؤں کے حصار میں سمیٹ کر اٹھاتے ہوئے آگے بڑھتے ہوئے ٹیبل کے پاس لے کر آنے لگا تھا۔۔

"کیا کر رہے ہیں،اتاریں مجھے۔۔!!"وہ اس کے کندھے پر پڑی چادر کو مٹھیوں میں جکڑتے ہوئے چیخی تھی،شرم سے چہرہ سرخ انگارہ ہوا تھا۔۔

"ایسے کیسے،کچھ محنت آپ نے کی ہے تو کچھ پر میرا بھی حق ہے۔۔!!"وہ گردن جھکا کر اپنے بازؤں کو اٹھاتے ہوئے بے ساختہ اس کی چھوٹی سی ناک چومی تھی۔۔

"ویسے یہ سب کیا کیسے۔۔؟"وہ اس کی جھجک دور کرنے کے لئے سوال بدل گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"دین محمد کی مدد سے، ویسے کہیں انہوں نے آپ کو بتا تو نہیں دیا تھا۔۔؟" وہ اسے کرسی پر بیٹھا رہا تھا جب وہ جانچتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"نہیں اس نے مجھے بالکل خبر نہیں ہونے دی، ویسے آج ایک بات بتاؤں دین محمد بہت اچھا رازدار اور وفادار ساتھی، پر خلوص دوست ہے۔۔!!" وہ اب اپنی کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے اپنی سردارنی سائیں کو محبت پاش نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

ڈنر کرنے کے بعد وہیں رکھے صوفے پر نیم دراز ہوتے ہوئے اسے بھی خود میں سمیٹتے ہوئے لٹایا تھا۔۔

وہ بلش کرتے ہوئے اسے اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ وہ بار بار بس اس کا من موہنا چہرہ دیکھے جا رہا تھا۔۔

"کیوٹ سائیں کیا آپ مجھے ڈھونڈتے تھے۔۔؟" ہمیشہ اس کے زہن میں گونجتا سوال آج زبان پر آیا تھا۔۔

"ہاں۔۔! میری زندگی اور میری انا بی مجھ سے دور چلی گئیں تھیں پھر میں کیسے نہیں ڈھونڈتا، لیکن ہمیشہ خالی ہاتھ رہا تھا۔۔!!" وہ اس کے پیشانی سے بال پیچھے کرتے اس کی دل کی خلش کو دور کیا تھا۔۔

وہ اس کے شیو پر ہاتھ پھیرتی اس کی باتیں سنتی مسکرائی تھی جب اچانک اسے کچھ یاد آتے ہی چہرے کے تاثرات بدلے تھے، وہ غصے سے خونخوار تیور لئے اس کی شیو پر ہی چٹکی کاٹ کر بدلہ لیا تھا۔۔

"دھڑکن سائیں اب کیا خطا سرزد ہو گئی مجھ سے، جو یوں آپ تشدد پر اتر آئیں ہیں۔۔!!" وہ اس کی انہیں انگلیوں کو پکڑتے ہوئے اپنے ہونٹوں سے لگایا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ کسی چڑیل سے دوسری شادی کرنے والے تھے اگر میں نہیں آتی -- !!" وہ اپنے کھڑوس سردار سائیں کو دیکھتے شکوہ کیا تھا، آنکھیں بے اختیار نم ہو گئیں تھیں --

ہونٹوں پر تیرے شکوہ کا زور ہے

پر یہ نگاہیں کہتی کچھ اور ہے

وہ بے ساختہ گنگنایا تھا لیکن پھر سنجیدگی کا لبادہ اوڑھ کر اس سے مخاطب ہوا تھا ورنہ وہ یونہی پریشان رہتی --

"نہیں سردارنی سائیں -- ! یہی ایک طریقہ تھا آپ کو اپنے قریب لانے کا، لیکن آپ کو تکلیف پہنچانے کے بارے میں سردار عون عباس جعفری کبھی سوچ بھی نہیں سکتا ہے -- !!" وہ اس کی نم آنکھیں دیکھ کر تڑپ اٹھا تھا۔

"اور وہ جو مجھ سے بات تو دور مجھے دیکھ بھی نہیں رہے تھے اس کا کیا -- ؟" دوسرا شکوہ حاضر تھا۔ اب وہ زیر لب مسکرایا تھا --

"کس نے کہا میں آپ کو نہیں دیکھتا تھا -- ؟ میں آپ کو چوری چوری دیکھتا رہتا تھا -- !!" وہ اس کی بات سن کر آنکھیں واں کیے اسے دیکھ رہی تھی پھر بات سمجھ آنے پر قہقہہ لگا کر ہنسی تھی جس سے اس کے گالوں پر پڑتا ڈمپل اسے اپنی طرف متوجہ کر گیا تھا۔ وہ بے اختیار جھکتے ان پر اپنے لب رکھے تھے --

ماہم کی بولتی وہیں بند ہو گئی تھی لیکن اس بات کے ساتھ ہی اسے اپنا رویہ اور اس کا گولی لگنا یاد آیا تھا --

Posted On Kitab Nagri

وہ جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی تھی، آنکھیں نمکین پانیوں سے بھری ہوئی تھیں۔ اسے اس طرح اچانک بیٹھتے ہوئے دیکھ کر وہ بھی صوفے پر بیٹھا تھا۔۔

"کیا ہوا دھڑکن سائیں۔۔!!" وہ پریشان ہوا تھا۔۔

"میں نے آپ کو اس دن بہت ہرٹ کیا تھا ناں، بہت بری ہوں میں؛ بالکل بھی اچھی نہیں ہوں، مجھے معاف کر دیں۔۔!!" وہ بے ساختہ روتے ہوئے اپنے کانوں کی لو پکڑتے ہوئے اسے ساکت بیٹھے دیکھ رہی تھی۔۔

"خبردار دھڑکن سائیں اگر آپ نے آگے ایک لفظ بھی معافی کا مانگا تو۔۔!!" وہ دھاڑتے ہوئے جھپٹ کر اس کے ہاتھوں کو کانوں کی لو پر سے ہٹایا تھا۔۔

وہ اس کے دھاڑنے پر سہم گئی تھی، دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔

"یہ کیا کرنے چلیں تھیں آپ ہاں، میرا دل نوچنے چلیں تھیں۔۔!!" وہ اس کا رویا رویا خوفزدہ چہرہ دیکھ کر نرم پڑتے ہاتھ بڑھا کر اسے خود میں بھینچا تھا۔۔

وہ اس کے گرد حصار باندھتے پر سکون ہوئی تھی، عون اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے آج ہر شکوہ شکایات دور کرنے کی سوچ چکا تھا۔۔

"آپ حق پر تھیں، میں ہی جلد بازی کر گیا تھا شاید۔۔ کیونکہ مجھے آپ چاہیے تھیں، مجھے میری دھڑکن سائیں چاہیے تھیں، یہ تنہائی زہر کی طرح میری رگوں کو کاٹ رہی تھی دھڑکن سائیں۔۔!!" وہ

Posted On Kitab Nagri

سرگوشی نما آواز میں کہتے اسے اپنے بازؤں میں بھرے پچھلی سیڑھیوں سے اپنے روم میں لا کر بیڈ پر لٹایا تھا۔۔

وہ غور سے اس کا چہرہ دیکھتے اس کے ہر انداز کو دل میں اتار رہی تھی، وہ اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں بھینچے ہوئے تھی۔۔

"عون عباس جعفری اپنی آخری سانس تک صرف ماہم عون عباس جعفری کا ہے۔۔!!" وہ اپنے ہاتھوں کو نرمی سے چھڑاتے اٹھنا چاہا تھا جب وہ اس کے ہاتھوں کو زور سے پکڑتے ہوئے اسے جانے سے روکا تھا۔۔

اس کی اس ادا پر وہ مسکرایا تھا۔۔

"دھڑکن سائیں آپ روک رہی ہیں مجھے تو کیا اجازت ہے کہ آپ کی دھڑکنوں میں بس جاؤں۔۔؟"

وہ زیر لب مسکراتے ہوئے اس کے قریب ہوا تھا، وہ اس کی بات سمجھتے ہوئے اسی کے سینے میں منہ چھپایا تھا اور وہ اپنی دھڑکن سائیں کو خود میں سمیٹ گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ صبح سو کر اٹھی تو شانزل نہیں تھا، وہ اپنے دل کے درد کو دبا کر صبح سے کام کرتے دوپہر میں کہیں جا کر آرام کی غرض سے لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھی تھی جب اسے باہر گارڈ سے بات چیت کرتی ہوئی صوفیہ نظر آئی تھی--

وہ صوفیہ کو دیکھتی اب اس کی گاڑی پر نظریں مرکوز کیے کچھ سوچ رہی تھی، زہن الگ ہی رو میں بہک رہا تھا--

اس وقت رضیہ بھی نہیں تھی شاید وہ اس کی چین سیل کرنے گئی تھی اور گارڈ بھی صوفیہ سے باتوں میں مصروف تھے، وہ بھاگ کر باہری دروازہ سے نکل کر صوفیہ کی گاڑی تک آتے چھپتے ہوئے اس کی کھلی ڈکی میں لیٹتے ہوئے ڈکی بند کی تھی--

اسے افناہٹ ہوئی تھی، دم گھٹتا محسوس ہوا تھا لیکن اسے زاویار منشن سے باہر نکلنے کا یہی ایک واحد طریقہ نظر آیا تھا جس پر بنا سوچے سمجھے عمل بھی کر بیٹھی تھی--

تین منٹ بعد گاڑی چلنے کی آواز آئی تھی، وہ آنکھوں میں آنسوں لیے اس دشمن جاں کی دسترس سے نکلتے دل کی پکار پر کان بند کر گئی تھی--

جب نصیب میں محبت تھی ہی نہیں تو زبردستی اس میں محبت کیوں ڈھونڈے--

Posted On Kitab Nagri

"مجھے معاف کردیں شان، میں اس تعلق، اس رشتے کو بوجھ نہیں بننے دینا چاہتی تھی اس لیے اس تعلق کو بوجھ بننے سے پہلے ہی چھوڑ آئی۔۔!!" وہ اپنی سانسوں کو ہموار کرنے کی کوشش کرتے ہوئے دل ہی دل میں اس دشمن جاں سے مخاطب ہوئی تھی۔۔

گاڑی فراٹے بھرتے آگے ہی بڑھتی چلی جارہی تھی، نجانے کتنے منٹ یا گھنٹہ بعد گاڑی رکی تھی وہ اس کے نکلنے کا یقین کرتے ہوئے دھیرے سے نکل کر وہیں رکھے ڈرم کے پیچھے چھپی تھی۔۔

معلوم نہیں یہ کون سی جگہ تھی، بہت پرانا مکان تھا گاڑی اس کے احاطے میں کھڑی ہوئی تھی اور ہر طرف بس گن لئے ہوئے لوگ نظر آرہے تھے۔۔

وہ وہیں ڈرم کے پیچھے بیٹھی تھی جب صوفیہ اور ایک مرد کی آواز سنتے وہیں ساکت ہوئی تھی، دل لرز اٹھا تھا، آنکھیں نمکین پانیوں سے بھری ہوئی تھیں۔۔

"وہ میرے ساتھ گیم کھیل رہا تھا لیکن اسے ابھی معلوم بھی نہیں ہے کہ صوفیہ اپنے ساتھ دھوکا دینے والوں کے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچ لیا کرتی ہے۔۔اس شانزل زاویار کو ایسی جگہ ماروں گی جہاں اسے پانی تک نصیب نہیں ہوگا۔۔!!" صوفیہ کی آواز میں سانپ سی پھنکار تھی۔۔

اس کی یہ آواز اور یہ روپ دیکھ کر وہ اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر چیخ کا گلا گھونٹا تھا۔۔

"صوفیہ اسے معلوم تو نہیں ہوا کہ تم جان چکی ہو کہ وہ تمہیں دھوکہ دے رہا ہے۔ وہ بہت شاطر اور چالاک ہے، مجھے ہمیشہ لگتا تھا کہ وہ اپنے چچا سائیں کے ساتھ بھی گیم کھیل رہا ہے، بس ہم جلد ہی یہ ثابت

Posted On Kitab Nagri

کر دیں گے۔ابھی تو سردار عون عباس جعفری کی بیوی کو انہیں سونپ کر خوش کرنے کا وقت آگیا ہے۔۔!!"اس مرد کی زہر میں ڈوبی آواز سن کر وہ سب سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

"اللہ میرے اپنوں کی حفاظت کرنا میرے رب۔مجھے ہمت دے۔۔!!"وہ دل سے دعا مانگتے ہوئے اب چاروں طرف نظر دوڑاتے ہوئے اندر باہر کے ہر راستے کو دیکھ رہی تھی۔۔

"ارے نہیں وہ نہیں جان پائے گا۔کیا اس سردار کی بیوی یہیں ہے۔۔!!"صوفیہ کی آواز سن کر وہ بغور جائزہ لیتے ہوئے اس کی باتوں کو سننے کی کوشش کی تھی۔۔

"ہاں اندر ہے۔۔!!"وہ دونوں اب اندر جا رہے تھے۔۔

"کہیں کسی کو معلوم ہو گیا اس جگہ کا تو۔۔!!"وہ جگہ دیکھتے ہوئے پھر رکی تھی۔۔

"نہیں یہ جگہ کسی کو نہیں معلوم ہے،اس کے پیچھے اور آگے جنگل ہے اور جنگل کے بعد آبادی۔۔یہاں ایک پرندہ بھی پر نہیں مارتا ہے کسی کے آنے کے امکان تو دور دور تک نہیں ہیں۔۔!!"پریہان نے اب غور کیا تھا کہ سورج کی روشنی بہت ہلکی تھی شاید شام ہونے والی تھی اور گھنے جنگلات کی وجہ سے اندھیرا چھا گیا تھا۔۔

"مزمل تمہیں معلوم ہے اس شانزل زاویار کے گھر ایک لڑکی تھی لیکن میں نے معلوم کروایا تھا،وہ سہی کہہ رہا تھا کہ وہ اس کے دوست ظفر کی بہن تھی۔۔!!"وہ دونوں اب اندر داخل ہو گئے تھے اس لئے پریہان کو ان کی ایک بھی بات اب سنائی نہیں دے رہی تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اگر لالہ کی بیوی یعنی میری بھابھی سائیں اندر ہیں تو میں کیسے بھاگ سکتی ہوں، میں انہیں بھی نکال کر لے جاؤں گی -- یہ لوگ مجھے بھی ڈھونڈ رہے ہیں اس لئے مجھے جو بھی کرنا ہے وہ سمجھ بوجھ کر کرنا ہوگا -- !!" وہ ہمت کرتے ہوئے جھاڑیوں میں چھپ کر اور اندھیرا ہونے کا انتظار کر رہی تھی --

---

وہ نیند میں تھی جب اسے لگ رہا تھا کہ کہیں بہت گہرائی میں دھنستی جا رہی ہے، سانسیں جیسے الجھ رہی تھیں، دل بے چین تھا لیکن آنکھیں کھلنے سے انکاری تھیں --

ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو دونوں سوئے تھے، جب عون کی آنکھ اس کی بے چینی سے کھلی تھیں، وہ اپنے سر کو ادھر اُدھر پٹک رہی تھی --

عون نیم اندھیرے میں ہی اس پر جھکا تھا اور اس کے گالوں کو تھپتھپاتے ہوئے اسے پکار رہا تھا۔ ماہم کو محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے کوئی پکار رہا ہے۔ وہ جھٹکے سے اٹھنا چاہ رہی تھی جب خود پر جھکے ہوئے عون سے اس کا سر بے ساختہ ٹکرایا تھا --

"کیا ہوا دھڑکن سائیں --؟ آپ ٹھیک تو ہیں ناں --؟ نیند میں آپ پریشان لگ رہی تھیں -- !!" وہ اپنے سر کو سہلانے کے بجائے اس کے سر کو نرمی سے سہلاتے ہوئے پریشان ہوا تھا --

Posted On Kitab Nagri

وہ اُس کے اس محبت بھرے انداز کو دیکھتے ہوئے دل سے مسکرادی تھی--

"ہاں میں ٹھیک ہوں، بس مجھے اس بیڈ پر نہیں سونا--!!" وہ بار بار اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن عون کی وجہ سے کامیاب نہیں ہو پارہی تھی--

"کیوں--؟ آپ پہلے دن سے ہی فرش پر میٹرس بچھا کر کیوں سوتی تھیں--؟" وہ یاد آنے پر اس سے پوچھتا بغور اس کا جائزہ بھی لینے میں مصروف تھا--

"ہم ہمیشہ ایک کمرے کے کرائے کے مکان میں رہتے تھے تو وہاں صرف ایک سنگل بیڈ ہوتا تھا جس پر انابی سوتی تھیں اور میں فرش پر میٹرس بچھا کر سوتی تھی۔ وہی عادت ہے اس لیے یہ بیڈ اتنا نرم لگتا ہے کہ مجھے لگتا ہے میں کہیں اندر ہی اندر دھنستی ہی جارہی ہوں--!!" وہ کچھ پل خاموش رہنے کے بعد جو کچھ کہا وہ اس کے دل کو تڑپانے کے لئے کافی تھا--

"آئی ایم سوری دھڑکن سائیں--! لیکن اب آپ کو یہیں سونے کی عادت ڈالنی ہوگی، میں اب آپ کو فرش پر سوتے نہیں دیکھ سکتا ہوں--!!" وہ لیٹتے ہوئے اسے خود میں بھینچے اس کے بالوں پر لب رکھے تھے--

"اچھا ٹھیک ہے، اگر آپ ساتھ ہیں تو میں کوشش کروں گی لیکن پہلے مجھے آپ سے دوبارہ سر ٹکرانا ہے--!!"

وہ اس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر تھوڑی اونچی ہوتی مسکرا پڑی تھی--

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"وہ کیوں--؟" وہ اس کے ان ننھے گڈھوں پر فدا ہوا تھا جو آج بار بار اپنا دیدار کروا کر اسے پاگل کر رہے تھے--

"کیونکہ سب کہتے ہیں کہ ایک بار سر ٹکرا جائے تو بہت لڑائیاں ہوتی ہیں اور مجھے آپ سے کوئی لڑائی نہیں کرنی ہے--!!" وہ فوراً جھکتے ہوئے اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکرائی تھی--

وہ اس کے کمر کے گرد بازوں کا حصار کرتے ہوئے دل کھول کر مسکرایا تھا--

"کیوں لڑائی نہیں کرنی ہے، حالانکہ میں نے تو سنا ہے کہ لڑائی سے محبت بڑھتی ہے--!!" وہ اس کے پیشانی پر بکھرے بالوں کو اپنی انگلیوں کی پوروں سے ہٹاتے ہوئے اس کے نرم گالوں پر انگلیاں پھیری تھیں--

وہ اسے چھیڑ رہا تھا، کبھی کبھی وہ حیران رہ جاتا تھا اپنی ان بچکانہ باتوں اور حرکتوں سے--

"چلیں پھر ٹھیک ہے ہفتے میں دو دن ہم لڑائی کیا کریں گے لیکن سن لیں کیوٹ سائیں لڑائی کے بعد آپ مجھے منایا کریں گے--!!" وہ اس کے سینے پر تھوڑی ٹکا کر سکون سے حکم دے رہی تھی، اس کی اس جان لیوا ادا پر عون نے جاندار قہقہہ لگا گیا تھا--

"یہ دو دن کیوں--؟ اور مجھے کون منائے گا--؟" وہ اب اس کے گھورنے پر اپنے قہقہے کا گلا گھونٹ کر ہونٹوں کو دانتوں سے دباتے مسکراہٹ روکنے کی کوشش میں ہلکان ہوا تھا--

Posted On Kitab Nagri

"آپ کو ہنسی آرہی ہے میری باتوں پر تو دل کھول کر ہنس لیں، میں جارہی ہوں--!!"وہ فوراً خفا ہو گئی تھی--وہ اٹھتی کہ وہ اس کو زور سے خود میں بھینچے ہوئے اٹھنے نہیں دے رہا تھا--

عون حیران ہوا تھا اس کی باتوں باتوں میں ناراضگی پر کیونکہ وہ اس وقت بالکل بچوں جیسا برتاؤ کر رہی تھی--

"دھڑکن سائیں آپ نے تو مجھے بتایا ہی نہیں تھا کہ ہفتے میں دو دن لڑائی کا پہلا دن آج ہے، چلیں کوئی بات نہیں ہے اب مجھے آپ کو منانا بھی ہوگا--!!"وہ ناراض ناراض سی سیدھا اس کے دل میں اتر رہی تھی--

عون نچلے لب کو دانتوں سے دباتے ہوئے مسکراہٹ روکتے بے اختیار گردن اوپر اٹھاتے ہوئے ان ننھے گڈھوں پر عقیدت سے لب رکھے تھے جو اس وقت وہ بھی روٹھے ہوئے لگے تھے--

ماہم اس کی حرکت پر جی جان سے لرز اٹھی تھی، وہ تو مصنوعی ناراض ہوئی تھی لیکن عون اسے سچ مچ منا رہا تھا--

"میں کہاں ناراض ہوں سردار سائیں--!!"وہ فوراً اس کو حرکت میں آتے دیکھ کر مکر گئی تھی--

"لیکن میں آپ کو اب منا کر ہی مانوں گا سردارنی سائیں، ایسا موقع پہلی بار ملا ہے--!!"وہ اس کی معصومیت پر قہقہہ لگاتے ہوئے دوبارہ کوئی حرکت کرتا جب وہ اس کے سینے میں منہ چھپاتے ہوئے شرمائی تھی--

Posted On Kitab Nagri

پھر کچھ دیر بعد وہ دونوں فریش ہو کر تہجد پڑھنے کے بعد تلاوت قرآن کریم میں مشغول ہو گئے تھے پھر فجر کی نماز پڑھنے کے بعد دوبارہ نیند کی آغوش میں اترتے چلے گئے تھے--

---

حمزہ اسکول گیا تھا اور انابی گاؤں کی عورتوں کے ساتھ جنان خانے میں مشغول تھیں، وہ کچن میں حمزہ کی فرمائش پر کوکیز بنا رہی تھی جب ایک ملازمہ اس کے پاس آئی تھی--

"سردارنی سائیں وہ پیچھے کی طرف باغ میں ایک عورت آپ کو بلا رہی ہے، کسی ضروری کام سے وہ سردار سائیں سے ملنا چاہتی تھی لیکن سردار سائیں نہیں ہیں اس لئے وہ آپ سے ہی ملنے کی درخواست کی ہے--!!" وہ ملازمہ کی بات سن کر اس کے پیچھے ہی حویلی کی پچھلے گیٹ کی طرف بڑھی تھی--

ایک عورت اپنے منہ کو ڈھکے ہوئے گیٹ کے پاس کھڑی ہوئی تھی--

"آپ یہاں کیوں کھڑی ہیں، چلیں اندر چل کر بات کرتے ہیں--!!" وہ اس عورت سے مخاطب ہوئی تھی جو اسے کچھ گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی--

"مجھے آپ کو تنہائی میں کچھ بتانا ہے--!!" وہ اس کے ساتھ ملازمہ کو دیکھ کر کہہ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"جمیلہ آپ جائیں ہم ان کی بات سن کر آتے ہیں۔۔!!" وہ اس کے حکم پر حویلی کی طرف روانہ ہو گئی تھی۔۔

"بولیں اب۔۔!!" وہ اس عورت سے کہتے پیچھے مڑتی جب اس کو کسی نے دبوچتے ہوئے منہ پر کچھ رکھا تھا۔۔

وہ خود کو ایک بھاری بھر کم عورت کے شکنجے میں دیکھ کر بے حوش ہونے سے پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ وہ ٹریپ ہوئی ہے۔۔

چند پل بعد وہ بے حوش ہو کر اس عورت کے ہاتھوں میں جھول گئی تھی۔ وہ بڑی صفائی سے اسے وہاں سے لیکر فرار ہو گئیں تھیں۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عون دوپہر میں حویلی آیا اور جب اسے اپنی سردارنی سائیں کہیں نہیں ملیں تو اسے یہ ہولناک خبر ملی۔۔

جمیلہ سے معلوم کرنے پر اس نے روتے ہوئے بتایا کہ ایک عورت حویلی کے پچھلے گیٹ پر سردارنی سے ملنے کے لیے آئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

سردار عون عباس جعفری حویلی کے سرخ پتھروں سے بنے سحن میں کھڑالال آنکھیں اور ضبط سے مٹھیوں کو بھینچے ہوئے اپنے اشتعال کو دبا رہا تھا--

انابی سب سنتے ہی صوفے پر گر پڑی تھیں۔جب وہ ان کے قریب پہنچ کر گھٹنوں کے بل فرش پر بیٹھا تھا--

"تاریخ اپنے آپ کو پھر سے دوہرا رہی ہے عون--!!" وہ روتے ہوئے عون کے ہاتھوں کو پکڑے کہہ رہیں تھیں--

"کچھ نہیں ہوگا انہیں انابی، وہ سردار عون عباس جعفری کی بہادر سردارنی سائیں ہیں، وہ دوسروں کے حق کے لئے اگر آواز اٹھانا جانتی ہیں تو اپنے لئے لڑنا بھی جانتیں ہیں۔اور آپ یہ تو جانتی ہیں ناں کہ اگر اللہ حفاظت کرے تو کوئی اس کا بال بھی بانکا نہیں کر سکتا ہے--!!" وہ اپنے ہاتھوں سے ان کے آنسوں صاف کرتے ہوئے انہیں تسلی دے کر اٹھتا جب حمزہ کہیں سے نکل کر اس کے پاس آتے اس کی گردن میں بازو حمائل کئے کندھے پر سر رکھے رو پڑا تھا--

"ہیے میرے پاپڑ کے ٹکڑے اور اپنی اپیا کے لالی پاپ--! روتے نہیں ہیں۔ چلیں آپ کی اپیا اچھی ہیں یا بری--؟" وہ اس کو خود میں بھینچے اپنے درد کو دباتے ہوئے اپنے اپنوں کو حوصلہ دے رہا تھا--

"میری اپیا بہت اچھی ہیں--!!" وہ روتے ہوئے اس کے کندھے سے سر ہٹا کر اپنے خوبرو لالہ کا سرخ چہرہ دیکھ رہا تھا جو ضبط کی نجانے کس منزل پر کھڑا تھا--

Posted On Kitab Nagri

"اور آپ کو یہ بات تو معلوم ہی ہے کہ اچھے لوگوں کا ساتھ اللہ دیتے ہیں۔۔!!" وہ اس رب پر اس کے یقین کو مضبوط کر گیا تھا۔۔

"رونا نہیں ہاں، انابی اور آغا جان کا خیال رکھنا، میں آپ کی اپیا کے پاس جا رہا ہوں۔۔!!" وہ اس کی پشت تھپتھپاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

"یا اللہ میرے بچوں کو سہی سلامت رکھنا۔۔ آمین۔۔!!" انابی دعا مانگتے ہوئے اسے رخصت کر رہی تھیں۔۔

وہ کندھے پر چادر درست کرتے ہوئے حویلی کے لان میں آیا تھا جہاں دین محمد کے ساتھ سارے ملازمین اور گارڈ تھے۔۔

"سردار سائیں گارڈ کسی کام سے تھوڑی دیر کے ہٹا تھا جب سردارنی سائیں کو وہ لوگ لے کر گئیں ہیں، کیمرے بھی اس طرف کے خراب ہیں لیکن یہ کام اس کے سوا کسی کا بھی نہیں ہے۔۔ گاؤں کی ایک عورت اور اس کی لڑکی کو بھی رکھا ہوا ہے اور اسی کے زریعہ سے سردارنی سائیں کو نکلوایا ہے، ابھی اس بچی کا چودہ سال کا بھائی سب آکر بتا گیا ہے۔۔!!" دین محمد کی بات سن کر پر سکون سا گاڑی کی طرف بڑھا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے معلوم ہے کہ اس گھٹیاانسان نے کوئی گھٹیا چال ہی چلی ہو گی۔ تم اس بچے اور اس کے گھر والوں کو سیفٹی سے کہیں پہنچادو اور کہنا کہ اب اس بچی کی زمہ داری سردار عون عباس جعفری کی ہے۔۔!!"

وہ گن لوڈ کرتے ہوئے آج گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا۔۔

"سردار سائیں سب ہو چکا ہے،اس کے حویلی میں ہمارے لوگ معلومات لینے کی کوشش میں ہیں کہ سردارنی سائیں کو کہاں رکھا گیا ہے،بس تھوڑی دیر بعد معلوم ہو جائے گا۔۔!!" وہ بھی اس کے ساتھ بیٹھا تھا۔گارڈز کی گاڑیاں بھی ساتھ ہی رواں دواں تھیں۔۔

وہ آفس میں اس وقت میٹنگ میں شریک تھا جب شاداب اڑے ہوئے حواس اور چہرے کے ساتھ میٹنگ روم میں داخل ہوا تھا۔۔

وہ میٹنگ کو بیچ میں روک کر ہی اپنے آفس میں داخل ہوا تھا ساتھ میں شاداب بھی تھا۔۔

"کیا ہوا شاداب۔۔؟" وہ دروازہ پر پہنچتے ہی بے چینی سے شاداب کی طرف مڑا تھا۔دل خوف کا شکار ہوا تھا، نجانے کیا بات تھی۔۔

"سر ابھی رضیہ کا فون آیا تھا، میم زاویار منشن میں کہیں بھی نہیں ہیں۔۔!!" وہ اس کے سر پر بم پھوڑ چکا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"واٹ۔۔؟شاداب تم مجھے یہ خبر سنانے کے لئے یہاں لے کر آئے ہوں،رضیہ سے کہو کہ دیکھے ٹھیک سے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ وہ گھر پر ہی ہو گی۔۔!!"وہ شاداب کو ڈانٹتے ہوئے اپنے دماغ کی اور دل کی آواز کو دبار ہا تھا جو بار بار اسے کچھ غلط ہونے کا احساس دلا رہے تھے۔۔

"سر زاویار منشن کے سی سی ٹی وی کیمرے کی فوٹیج دیکھیں۔۔!!"وہ موبائل اس کی جانب بڑھاتے ہوئے خود دو قدم پیچھے ہٹا تھا۔۔

وہ ہاتھ میں موبائل لے کر جیسے جیسے ویڈیو دیکھ رہا تھا ویسے ویسے اس کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا تھا۔۔

"ہنی اپنے شان سے محبت نہ بھی کرتی لیکن اعتبار تو کرتی۔آج شان کو اس کی ہنی نے منہ کے بل گرا دیا لیکن پھر بھی میں اپنی ہنی کو تنہا نہیں چھوڑ سکتا۔۔!!"وہ دل میں ہی پریہان سے شکوہ کرتے ہوئے ضبط سے مٹھیوں کو بھینچے موبائل واپس کرتے ہوئے اپنی دراز سے ریوالور نکالتے ہوئے فوراً لفٹ کی طرف بڑھا تھا،اس کے پیچھے شاداب بھی تھا۔۔

"شاداب کمیشنر کو اب تک جو بھی ایویڈنس ملا ہے اسے دو اور انہیں انفارم بھی کرو۔۔آج وقت آگیا ہے اپنی ہر تکلیف اور محرومی کا بدلہ سود سمیت وصول کرنے کا۔۔!!"وہ گاڑی میں بیٹھتے شاداب کو ہدایت دیتے موبائل نکال کر کسی کو کال کی تھی۔۔

"سر میں آپ کے ساتھ چلوں گا۔۔!!"وہ اس سے کہتے ہوئے دروازہ کھولنا چاہا تھا جب وہ انکار میں گردن ہلاتے ہوئے اسے منع کیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ آج بنا سیکیورٹی گارڈ کے خود کار ڈرائیو کرتے ہوئے اپنی ہنی کے پیچھے بھاگا تھا۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

وہ جھاڑیوں میں چھپ کر بیٹھی ہوئی ہر طرف سے مطمئن ہو گئی تھی، اندھیرا ہوتے ہی وہ وہاں سے نکل کر ایک چھوٹی سی دیوار سے لگ کر کھڑی ہوئی تھی جب اسے وہ سب کھانا کھاتے ہوئے نظر آئے تھے--

"اے اندر سے سب کو بلانا کہ آکر سب کھالیں، آٹھ بجے تک سرپنچ سائیں آنے والے ہونگے اور وہ لڑکی بھی ابھی بیہوش ہے اور ویسے بھی اس خطرناک جنگل میں وہ کہاں جائے گی--!!" پر یہاں ایک غنڈے کی آواز سنتے ہی اپنی مدد پر اللہ کا شکرادا کرنے لگی تھی--

جیسے ہی سب کھانے میں مشغول ہو گئے وہ اندر کی طرف دبے قدموں بڑھی تھی، ایک لمبی سی راہداری پار کرنے کے بعد ایک طرف مڑنے پر ایک روم نظر آیا جو باہر سے بند تھا--

وہ چاروں طرف نظر دوڑاتے ہوئے روم کا دروازہ دھیرے سے کھول کر جیسے ہی اندر داخل ہونے لگی تھی ویسے ہی کسی نے اس کی کمر پر زور سے مارا تھا وہ کمر پکڑتے ہوئے وہیں فرش پر زیر ہوئی تھی--

www.kitabnagri.com

نجانے کتنے دیر بعد وہ حواس میں لوٹتے ہوئے اپنے چاروں طرف نظر دوڑاتے سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی اور جیسے ہی اسے سب کچھ یاد آیا تو وہ خوفزدہ ہو گئی تھی--

Posted On Kitab Nagri

"کیوٹ سائیں کہاں ہیں آپ، مجھے بچالیں۔۔!!" وہ آنکھوں میں آنسوں لیے بھاری ہوتے سر کے ساتھ ہی خود کو رسیوں میں جکڑا محسوس کیا تھا۔۔

یہ بہت بڑا روم تھا لیکن گرد اور مٹی سے اٹا ہوا تھا، چاروں طرف جالے نظر آرہے تھے اور ہر طرف پرانے سامان بکھرے ہوئے تھے۔۔

اسے فرش پر ہی رسیوں سے باندھ کر رکھا تھا۔۔

"یااللہ میری حفاظت کرنا، مجھے ہمت دے اور میری رہنمائی کر۔۔!!" وہ اس پاک ذات سے مخاطب ہوتی خود کو پر سکون رکھتے ہوئے اب مقابلہ کے لئے تیار تھی۔۔

اسے معلوم تھا کہ مشکل وقت میں گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ ڈٹ کر حالات کا مقابلہ کرنا چاہیے۔۔

وہ چاروں طرف نظر دوڑاتے ہوئے ایک فرش پر پڑے کانچ کے واز پر نظر مرکوز کیے پر سکون ہوئی تھی۔۔

بڑی مشکل سے خود کو گھسیٹتے ہوئے اس واز تک پہنچ کر ہاتھ پیچھے بندھے ہونے کے باوجود بھی اسی طرح گھسیٹتے ہوئے اپنی جگہ پر پہنچ کر واز کو فرش پر پھینکتے ہوئے پھر سے آنکھیں موند گئی تھی۔۔

کچھ گرنے کی آواز سن کر ایک غنڈا اندر داخل ہوا تھا لیکن اسے بیہوش دیکھ کر واپس چلا گیا تھا۔ وہ آنکھوں کی جھری سے اسے واپس جاتے دیکھ کر اپنی رکی ہوئی سانس بحال کی تھی۔ واز کے ٹکڑے اس

Posted On Kitab Nagri

کی نظروں میں نہیں آئے تھے کیونکہ وہ ماہم کی پشت کے پیچھے تھے اس لئے ہی دکھائی نہیں دیئے تھے --

وہ ایک ٹکڑے کو ہاتھ میں لیتے ہوئے رسی پر رگڑ رہی تھی۔ بہت دیر تک رگڑنے کے بعد رسی کٹ کر ڈھیلی ہو گئی تھی، وہ ہاتھ کو کھولتے ہوئے اب پیر و کو کھول رہی تھی جب اسے باہر سے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی تھی --

وہ وہیں فرش سے لوہے کا راڈ اٹھاتے ہوئے دروازہ کے قریب پہنچ کر کھڑی ہوئی تھی جب دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا تھا --

وہ نسوانی وجود دیکھ کر راڈ سے سر پر مارنے کے بجائے کمر پر لگاتے ہوئے زور سے فرش پر گرایا تھا --

"تم کون ہو --؟" وہ فرش پر گرے اس وجود پر نظریں مرکوز کیے ہی اسے دیکھ رہی تھی۔ جواب اسے سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے فرش پر گری مسکرا رہی تھی --

" ٹکر کی ہیں آپ -- !!" وہ نیلی آنکھوں والی بے حد خوبصورت لڑکی اس کا جائزہ لیتے ہوئے پراسرار سی مسکراہٹ چہرے پر لیے اب اٹھ کر بیٹھی تھی --

"کیا مطلب، کس کے ٹکر کی --؟" وہ اپنے سوال پر اس کے عجیب و غریب سے جواب پر ہونقوں کی طرح اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی --

Posted On Kitab Nagri

"ارے اپنے ہی اور میرے لالہ کی ٹکر کی ہیں--!!" وہ اس کے سامنے کھڑی ہوتی ہوئی بے اختیار اس سے لپٹی تھی--

"دماغ خراب تو نہیں ہو گیا تمہارا--!!" وہ غصے سے خود سے لگے اس وجود کو جھٹک بھی نہیں پائی تھی--

"آپ سردار عون عباس جعفری کی سردارنی سائیں ماہم سکندر ہیں اور میں سردار عون عباس جعفری کی بہن پریہان عباس جعفری ہوں--!!" وہ بے ساختہ محبت سے اس کے گالوں کو چومتے ہوئے اپنا تعارف دیتے ماہم کو ساکت کر گئی تھی--

خود سے چھوٹی سی بچپن میں ساتھ کھیلتی اس نیلی آنکھوں والی گڑیا بہت شدت سے یاد آئی تھی۔ اتنے سالوں میں اس نے صرف عون عباس جعفری کو یاد کیا تھا جس سے اس کو باقی سب بھول گئے تھے--

لیکن آج اپنے سامنے دیکھ کر اسے وہ یاد آنے کے ساتھ ہی وہ سب پل بھی یاد آنے لگے تھے--

"پر--پری، تم ہماری پری ہو--!!" وہ لڑکھڑاتے لبوں لہجے میں مخاطب ہوتے ہی اس سے لپٹی تھی-- دونوں کی آنکھوں میں آنسوں چمکنے لگے تھے--

"ہمیں یہاں سے فوراً نکلنا ہو گا، چلیں بھابھی سائیں--!!" وہ اس کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر فوراً نکلنے لگی تھی جب وہ خود کے ہاتھوں میں لیے راڈ کو اسے پکڑاتے ہوئے خود بھی ایک راڈ اٹھاتے ہوئے نکلی تھی--

Posted On Kitab Nagri

"یہ ہماری حفاظت کے لئے ہے، ہمیں ان کے ہاتھ نہیں لگنا ہے پری--!!" وہ اسے ہدایت دیتے ہوئے راہداری سے گزر کر ایک روم کی طرف مڑتے ہوئے دروازہ کھول کر دونوں طرف کھڑی ہوئی تھیں--

تین منٹ بعد ہی ان کے نہ ہونے کی خبر پھیلتے ہی ہلچل مچ گئی تھی، ہر طرف قدموں کی آواز سنائی دے رہی تھی-- وہ دونوں دروازہ کے پیچھے کھڑی ہوئی تھی جب دو غنڈے اس روم میں داخل ہوئے تھے، وہ دونوں ان پر ٹوٹ پڑیں تھیں--

دونوں کو مار مار کر ادھ موا بنا دیا تھا اور پھر انہیں گھسیٹ کر دروازہ کے پیچھے ہی لٹاتے ہوئے وہاں سے نکلنے لگیں تھیں جب پر یہان ایک غنڈہ کی ریوالور دیکھ کر اٹھاتے ہوئے ماہم کے پیچھے چلی گئی تھی--

وہ دونوں وہاں سے نکل کر دیوار کے سہارے ہی داخلی دروازے کے پاس بنے ایک روم میں داخل ہوتے ہی چھپیں تھیں--

Kitab Nagri

جب باہر سے گولیوں کی آواز سنائی دی تھی اور بہت سے لوگوں کے قدموں کی آہٹ محسوس ہوتے ہی وہ دونوں الرٹ ہوئیں تھیں--

www.kitabnagri.com

جب ایک ساتھ چھ سات لوگ اسی روم میں داخل ہونے لگے تھے، وہ دونوں اسی راڈ سے انہیں بے تحاشا مارتے ہوئے نکلنے کی کوشش کرنے لگیں تھیں جب ان کے سر پر گن رکھتے ہوئے وہ ان دونوں کو لے کر لان میں آئے تھے--

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں بے بس سی ایک دوسرے کو نظروں سے ہی تسلی دیتی ہوئی باہر آئیں تھیں جب ان کے ہاتھوں کو رسیوں سے باندھتے ہوئے انہیں وہیں فرش پر بیٹھا کر چاروں طرف سے گھیر کر کھڑے ہوئے تھے۔۔

"مزمل تم تو بہت کمال کر گئے ہو،ایک کے ساتھ ایک اور لے کر آئے ہو۔۔!!"عبدل خالق گاڑی سے نکل کر فرش پر ماہم کے ساتھ پریہان کو دیکھ کر مکروہ سا قہقہہ لگا گیا تھا۔۔

"تم نے مجھے یہاں لا کر اپنی موت کو دعوت دی ہے،مجھے لانے کے بعد سے اب تک گھنٹے گنوں عبدل خالق،ان گھنٹوں کا حساب تمہیں ایسے دینا ہو گا کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے ہو۔۔!!"ماہم اسے نفرت آمیز نظروں سے دیکھ کر ہی مسکرانے لگی تھی۔۔

اس کی پر اسرار سی مسکراہٹ نے عبدل خالق کو آگ لگا دی تھی۔۔

"تم بھی اپنے باپ کے جیسے باتیں کر رہی ہو،وہ بھی ایسے ہی کہا کرتا تھا لیکن دیکھو کیا کر پایا،کچھ بھی نہیں۔۔!!"وہ ان دونوں کے چہرے پر نفرت دیکھ کر بھی سمجھنا نہیں چاہتا تھا کہ کسی کے چہرے پر اپنے لیے نفرت دیکھنا دنیا کا سب سے مشکل ترین عمل ہوتا ہے۔۔

"چھیں۔۔!تم ظلم کے کس درجہ پر فائز ہو یہ دیکھو،تم اپنے اس دوست کے نہیں ہو سکے جنہوں نے دوستی میں اپنی بہن کا رشتہ دیا اور تو اور زمین بھی دی جس پر تم راج کرو،لیکن تم نے تو اپنے اس دوست کو بھی دھوکہ دیا۔۔!!"پریہان نفرت سے اسے گھورتے ہوئے پھنکاری تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس نیلی آنکھوں والی حوروں جیسی لڑکی کو بغور جائزہ لیتے ہوئے قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔

"مزمل پراپرٹی فائل لاؤ، آج دونوں سے سگنیچر کروانے کا وقت آگیا ہے کیونکہ اتنے سالوں بعد پریہان عبدل خالق اپنے پیارے سے مکھڑے کے ساتھ میرے سامنے خود چل کر پہنچیں ہیں۔۔!!"

وہ اس کے قریب جھکتے ہوئے اس کے گالوں کی طرح ہاتھ بڑھایا تھا جسے وہ اپنے چہرے کو پیچھے کرتے ہوئے پھنکاری تھی۔۔

"سنا نہیں آپ نے کہ میں پریہان عباس جعفری ہوں، مجھے آپ سے، آپ کے نام سے نفرت ہے، ارے دنیا میں کوئی ایسا باپ کسی نے دیکھا ہے کہ اس کی بیٹی اس کے ظلم سے بچنے کے لئے روپوش ہو جائے، گھٹ گھٹ کر زندگی جینے پر مجبور ہو جائے۔ جب بھی میں اپنے آپ کو سوچتی ہوں مجھے خود سے نفرت محسوس ہونے لگتی ہے۔۔!!" وہ زور سے چیختے ہوئے وہاں کھڑے سبھی نفوس کے ساتھ دو طرف سے اندر آتے وہ دونوں وجود بھی ساکت کھڑے رہ گئے تھے، اس کا درد انہیں خود پر محسوس ہوا تھا، آنکھوں کے کنارے لال سرخ ہوئے تھے۔۔

"تمہارے کہہ دینے سے رشتہ نہیں بدل جائے گا، رہوں گا تو میں تمہارا باپ ہی۔۔!!" وہ غصہ سے خونخوار نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔۔

"باپ کا کوئی ایک بھی فرض ادا کیا ہو تو میں ابھی اس پراپرٹی کے پیپرز پر سگنیچر کر دوں، لیکن نہیں جس کے لئے تم نے دربدری کا کھیل کھیلا ہے ناں میں کبھی مر کر بھی تمہاری خواہشات کی تکمیل نہیں

Posted On Kitab Nagri

ہونے دوں گی۔۔!!" وہ بھی اب کی بار آنکھوں میں آنسوں لیے زہر خند مسکراہٹ سے کہتے ہوئے اسے آگ میں جھونک گئی تھی۔۔

"اچھا ٹھیک ہے دیکھتے ہیں، ویسے یہ ماہم سکندر تمہاری بڑی قریبی ہیں نہ تو اگر میں اسے دس منٹ کے لئے اپنے گارڈ کے حوالے کر دوں تو کیسا رہے گا۔۔!!" وہ ماہم کو گندی نظر سے دیکھتے ہوئے پریہان کے اور وہاں کھڑے ان دونوں نفوس کو سہما گیا تھا۔۔

"اگر کسی نے مجھے ہاتھ بھی لگایا ناں تو۔۔!!" تو کے آگے کچھ کہتی جب کسی کے قدموں کی آہٹ اور خوشبو سے ہی وہ پر سکون ہو گئی تھی۔۔

وہ جان چکی تھی کہ اس کا محافظ اس کے آس پاس ہی ہے۔۔

"اگر کسی نے ہاتھ تو دور نظر بھی ڈالی تو اسے زندہ زمین میں گاڑ دوں گا۔ پنچ انسان اگر مقابلہ ہی کرنا تھا تو مرد بن کر سامنے سے کرتے لیکن تم تو بزدل ہو ہمیشہ ہی پیٹھ پیچھے وار کرتے ہو۔۔!!" وہ اپنی ریوالور ہاتھوں میں لیے، غصے سے لال سرخ چہرہ لیے بگڑے موڈ کے ساتھ ہی ان کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔۔

پریہان اور ماہم کے چہرے پر اسے دیکھتے ہی سکون پھیل گیا تھا۔۔

"ارے واہ بن بلائے مہمان کی طرح سردار عون عباس جعفری بھی آگیے ہیں، چلو یہ بھی اچھا ہو گیا ہے۔۔!!" وہ اسے دیکھتے ہوئے اپنی گن نکالتے اس کی طرف رخ کر کے کھڑا ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ہیے گھٹیا انسان اگر میرے سردار سائیں کو ایک کھروںچ بھی آئی تو میں تمہاری جان لے لوں گی۔۔!!" وہ خوفزدہ ہوتے ہوئے چیخی تھی لیکن اس کی چیخ کا اثر ان دونوں میں سے کسی پر بھی نہیں ہوا تھا۔۔

دونوں ایک دوسرے پر گن تانے آمنے سامنے خونخوار تیور لئے کھڑے تھے۔۔

"ہم دونوں وہ زمین تمہیں دینے کو تیار ہیں۔۔!!" وہ دونوں ہم آواز چیختے ہوئے اسے روکنے کی کوشش میں ہلکان ہوئی تھیں۔بہت مشکل ہوتا ہے کسی اپنے کو کھونے کا خوف محسوس کرنا۔۔

چہرہ آنسوؤں سے تر ہوا تھا،وہ بے بس سی بندھے ہاتھوں سمیت وہیں رو پڑی تھیں۔۔

ایک گارڈ عبدل خالق کے اشارے پر یہان کے سر پر گن رکھتے ہوئے اب سردار عون عباس جعفری کو بے بس کیا تھا۔۔

"اگر تمہارے ریوالور سے ایک گولی نکلی تو دو گولیاں تمہاری بہن کے وجود میں پیوست ہونگی، بازی تمہارے ہاتھ میں ہے۔۔!!" وہ بھول گیا تھا انصاف کرنے والا اوپر بیٹھا ہے۔۔

"جو اپنی اولاد کا نہیں ہو سکتا وہ کسی اور کا کیا ہوگا، لیکن میں سردار عون عباس جعفری ہوں، عباس جعفری کا بیٹا، سکندر جعفری کا بھتیجا اور سردار انیس جعفری کا پوتا ہوں۔جو اپنے رشتے کو نبھانے میں پیچھے نہیں ہٹتے بلکہ اپنے رشتوں کو بچانے کے لئے اپنی جان بھی قربان کرنے کو تیار ہوتے ہیں۔۔!!"

وہ پرسکون انداز میں کہتے ہوئے اپنی ریوالور زمین پر پھینک دیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس دوسرے وجود نے سردار عون عباس جعفری کی بات سن کر آنکھوں میں چمک لئے مسکرایا تھا لیکن جب اس کی نظر سامنے عبدل خالق کی انگلیوں پر پڑی جو ٹریگر پر انگلی رکھ کر دباؤ بڑھایا تھا اور بس وہی لمحہ تھا جب وہ بے اختیار بھاگتے ہوئے عون کو دھکا دیتے گولی خود پر لے گیا تھا--

اس کی سفید شرٹ خون سے رنگتی جا رہی تھی، درد سے اس کے منہ سے ایک سسکاری نکل کر وہاں کھڑے ان تینوں کو تکلیف سے دوچار کر گئی تھی--

عون ابھی تک اپنے سامنے گھٹنوں کے بل گرتے ہوئے شانزل زاویار کو بے یقینی سے دیکھ رہا تھا جب کہ پریہان بے تحاشا روتے ہوئے اسے پکار رہی تھی--

"تم شانزل-- !اپنے دشمن کو بچانے کے بارے میں سوچ بھی کیسے لیا-- !!"عبدل خالق بھی اس کے شرٹ کو لال سرخ ہوتے دیکھ کر ساکت ہوا تھا--

"کون دشمن چچا سائیں، جسے آپ دشمن کہہ رہے ہیں وہ میرا جگر ہے میرا سکون ہے، میری ہمت ہے، یہ میرا وہ دوست ہے جس کے بغیر شانزل زاویار کی زندگی ادھوری ہے، عون عباس جعفری میرا بھائی ہے جس کو بچانے کے لئے میں اب تک اس کی نظروں میں برا بنتا آیا ہوں-- عبدل خالق تم دشمن کی بات مت کرنا ابھی معلوم ہو جائے گا کہ میرا دشمن کون ہے-- !!"وہ زہر خند مسکراہٹ چہرے پر سجا کر اپنے درد اور تکلیف کو دباتے ہوئے عبدل خالق کو شعلوں میں جھونک گیا تھا--

Posted On Kitab Nagri

عون ابھی تک بے یقینی سے شانزل زاویار کو دیکھ رہا تھا اور اس کی باتیں اپنے دل کے آر پار ہوتی محسوس کر رہا تھا۔۔

"شان۔۔!!" پریہان اسے گھٹنوں کے بل گرتے ہوئے دیکھ کر تکلیف سے بے تحاشا روتے ہوئے چیخی تھی لیکن وہ اس کی طرف ابھی تک نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا۔۔

"شانزل تم یہ کیا کہہ رہے ہو۔۔!!" عبدل خالق کے ہاتھوں میں لرزش پیدا ہوئی تھی شانزل زاویار کے اس روپ کو دیکھ کر۔۔

"اپنی گندی زبان سے میرا نام بھی مت لینا، آٹھ سال سے اذیت برداشت کرتے ہوئے تمہیں چچا سائیں کہا تو تمہیں کیا لگا سب ٹھیک ہے ہاں، میرے ڈیڈ، میری ماما اور میرے بھائی کے ساتھ تم نے جو بھی کیا مجھے سب معلوم ہے اور اس سب کا حساب تمہیں سود سمیت چکانا ہو گا۔۔!!" وہ اپنے زخموں پر ہاتھ رکھے بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ ہی عبدل خالق کے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچ لی تھی اور پریہان، عون کو رونے پر مجبور کر دیا تھا۔۔

عبدل خالق ابھی کچھ سمجھتا جب دین محمد کے ساتھ کمیشنر اور پولیس کی پوری ٹیم نے انہیں گھیر لیا تھا۔۔

"شانزل یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔۔!!" عون اس کے قریب جھک کر بیٹھتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا، بے یقینی سے بے یقینی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"خبردار عون عباس جعفری مجھے ہاتھ بھی نہیں لگانا، تمہیں کیا لگتا ہے کہ ایک گولی لگنے سے مر جاؤں گا،اتنی اذیت برداشت کہ تب تو نہیں مرا یہ چھوٹی سی بولیٹ میرا کیا بگاڑ لیگی۔۔!!"وہ لال آنکھوں سے گھورتے ہوئے اسے وہیں روک دیا تھا۔۔

عبدل خالق کو پولیس نے گرفتار کر لیا تھا،اس کے خلاف اتنے زیادہ سبوت ملے تھے کہ انہیں فوراً گرفتاری کا وارنٹ جاری ہو گیا تھا۔۔

"شٹ اپ زیادہ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ منہ توڑ دوں گا تمہارا۔۔!!"عون دھاڑتے ہوئے دین محمد سے کچھ کہتا اس کی طرف بڑھا تھا۔۔

"تمہیں مجھ سے ہمدردی کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ شانزل زاویار اعتبار کے قابل نہیں ہے۔۔!!"وہ پریہان کو خون آشام نظروں سے دیکھتا اسے رونے پر مجبور کر دیا تھا،وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے اس دشمن جاں کو دیکھا تھا جو آج نجانے کون کون سے انکشافات کرتے ہوئے اسے پچھتانے پر مجبور کر دیا تھا۔۔

ساتھ آئیں لیڈیز پولیس اہلکاروں میں سے ایک نے ان دونوں کے ہاتھوں کو رسیوں سے آزاد کیا تھا۔۔

پریہان بھاگ کر روتے ہوئے اس کے پاس پہنچی ہی تھی جب وہ بے اختیار عون کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو نظر انداز کرتے ہوئے وہیں کھڑے دین محمد کا ہاتھ پکڑ کر اپنے زخمی بازو کو پکڑتے ہوئے اٹھ کر کھڑا ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

دین محمد اسے گاڑی میں بیٹھانے لگا تھا جب پھر سے اس کی طرف بھاگتی ہوئی پریہان کو عون نے اپنے بازؤں میں سمیٹا تھا۔۔

"لالہ انہیں گولی لگی ہے اور خون بھی نکل رہا ہے۔۔!!" وہ بے تحاشا روتے ہوئے اس دشمن جاں کی تکلیف خود پر محسوس کر رہی تھی۔۔

"گڑیا آپ دونوں حویلی جائیں، میں اس کے ساتھ ہوں۔۔!!" وہ اس کے سر کو سہلاتے ہوئے انہیں وہیں چھوڑتے ہوئے بنا ماہم سے ملے نکلتا چلا گیا تھا۔۔

دین محمد ان کے قریب آتے ہوئے انہیں گاڑی میں بیٹھاتے حویلی کی طرف روانہ ہوا تھا۔۔

پورے راستے پریہان روتے ہوئے آئی تھی، اور ماہم بھی اس صورتحال سے پریشان تھی لیکن پھر بھی پریہان کو سنبھال رہی تھی۔۔

حویلی پہنچتے ہی جہاں ان دونوں کو دیکھ کر خوشی کی لہر دوڑی تھی وہیں شانزل زاویار کو گولی لگنے کا سن کر وہ سب اس کے لئے دعاؤں میں مشغول ہو گئیں تھیں۔۔

کیونکہ وہ بھی تو اس حویلی کے جگر کا ٹکڑا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

)ماضی(

انیس جعفری کے دو بیٹے کے بعد دو بیٹیاں بھی تھیں، بڑی بیٹی ماہ نور کی شادی انہوں نے اپنے دوست کے بڑے بیٹے زاویار صاحب سے کی تھی، جو خود کا بزنس کرتے تھے اور گاؤں کا رخ کبھی کبھار ہی کرتے تھے۔

ان کے دو بیٹے تھے، بڑا بیٹا شانزل زاویار اور چھوٹا بیٹا جو حمزہ کے ہم عمر تھا۔۔

انیس جعفری کی چھوٹی بیٹی مہناز بیگم جو بہت لاڈو پلی تھیں، ان کی شادی زاویار صاحب کے چھوٹے بھائی اور سکندر جعفری کے جگری دوست عبدل خالق سے ہوئی تھی۔۔

وہ وومن ٹریفکنگ کے کاموں میں ملوث تھا اور جب یہ بات ان کی بیوی کو معلوم ہو گئی تو وہ انہیں بھی ٹارچر کرنے لگا تھا۔۔ وہ وہاں سے ایک دن زاویار صاحب کی مدد سے اپنی بیٹی کو لے کر بھاگنے میں کامیاب ہو گئی تھیں۔۔

انیس جعفری نے اپنے گھر کی دونوں رحمت کے نام سے شاہ پور صدر چوک کے قریب کی کئی ایکٹر کی زمین لکھ دی تھی جس پر عبدل خالق نظر ٹکا کر بیٹھا تھا۔۔

وہ ہر حال میں وہ زمین پانا چاہتا تھا جس کے لئے وہ سکندر جعفری کو دھمکی بھی دے رہا تھا اور عون کے نکاح والے دن انیکسی میں آگ لگوا کر اور ماہم کی امی پر گولی چلوا کر جعفری خاندان کو منہ کے بل گرا دیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ماہم اور انابی کو اس کی وجہ سے حویلی چھوڑ کر جانے کے بعد بارہ سالہ عون عباس جعفری نے بڑا فیصلہ لیتے ہوئے زاویار صاحب سے اور اپنے جگری دوست شانزل سے مشورہ کر کے پریہان کی حفاظت کے لئے شانزل سے نکاح کروا دیا تھا۔۔

زمین اب بھی ماہم اور پریہان کے نام تھی اور عبدل خالق اب ان دونوں کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا تھا۔ وہ اب اپنے غصے میں کچھ بھی کر گزرنے کو تیار تھا۔۔

شانزل اٹھارہ سال کا تھا اور پریہان بارہ سال کی جب ایک دن زاویار صاحب اور ان کی زوجہ سمیت ان کے چھوٹے بیٹے کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔۔

سب کچھ پل بھر میں ختم ہونے کے بعد دوسرے ہی دن شانزل عون کے پاس آتے ہی بنا کچھ بولے ان سے اپنے ہر رشتے کو توڑ کر عبدل خالق کے ساتھ چلا گیا تھا۔۔

اور بس تبھی سے ان دونوں کے درمیان دشمنی کی شروعات ہوئی تھی، اب عون ماہم اور انابی کو ڈھونڈنے کے ساتھ ساتھ پریہان کو بھی دشمنوں سے بچانے کے لئے روپوش کیا تھا۔ وہ خود کبھی کبھی مل لیا کرتا تھا۔۔

آج اس انکشاف نے سردار عون عباس جعفری کو ہلا دیا تھا وہ ابھی تک شاک میں تھا کہ آخر شانزل زاویار نے جب اس سے دل سے دشمنی نہیں نبھائی تو پھر دوستی کیوں توڑی۔۔ اور آج اس پر لگنے والی تکلیف خود پر کیوں لے لیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ان سب سوال کا جواب خود شانزل زاویار ہی دے سکتا تھا لیکن وہ اس وقت آپریشن روم میں تھا جہاں ڈاکٹر ظفر اور پوری ٹیم لگی ہوئی تھی۔۔

وہیں ہاسپٹل کے کوریڈور میں ایک طرف وہ کھڑا تھا اور آمنے سامنے شاداب اور دین محمد بھی خاموش کھڑے دعاؤں میں مشغول تھے۔۔

آپریشن روم کا دروازہ کھلا تھا اور ڈاکٹر ظفر کا چہرہ نمودار ہوا تھا۔وہ تیز رفتار سے قدم اٹھاتے ہوئے اس کے قریب پہنچ کر سامنے کھڑا ہوا تھا،عون نے نظروں سے ہی اس سے پوچھا تھا۔۔

"وہ ٹھیک ہے گولی کندھے پر لگی تھی، لیکن خون بہت زیادہ ضائع ہو گیا ہے، تم پریشان نہ ہوا بھی روم میں شفٹ کر دیا جائے گا پھر مل لینا۔۔!!"وہ اسے لئے ہی اپنی کیبن کی طرف بڑھا تھا۔۔

"عون تم بہت تھکے ہوئے لگ رہے ہو چاہو تو یہی آرام کر لو۔۔!!"وہ اس کے بکھرے ہوئے حولیہ پر نظر ڈال کر کہا تھا۔۔

"نہیں مجھے اس کے پاس جانا ہے،اسے کب تک ہوش آجائے گا۔۔!!"وہ اٹھ کر کھڑا ہوا تھا،اس کی بے چینی دیکھ کر ظفر نے بھی نہیں روکا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ظفر کی کیبن سے نکل کر شانزل کے روم کی طرف بڑھا تھا جہاں پہلے سے ہی دین محمد اور شاداب کھڑے تھے--

"دین محمد کیا وہ تنہا ہی آٹھ سال اذیت ناک تکلیف جھیلتا رہا ہے، کیا میں اتنا انجان بنا رہا اس سے--؟ میں کیوں سمجھ نہیں پایا دین محمد--!!" وہ تکلیف سے آنکھیں مینچتے ہوئے اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑا تھا--

"سردار سائیں آپ خود کو الزام نہیں دیں، آپ بھی اپنی جگہ سہی تھے اور شانزل سائیں بھی اپنی جگہ درست تھے--!!" دین محمد اپنے سردار سائیں کو اداس کیسے دیکھ سکتا تھا--

چار گھنٹے بعد صبح فجر تک اسے ہوش آیا تھا، اس وقت عون روم کی دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا اسے بغور دیکھ رہا تھا--

ظفر اس کا چیک اپ کر رہا تھا اور شاداب، دین محمد وہیں صوفے پر بیٹھے اسے دیکھ رہے تھے--

"ظفر--! عون ٹھیک تو ہے ناں--؟" وہ ظفر سے پوچھتے ہوئے وہاں سبھی نفوس کو مسکرانے پر مجبور کر دیا تھا-- شانزل کی نظر عون پر ابھی تک نہیں پڑی تھی--

"ابے گھامڑ گولی تمہیں لگی ہے، اسے نہیں--!!" وہ اس کی فکر پر اپنی مسکراہٹ کو ہونٹوں میں دبا کر اسے ڈپٹا تھا--

"ہاں لیکن اسے ہی لگنے والی تھی--!!" وہ اس لمحے کو سوچ کر ایک بار پھر تکلیف کا شکار ہوا تھا--

Posted On Kitab Nagri

"ہاں لیکن ہمیشہ کی طرح آج بھی تم نے اس کی حفاظت اپنی جان پر کھیل کر کی ہے، دوستی کی یہ کیسی مثال ہے شانزل زاویار کہ دشمنی کی آڑ میں دوستی نبھائی جارہی ہے۔۔!!" ظفر اپنے چہرے پر سنجیدگی طاری کیے اسے زچ کیا تھا جب عون کی بھاری گمبھیر آواز گونجی تھی۔۔

"ظفر اس سے کہو کہ یہ میری فکر میں ہلکان نہ ہو۔۔!!" عون کی آواز سن کر وہ اپنے ہونٹوں کو بھینچ گیا تھا۔۔

عون لال سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے قریب پہنچا تھا جب شانزل نے اس کی طرف سے اپنے چہرے کا رُخ موڑا تھا۔۔

یہ ناراضگی اور تکلیف سردار عون عباس جعفری کو اذیت سے دوچار کر گئی تھی۔۔

"خود کو بہت توپ سمجھتے ہو، اتنی ہی مجھ سے محبت جاگ رہی تھی تو نفرت کا ڈھنڈورا پیٹتے ہوئے ہمیشہ میری نظروں میں برے کیوں بنے۔۔؟" وہ اس کے ہی بیڈ پر بیٹھ کر نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

ظفر نے اس کے بیڈ کے سرہانے کو اونچا کیا ہوا تھا جس سے وہ دونوں آمنے سامنے تھے۔۔

"کیونکہ میں چاہتا تھا کہ تم سب مجھ سے نفرت کرو، لیکن میں یہ یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ تم نے کبھی مجھ سے نفرت کی ہی نہیں۔۔!!" وہ اپنے اس جان سے پیارے جگر کو اتنے سالوں بعد اپنے اتنے قریب دیکھ کر نم آواز میں کہتا بے اختیار رو دیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

عون اسے روتے ہوئے دیکھ کر خود بھی بے اختیار روتے ہوئے نرمی سے اس کے دوسرے کندھے سے لگا تھا۔۔

شانزل ایک ہاتھ میں نیڈل جب کہ دوسرے میں آپریشن کی وجہ سے اس کے گرد حصار نہیں کر پا رہا تھا لیکن عون نے اپنے دونوں بازو اس کے گرد لپیٹ کر اتنے سالوں بعد اسے نرمی سے خود میں بھینچا تھا۔۔

"بہت تنہا تھا عون، بہت زیادہ۔۔ لیکن آج اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر مجھے بہت سکون محسوس ہو رہا ہے۔۔!!" وہ اس کے کندھے پر سر رکھے خود کو بہت پرسکون محسوس کر رہا تھا۔۔

ظفر، شاداب اور دین محمد اس ملن پر مسکراتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے۔۔

عون اب اس کی تکلیف کے خیال سے اسے لٹا کر اس کے ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں بھینچے وہیں بیٹھ گیا تھا۔۔

"تم مجھ سے پوچھو گے نہیں عون کہ یہ سب میں نے کیوں کیا۔۔؟" وہ عون کو دیکھ کر آج اپنا غم بانٹنا چاہا تھا۔۔

"پہلے تو نہیں بتایا شانزل، اس لئے آج بھی اگر نہیں بتانا چاہو تو تمہاری مرضی ہے۔۔!!" وہ ہلکے پھلکے انداز میں کہتے ہوئے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔

"اس وقت مجھے جب سب معلوم ہوا تو میرے زہن میں اب اپنی بچی ہوئی فیملی کو پروٹکٹ کرنے کے سوا کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا، اس لئے میں نے سب سے پہلے تم سے رابطہ ختم کر کے اس گھٹیا

Posted On Kitab Nagri

انسان کو یقین دلایا کہ میں اس کے ساتھ ہوں، پھر میں دھیرے دھیرے سارے سبوت اکٹھا کرنے لگا اور جو بھی منسوبہ وہ بناتا میں سب سے پہلے دین محمد کو انفارم کرتا تھا۔۔!!"شانزل کی بات غور سے سنتے ہوئے عون نے دین محمد کی بات پر بے یقینی سے گردن گھما کر اسے گھورا تھا۔۔

"تم اسے گھورنا بند کرو، وہ پہلے دن سے میرے ساتھ تھا لیکن میں نے ہی اسے کہا تھا کہ وہ تمہیں کچھ بھی نہیں بتائے اور دین محمد نے جو بھی کیا وہ اپنے سردار سائیں کی محبت میں کیا۔۔!!"وہ دین محمد کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے دل کو صاف کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

"اچھا اس کا مطلب اس دن جنگل میں مجھے پروٹیکٹ تمہارے لوگوں نے کیا تھا۔۔!!"عون اب دین محمد کو چھوڑ کر اسے گھورا تھا۔۔

"ہاں بالکل۔۔!!"وہ معصومیت سے اپنے سر کو اثبات میں ہلاتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔

"یہ سب تم مجھے بتا کر بھی کر سکتے تھے مجھے اندھیرے میں رکھنے کی کوئی خاص وجہ۔۔!!"وہ خونخوار تیور لئے اسے اب گھور رہا تھا۔۔

"ہاں کیونکہ وہ بہت شاطر اور چالاک تھا اگر اسے معلوم ہو جاتا تو وہ تمہیں نقصان پہنچا سکتا تھا لیکن مجھ میں ہمت نہیں بچی تھی کہ میں کسی بھی اپنے کو اب تکلیف میں مبتلا دیکھوں۔ بس ایک ہی بار میں چوک گیا اور تمہیں وہ تکلیف سہنی پڑی۔۔!!"وہ اس کے گولی لگنے کا ذکر کر رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں اور جب تک سردار سائیں کو ہوش نہیں آگیا تھا تب تک آپ ان کے قریب بیٹھے رہے تھے۔۔!!" دین محمد مسکراتے ہوئے اس کا بھانڈہ پھوڑا تھا۔۔

"عون مجھے بعد میں گھور لینا پہلے تم کچھ کھالو پھر سو جانا کیونکہ مجھے بھی نیند لگ رہی ہے، مجھے تم سے بہت ڈھیر ساری باتیں بھی کرنی ہے۔۔!!" وہ شاداب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کھانا لانے کو کہا تھا۔۔

ظفر بھی مسکراتے ہوئے اٹھ کر کھڑا ہوا تھا۔۔

"اچھا میں چلتا ہوں۔۔!!" وہ اب اپنی باری پر کھسکنے لگا تھا۔۔

"زرا ادھر آؤ میرے دوست۔۔!!" عون بے اختیار اٹھتے ہوئے اس کی گردن میں بازو حمائل کرتے ہوئے زور سے دبایا تھا۔۔

"ارے چھوڑ دے سردار مجھے، ورنہ میں پنچایت لگاؤں گا۔ مجھے کچھ بھی نہیں معلوم تھا، مجھ پر ظلم نہ کر، میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، ان کے ابا کو چھوڑ دے۔۔!!" ظفر کی دہائی پر سب کا مشترکہ قہقہہ پڑا تھا۔۔

"میں نے ابھی کچھ کہا ہی نہیں ہے۔۔!!" عون نے مسکراتے ہوئے اسے دروازہ کے قریب لا کر چھوڑا تھا۔۔

اس اپنے گھننے مسنے سے پوچھنا، اسی نے ہم سب کو منع کیا تھا، سارا کیا دھرا اس کا ہے۔۔!!" وہ سارا الزام شانزل پر ڈال کر خود بھاگا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اس کے بھاگنے کی اسپیڈ دیکھ کر عون کا قہقہہ بے ساختہ گونج اٹھا تھا۔۔

وہ صوفے پر آکر بیٹھا تھا جب دین محمد اس کے بیٹھنے سے پہلے ہی اٹھ کر اس کے سامنے گھٹنے کے بل بیٹھا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"سردار سائیں آپ کے لئے دین محمد اپنی جان بھی قربان کر سکتا ہے، پھر یہ تو ایک بات کو مصلحت کے تحت نہیں بتانا تھا۔ سردار سائیں پھر بھی میں اس سب کے لئے معزرت خواہ ہوں۔۔!!" وہ ابھی کچھ اور بھی کہتا جب سردار عون عباس جعفری نے اس کو اٹھا کر اس کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔

"دین محمد میں تم سے ناراض نہیں ہوں، تم کبھی خود کو عون عباس جعفری سے الگ نہیں سمجھنا، کیونکہ دین محمد سردار عون عباس جعفری کا وہ ساتھی ہے جس کے بغیر سردار عون عباس جعفری ادھورا ہے۔۔!!" سردار عون عباس جعفری نے اپنے لفظوں کے جادو میں آج دین محمد کو بھی جکڑا تھا، آج وہ دین محمد کو سرخرو کر گیا تھا۔۔

وہ اپنے سردار سائیں کو دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ اس کے سردار سائیں جیسے سردار سائیں شاید کہیں نہ ہو۔۔

عون اور شانزل سو گئے تھے۔۔ پھر تین دنوں تک اس ہاسپٹل کی درودیوار نے ان کو اتنا بولتے ہوئے سنا کہ وہ بھی حیرت کا شکار ہو گئیں تھیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

آج تین دن ہو گئے تھے، عون ابھی تک حویلی نہیں آیا تھا، ماہم جلے پیر کی بلی کی طرح ادھر اُدھر گھوم رہی تھی۔۔

اس وقت حمزہ کے روم میں ماہم اور پریہان بیڈ پر دراز سوچوں میں گم تھیں۔۔

"کیوٹ اپیا آپ کو انابی بلا رہی ہیں۔۔!!" حمزہ روم میں داخل ہوتے ہی ماہم کو پیغام دے کر پریہان کے قریب بیٹھ گیا تھا۔۔

"آپی آپ اداس کیوں ہیں۔۔؟" وہ پریہان کو تین دنوں سے صرف روتے ہوئے ہی دیکھا تھا اس لیے وہ پوچھ بیٹھا تھا۔۔

"کسی کو ناراض کر دیا ہے میں نے حمزہ۔۔!!" وہ شازل کو سوچتے ہی آنکھوں میں آنسوں لیے اٹھ کر بیٹھی تھی۔۔

"آپ منالیں آپی۔۔!!" وہ اس کے آنسوؤں کو دیکھ کر اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے اسے رائے دی تھی۔۔

"وہ منانے کا موقع نہیں دے رہے ہیں۔۔!!" وہ اذیت سے آنکھیں مینچتے ہوئے اسے خود سے لگا لیا تھا۔۔

پھر بہت دیر تک حمزہ اس کے ذہن کو بٹانے کی کوشش کرتا رہا تھا۔ پریہان اس کے پاس بیٹھنے کے بعد اٹھ کر اپنے روم کی طرف بڑھی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

تین دن ہو گئے تھے اس دشمن جاں کو دیکھے اور اس کی آواز سنی ہوئے -- دین محمد نے فون پر اس کے آپریشن اور پھر ٹھیک ہونے کی اطلاع انابی کو دی تھی --

وہ اپنے روم میں داخل ہوتے ہی ٹھٹھک کر رکی تھی، سامنے ہی وہ دشمن جاں دیوار گیر الماری سے ٹیک لگائے کھڑا نظر آیا تھا --

وہ لڑکھڑا کر زمین بوس ہو جاتی اگر دروازہ کا سہارا نہیں ہوتا تو، وہ ایک پل کے لئے بھی اس سے نظریں ہٹانے کو تیار نہیں تھی --

آنکھوں میں آنسوں لیے کپکپاتے لبوں سے وہ کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن بے یقینی ایسی تھی کہ وہ اس سے بھی پہلے اسے چھو کر محسوس کرنا چاہتی تھی --

وہ بڑی مشکل سے خود کو سنبھال کر آگے بڑھتی اس کے قریب پہنچ کر اس کے چہرے کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا جب وہ ہیولا غایب ہوا تھا --

وہ اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھ کر بے اختیار شدت سے روتے ہوئے وہیں فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی تھی۔ یہی تو اس کے ساتھ ہو رہا تھا کہ وہ اسے ہر جگہ دکھائی دیتا تھا لیکن وہ صرف اس کا خیال تھا اور کچھ بھی نہیں --

"مت کریں شان پلیز مت کریں، مجھے تڑپا کر آپ کو کیا ملے گا --؟ مانتی ہوں کہ غلطی ہوئی ہے مجھ سے، یہ بھی مانتی ہوں کہ تنہائی کا یہ سمندر تنہا ہی پار کیا ہے آپ نے لیکن ایک موقع دیں شان صرف

Posted On Kitab Nagri

ایک موقع -- !!" وہ اس سے شکوہ کر رہی تھی شکایات کر رہی تھی لیکن اس طرف جامد خاموشی تھی اور یہی خاموشی تو پریہان کو اندر سے پل پل مار رہی تھی --

وہ نجانے کتنے دیر تک روتی رہی تھی جب عون اس کے روم میں داخل ہوا تھا اور پھر اس کے قریب فرش پر ہی بیٹھ گیا تھا --

"گڑیا وہ ٹھیک ہے -- !!" وہ اس کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے خود سے لگایا تھا --

"لالہ آپ شاداب بھائی کو کال کریں پلیز، مجھے انہیں ایک بار دیکھنا ہے پلیز -- !" وہ اس سے التجاء کر رہی تھی اور وہ شانزل کی اس حرکت پر دانت پیس کر رہ گیا تھا --

"گڑیا رات بہت ہو گئی ہے، شاداب اس کے پاس نہیں ہو گا -- !!" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر لٹاتے ہوئے نظر چراتے بہانہ کیا تھا --

"آپ ایک بار کر کے دیکھیں، دوبارہ نہیں کہوں گی -- !! وہ سسکیوں میں ہی اسے کال کرنے کو کہہ رہی تھی --

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ اس کے قریب بیٹھ کر شاداب کو ویڈیو کال کی تھی، پریہان دھڑکتے دل کے ساتھ اس کے موبائل کو دیکھ رہی تھی --

"شاداب تم شانزل سے بات کرواؤ -- !!" وہ شاداب کو حکم دیتے ہوئے اس طرف کے جواب سے بخوبی واقف تھا --

Posted On Kitab Nagri

"سر تو سو گئے ہیں اور روم بھی ان کا لاک ہے--!!" وہ نظریں جھکائے ہوئے جھوٹ بولنے پر مجبور تھا--

"پریہان بھی سمجھتے ہوئے خاموش ہو گئی تھی، وہ جانتی تھی کہ وہ اس سے ناراض ہے اور اس کی سزا یہی ہے کہ وہ اس کی آواز سے لے کر اس کے حال احوال کے لئے بھی تڑپے--

"تو طے رہا شانزل زاویار کہ آپ پریہان شانزل کی سزا میں معافی کی کوئی گنجائش نہیں نکال سکتے، آپ سزا دے رہے ہیں تو پھر آپ کی یہ سزا بھی پریہان شانزل بنا اف کیے ہی سہہ جائے گی--!!" وہ اپنے آنکھوں پر ہاتھ رکھے آنکھیں موند گئی تھی۔اس کی خاموشی اختیار کر لینے پر بھی عون تب تک اس کے پاس سے نہیں ہٹا تھا جب تک کہ اسے یقین نہیں ہو گیا تھا کہ وہ سو گئی ہے--

پھر تو آنے والے دنوں میں پریہان نے خاموشی کی چادر اوڑھ کر اپنے لب سی لیے تھے لیکن ہر آہٹ پر اس دشمن جاں کا گمان ہوتا تھا لیکن جب جب نظریں کھالی واپس پلٹتی تھیں تو پھر چھپ چھپ کر کئی گھنٹوں تک بین کرتی تھیں--

---

ماہم حمزہ کے روم سے نکل کر لاؤنج میں انابی کے پاس پہنچی تھی جب انہوں نے اشارے سے اسے روم میں بھیجا تھا--

Posted On Kitab Nagri

وہ سمجھ گئی تھی کہ عون آچکا ہے، وہ اپنے سو کی اسپیڈ سے دھڑکتے دل کے ساتھ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اپنے روم کے دروازے پر چند پل کے لئے رکی تھی۔۔

تین دن تک اس نے ایک کال تک نہیں کیا تھا اس لیے وہ سمجھ چکی تھی اُدھر شدید قسم کی ناراضگی ہے۔۔

وہ دھیرے سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو سیدھی نظر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر بال بناتے عون عباس جعفری پر پڑی تھی۔۔

اسے دیکھ کر عون کے ہاتھ کچھ پل کے لئے تھمے تھے پھر وہ اپنے کاموں میں مصروف ہو گیا تھا۔۔

اس کا یہ انداز ماہم کے دل کے آر پار ہوا تھا، وہ آنکھوں میں آنسوں لیے بیڈ کے پاس کھڑی ہو کر کچھ پل تک اسے دیکھتی رہی تھی، کب دیکھی تھی اس نے ایسی بے رخی۔۔

"آپ کب آئے ہیں اور شانزل لالہ کیسے ہیں۔۔؟" کچھ تو کہنا ہی تھا لیکن وہ اس کے سوالات سمیت اسے بھی ایسے اگنور کر رہا تھا جیسے اس نے کمرے کی دیواروں سے سوال پوچھا ہو۔۔

اس کی بے نیازی کو دیکھ کر ماہم کی پلکوں نے نم ہونا شروع کیا تھا، وہ نہیں برداشت کر سکتی تھی اس کا یہ انداز۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ موبائل لے کر بیڈ کی طرف مڑا تھا جب اس کی خاموشی اختیار کرنے پر ایک نظر اس پر ڈالی تھی لیکن وہی ایک نظر اس پر سے پلٹنے سے انکاری ہوئی تھی۔ دل شدّت سے دھڑکتا ہوا بے تابی سے اس کی طرف بڑھنے کو بے تاب ہوا تھا۔۔

وہ بے آواز روتے ہوئے نظریں فرش پر مرکوز کیے وہیں کھڑی تھی جب وہ اس کا آنسوؤں سے تر چہرہ دیکھتے ہوئے تیزی سے اس کے قریب پہنچ کر اس کے گرد اپنے بازوؤں کا حصار کیے خود میں بھینچ لیا تھا۔۔

وہ اپنی دھڑکن سائیں کو اس سے زیادہ اگنور نہیں کر سکتا تھا اور اس طرح روتے ہوئے تو بالکل نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔

وہ اس کا سہارا پاتے ہی اس کے سینے میں سر دیے بے تحاشا روئی تھی۔۔

اور وہ اس کی خوشبو خود میں محسوس کرتے ہوئے اس تین دن پہلے کی بے قراری کو مٹاتے ہوئے پر سکون ہوا تھا۔۔

"آپ نے خود کو مشکل میں ڈال کر میری سانسیں اٹکا دیں تھیں دھڑکن سائیں، اگر آپ کو ایک کھروچ بھی آجاتی ناں تو میں اس انسان کو آگ لگا دیتا۔۔!!" وہ اس کے سسکتے ہوئے وجود کو خود میں سمیٹ کر بھاری گمبھیر لبوں لہجے میں مخاطب ہوا تھا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"مجھے نہیں معلوم تھا کہ ایسا ہو جائے گا، مجھے معاف کر۔۔!!"اس کے لفظ ابھی پورے بھی نہیں ہوئے تھے جب وہ اس کا چہرہ اپنے سینے سے اٹھاتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ دیا تھا۔۔

"شش۔۔!میں نے آپ کو معافی مانگنے کے لئے تو نہیں کہا دھڑکن سائیں، آپ کو معلوم ہے کہ آپ میرے لئے کیا ہیں۔۔؟آپ میری زندگی ہیں دھڑکن سائیں، آپ میری ہر آتی جاتی سانسوں میں بسی ہیں، جب آپ مشکل میں ہوتی ہیں ناں تو یہ سانسیں بھی دغا دینے لگتی ہیں۔۔!!"وہ اس کے آنسوؤں کو اپنی انگلیوں کی پوروں سے صاف کرتے ہوئے اپنے لفظوں سے اس کے دل کو دھڑکا دیا تھا۔۔

وہ دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ اس دلنشیں کو دیکھ رہی تھی جو اس کو اپنے لفظوں سے، اپنے انداز سے اسے معتبر کر رہا تھا۔۔

وہ اس کی بے یقینی کو دیکھتے ہوئے اپنی سحر میں مبتلا کرتی آواز میں جو لفظ اس کے لئے بولے تھے وہ کتنے پل ہی اس کے خوبرو چہرے سے نظر نہیں ہٹا سکی تھی۔۔

تم کیا ہو میرے لئے

یہ میں کیسے تمہیں بتاؤں

محبت کے دیپ کی طرح

روشن جلتی چراغ ہو تم

جب تمہارے چہرے پر

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

میرے نام کی مسکراہٹ آتی ہے

تو میرا دل شاد ہو جاتا ہے

یہ کبھی نہیں سمجھو گی تم

تمہارے نرم ہونٹوں کی ہنسی

تمہاری آنکھوں کی چمک

مجھے زندگی دیتی ہے

یہ کبھی نہیں سمجھو گی تم

تم میرے دل کی دھڑکن ہو

میری ہر آتی جاتی سانس کی ضمانت ہو تم

تم سے ہی میری زندگی ہے

یہ میں کیسے تمہیں بتاؤں

کیونکہ یہ تم کبھی نہیں سمجھو گی--

(بقلم ثنا سفیان خان)

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ اس کی آواز اور ان جادو کرتے ہوئے لفظوں کے حصار میں بندھی ہوئی بے اختیار اس کے چہرے پر اپنے نرم و ملائم ہاتھ رکھتے ہوئے تھوڑی سی اونچی ہوتی اپنے نرم ہونٹ اس کی پیشانی پر عقیدت سے رکھتے ہوئے اب وہ اسے ساکت کر گئی تھی۔۔

اس کا لمس اپنی پیشانی پر محسوس کرتے ہوئے وہ بے اختیار مسکرایا تھا اور اس مسکراہٹ کہ اس کی دھڑکن سائیں دیوانی ہو گئی تھی۔۔

"میری دھڑکن سائیں کو اپنے کیوٹ سائیں پر بہت پیار آرہا ہے کیا۔۔؟" وہ اب اپنی اس بے اختیارانہ حرکت پر اس کے سینے میں چھپنے کی کوشش کرتی اپنی دھڑکن سائیں کا چہرہ زبردستی اپنی نظروں کے سامنے کیا تھا۔۔

وہ شرم سے لال سرخ چہرہ لیے اپنی پلکوں کی باڑ کو جھکائے ہوئے سیدھے اس کے دل میں اتری تھی۔۔

"ہاں تھوڑا تھوڑا۔۔!!" وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنے ہونٹوں کو دباتے ہوئے دھیرے سے مسکرا پڑی تھی۔۔

لیکن عون عباس جعفری اس کے جواب پر بے ساختہ قہقہہ لگاتے ہوئے اپنی معصوم سردارنی سائیں کو اپنے بازوؤں میں بھرے ہوئے بیڈ پر لایا تھا۔۔

اب وہ اسے اپنے بازوؤں پر سر رکھتے ہوئے دیکھ کر اس گرد حصار باندھتے اس کی باتیں سن رہا تھا۔۔

وہ اتنے سالوں کی جمع اپنی ساری باتیں اس سے کرتی اور وہ بڑے غور سے اس کی باتیں سنا کرتا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ انابی کے پاس نجانے کب تک بیٹھی رہتی جب انہوں نے اسے سونے کے لئے بھیجا تھا۔۔

آج پندرہ دن ہو گئے تھے لیکن اس کی سزامیں کوئی کمی نہیں کی گئی تھی تبھی تو وہ اب تک اس کے سامنے نہیں آیا تھا۔۔

وہ سوچوں میں غرق اپنے روم میں داخل ہوتے ہی لائٹ جلا کر جیسے ہی بیڈ کی طرف مڑی تھی وہیں اس کے پیروں نے آگے بڑھنے سے انکار کیا تھا۔۔

ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ دشمن جاں اسے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا نظر آیا تھا لیکن وہ جانتی تھی کہ ہمیشہ کی طرح جب وہ اس کے پاس جائے گی تو وہ غائب ہو جائے گا۔۔

"نہیں کریں شان، بہت تکلیف دہ ہے یہ۔مجھے معلوم ہے کہ آپ یہاں نہیں ہیں کیونکہ آپ تو پر یہان کو سزا دے رہے ہیں تو بھلا سزا میں معافی کیسی۔۔!!" وہ آنکھوں میں آنسوں لیے ایک ٹک اسے دیکھتی ہوئی آگے بڑھی تھی اور اس کے قریب پہنچ کر جھکتے ہوئے ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تھا۔نظروں میں بے یقینی سی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سامنے بیٹھا وجود اس کے بڑھے ہوئے ہاتھوں کو جھٹک دیا تھا۔ پر یہاں اپنے اپنے ہاتھوں کو دیکھتی اب سامنے دیکھ رہی تھی جب اس کی طنزیہ آواز سن کر یقین آیا تھا کہ وہ آج سچ مچ اس کے سامنے ہے۔۔

"خبر دار ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں ہے اور بہت شوق ہے ناں تمہیں کھانا بنانے اور کچن میں کام کرنے کا تو جاؤ میرے لئے کھانا بنا کر لاؤ۔۔!!" وہ خونخوار تیور لئے اسے گھورتے ہوئے حکم دیا تھا۔ وہ اس کے حکم پر بے ساختہ مڑ کر باہر نکلنے لگی تھی، دل اس دشمن جاں کو چھو کر دیکھنے پر مجبور کر رہا تھا لیکن وہ اس کی اور ناراضگی افورڈ نہیں کر سکتی تھی اس لئے اپنے آنسوؤں کو اندر اتارتے ہوئے وہاں سے نکل آئی تھی۔۔

آدھے گھنٹے بعد وہ چیز آملیٹ اور روٹی بنا کر ٹرے میں رکھتے ہوئے دوبارہ روم میں داخل ہوئی تھی جب اس کا دوسرا حکم آیا تھا۔۔

"جاؤ میرے لئے کافی بنا کر لاؤ۔۔!!" وہ ٹرے اپنے آگے رکھ کر سکون سے کھانے سے انصاف کرتے ہوئے بے نیازی کی انتہا کر دی تھی۔۔

وہ دوبارہ روم سے نکل کر کچن میں داخل ہوئی تھی اور کافی بنانے کے ساتھ ساتھ اس کو منانے کا طریقہ بھی سوچ رہی تھی۔۔

دس منٹ بعد وہ کافی لے کر روم میں داخل ہوئی تو وہ ٹرے ٹیبل پر رکھے خود اس کے تکیہ پر سر اور آنکھوں پر بازوں رکھے لیٹا ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کافی ٹیبل پر رکھتے اس کے قریب ہی فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی تھی، نظریں اس پر مرکوز کیے وہ اپنے آنسوؤں کو نہیں روک سکی تھی۔۔

اس ظالم کی بے رخی سہنا اتنا آسان بھی نہیں تھا۔۔

"شان میں مانتی ہوں کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے، اگر آپ مجھے سزا دینا چاہتے ہیں تو دیں لیکن اس طرح بے رخی تو نہ برتیں۔۔!!" وہ اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑتے ہوئے بے اختیار رو پڑی تھی۔۔

وہ بنا کچھ بولے اس کے ہاتھوں کو دوبارہ جھٹک دیا تھا، آج شاید وہ اس کی سننے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔

"شان بہت تڑپی ہوں آپ کے لئے اور یہ صرف ان پندرہ دنوں کی بات نہیں ہے بلکہ ان آٹھ سالوں کی اذیت ہے۔۔!!" وہ دوبارہ اس کے ہاتھوں کو پکڑنے کی غلطی نہ کرتے ہوئے بیڈ پر سر رکھے رو رہی تھی۔۔

اس کے آنسوں مقابل کو زیر کر رہے تھے لیکن وہ بھی اپنے دل کو ڈپٹتے ہوئے اسے رونے دیا تھا۔۔

"مجھے معلوم ہے کہ مجھ کو معاف کرنا بہت مشکل ہے، کیونکہ پریہان کے باپ نے پریہان کو ارزاں کر دیا ہے، میرے خون میں ہی غلطی اور دھوکہ دینا شامل ہے۔۔!!" وہ اٹھ کر کھڑی ہوتی ہوئی بہتے اشکوں کے ساتھ جو لفظ استعمال کیے خود کے لئے وہ شانزل کے دل کو تڑپانے کے لئے کافی تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"شٹ اپ! اگر آگے ایک اور لفظ بھی کہا ناں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔!!" وہ آنکھوں سے بازوں ہٹا کر اسے ڈپٹتے کر اس کی طرف ہاتھ بڑھا کر کھینچتے ہوئے خود میں سمیٹ لیا تھا۔۔

اس کے اندر بھی اب اس سے زیادہ اپنی ہنی کو تکلیف دینے کی ہمت نہیں تھی۔۔

وہ اس کے بازوؤں کا حصار پاتے ہی اس کے سینے میں سر دیے بے تہاشا روئی تھی۔۔

"تمہارا کسی سے کوئی رشتہ نہیں ہے، تم پریہان شانزل زاویار ہو، سنا تم نے۔۔ تم میری ہو، صرف اور صرف میری۔۔!!" وہ اسے خود میں بھینچے ناراض ہونے کے باوجود بھی اسے سُرخرو کر دیا تھا۔۔

وہ اسے چپ کروانے کی کوشش میں ہلکان ہوا تھا کیونکہ وہ بس روتی ہی چلی جا رہی تھی، شانزل کی شرٹ اس کے آنسوؤں سے بھیگ چکی تھی۔۔

"مجھے معلوم ہے کہ میری ہنی غلطی کر سکتی ہے؛ ناراض بھی ہو سکتی ہے لیکن مجھے کبھی دھوکہ نہیں دے سکتی ہے۔۔!!" وہ اپنے سینے سے اس کو چہرے کو اوپر اٹھاتے ہوئے محبت سے اس کی پیشانی چومی تھی۔۔

وہ اس کے لمس پر آنکھیں موندتے ہوئے پرسکون ہو گئی تھی۔۔

"آپ نے اتنے دن مجھ سے بات نہیں کی، مجھے اتنا ستایا، اور۔۔ اور۔۔!!" وہ اس سے شکوہ شکایات کرتی لیکن وہ بیچ میں ہی اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھے چپ کروا دیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اگر ستاتا نہیں تو معلوم کیسے ہوتا مجھے کہ میری ہنی اپنے شان سے کتنی محبت کرتی ہے۔۔؟"وہ کروٹ لیتے ہوئے اسے لٹایا تھااور خود اب اس پر جھکا ہوا تھا۔۔

"آپ نے اس دن مجھے بہت زور سے ڈانٹا تھااور وہ بھی اس چڑیل کے لئے۔۔!!"وہ اپنے قریب ترین جھکے ہوئے اس خوبرو چہرے کو اپنی انگلیوں سے چھونا چاہا تھا لیکن پھر اپنی مٹھیوں کو سختی سے بھینچ گئی تھی۔۔

اس کے شکوہ پر وہ بے اختیار مسکرایا تھا۔ کیاانداز تھا دلربائی کا،وہ دلو جان سے فدا ہوا تھا۔۔

"اچھااس دن اس سے جیلسی محسوس ہورہی تھی تو اس پر چائے گرا کر کیا ملا، ہنی تم نے مجھے بے اعتبار کر کے میرا دل توڑ دیا تھا، کم از کم اپنے شان سے محبت ناں سہی یقین تو رکھتی۔۔!!"وہ بھی جواب میں شکوہ کرتے ہوئے اسے ساکت کر گیا تھا۔۔

"کیا ہم پیچھے کی ساری غلط فہمی کو بھول کر آگے بڑھ سکتے ہیں۔۔؟"وہ اس کا چہرہ بغور دیکھتے ہوئے آس سے پوچھ رہی تھی۔۔

"ہمم، لیکن جب تک مجھ پر تمہیں یقین نہیں ہو گا تب تک ہمارے بیچ ایسی صورت حال آتی رہے گی۔۔!!"وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے جانے لگا تھا جب وہ اس کے ہاتھوں کو بے اختیار پکڑتے ہوئے روکا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ یقین کی بات کرتے ہیں، معلوم ہے آپ کو جب آپ مجھے ہاسٹل سے زاویار منشن لے کر آئے تھے مجھے زرا سا بھی ڈر نہیں تھا، مجھے معلوم تھا کہ آپ مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتے ہیں۔۔!!" وہ بھی اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اس کا رُخ اپنی طرف موڑا تھا۔۔

وہ اس کو یقین دلاتے ہوئے روہانسی ہو گئی تھی، شانزل اس کے آنکھوں کی نمی کو دیکھتے ہوئے بے قراری سے اس کی طرف جھکا تھا اور اس کے گرد حصار باندھتے ہوئے اس کی پلکوں پر نرمی سے اپنا لمس چھوڑا تھا۔۔

وہ کتنے ہی پل تک آنکھیں بند کیے اس کے لمس کو محسوس کرتے رہی تھی جب اس کے سانسوں کی تپش اسے اپنے چہرے پر محسوس ہوئی تھی۔۔

"پر یہاں شانزل کے ہر دکھ، ہر تکلیف کا ازالہ شانزل زاویار کرے گا، یہ دوریاں بہت جان لیوا تھیں ہنی لیکن بس اب اور نہیں، تھک گیا ہوں تنہا رہ کر۔۔!!" وہ اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکا کر ساری غلط فہمی کو دور کرتے ہوئے اس پیارے سے رشتے کو محبت سے سمیٹنے کا سوچا تھا۔۔

"میں ہوناں اپنے شان کے ساتھ اور ہمیشہ رہوں گی۔ کبھی تنہا نہیں چھوڑوں گی آپ کو۔۔!!" وہ اس کے چہرے پر نرمی سے ہاتھ رکھتے ہوئے اس کی شیو پر اپنے لب رکھتے ہوئے اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی۔۔

اس تنہائی نے اسے جس حال پر پہنچا دیا تھا وہ پر یہاں سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

"ویسے آپ انابی، آغا جان، حمزہ، بھابھی سائیں سے ملے یا نہیں۔۔!!" وہ اس کی مسکراتی نظریں خود پر مرکوز دیکھتے ہوئے سوال بدل گئی تھی۔۔

وہ اس کی اس معصومیت پر قہقہہ لگا کر اسے بھی مسکرانے پر مجبور کر دیا تھا۔۔

"نہیں۔۔! پہلے میں اپنی سویٹ سی وائف سے ملنا چاہتا تھا، اس کی اور اپنی غلط فہمی دور کرنا چاہتا تھا اور پھر اسے ڈھیر سارا پیار کرنا چاہتا تھا۔۔!!" اس کی لمبی سی لسٹ سن کر وہ فوراً کمفرٹ میں لپٹی تھی۔۔

اس کی اس حرکت پر بھی وہ بے اختیار قہقہہ لگاتے ہوئے خود بھی لیٹا تھا۔۔

"کوئی بہت ہی چھچھورے قسم کے انسان لگ رہے ہیں۔۔!!" وہ اندر سے ہی بولی تھی۔۔

دونوں نجانے کتنے دیر تک اسی طرح باتیں کرتے رہے تھے۔۔

صبح ہی صبح سب لوگ ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، شانزل سب سے ملنے کے بعد انابی کی گود میں سر رکھے لیٹا ہوا تھا اور انابی بار بار اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے محبت سے اس کی پیشانی چوم رہی تھیں۔۔

"اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میں اپنے بچوں کو ایک ساتھ دیکھ سکی۔۔!!" انابی اللہ کا شکر ادا کر رہی تھیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

پر یہان اور ماہم ایک ساتھ بیٹھی ہوئی تھی اور حمزہ بار بار مسکراتے ہوئے شانزل کو دیکھتے ہوئے عون کے کانوں میں کھسر پھسر کر رہا تھا۔۔

"لالہ ہم تین بھائی ہیں ناں لیکن ایک راز کی بات بتاؤں، سب سے زیادہ ہینڈ سم میں ہوں۔۔!!"اس کی بات سن کر عون اور شانزل کا قہقہہ بے اختیار نکلا تھا۔۔

شانزل وہیں قریب ہی تھا اس لیے اس نے بھی اس چھوٹے پیکٹ بڑے دھماکے کی آواز سنی تھی۔۔

"ہمارا حمزہ تو سچ میں بہت ہینڈ سم اور اسمارٹ ہے کیوں عون۔۔؟"شانزل اٹھ کر بیٹھتے ہوئے حمزہ کے پھولے پھولے گالوں کو دیکھتے ہوئے عون والے صوفے پر بیٹھ کر اپنے بازوؤں کو پھیلایا تھا۔ حمزہ مسکراتے ہوئے اب اس کے گلے میں بازو حمائل کئے چمٹ گیا تھا۔۔

"ہاں کیوں نہیں۔۔!!"عون بھی شانزل کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔

"چلو ہم تینوں بھائیوں کی ایک سیلفی ہو جائے۔۔!!"شانزل اس کے گالوں کو چومتے ہوئے موبائل نکال کر سیلفی لینے لگا تھا۔۔

آغا جان بھی صدقہ دے کر آکر وہیں بیٹھے تھے ساتھ میں دین محمد بھی تھا۔۔

"اب میرے بچے میرے پاس ہیں تو میں اب ان کی خوشیاں بھی دیکھنا چاہوں گی، بچوں اگر آپ سب کی مرضی ہو تو ولیمہ رکھ لیا جائے۔۔!!"انابی عون اور شانزل کی طرف دیکھتی ہوئیں ان سے پوچھ رہیں تھیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

"انابی سب کچھ آپ کی مرضی سے ہو گا لیکن ہاں ہمارے ولیمہ کے دن دین محمد کا نکاح ہو گا۔۔!!"

عون دین محمد کو دیکھتے ہوئے دھماکہ خیز خبر پھیلادی تھی،اس کی بات پر سبھی لوگ خوش تھے۔۔

دین محمد کی اماں بھی وہیں بلالی گئیں تھیں۔۔

"سردار سائیں کس سے دین محمد کا نکاح ہو رہا ہے۔۔؟"ماہم اشتیاق سے عون کی طرف جھکی تھی۔۔

"میں نے دین محمد کے نکاح کا پیغام نوری کے گھر بھجوادیا تھااوران کی طرف سے ہاں ہے تو پھر اس نیک کام میں دیر کیوں۔۔!!"عون کی بات سن کر سبھی لوگ خوش تھے۔۔

"اللہ۔۔! میں بہت خوش ہوں۔۔!!"وہ خوشی سے بھرپور آواز میں کہتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

عون اس کی خوشی پر مسکراتے ہوئے شانزل سے مشورہ کرتے ہوئے انابی کی بات سننے لگا تھا۔۔

"تو پھر ٹھیک ہے دیر کیوں کریں،پرسوں ولیمہ اور دین محمد کا نکاح ہے،پورے علاقے کو مدعو کریں اور بہت اچھے پیمانے پر انتظامات کریں۔۔!!"آغا جان کی آواز سن کر وہ سب اب دین محمد کے ساتھ انتظامات کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔

وہ دونوں شرماتے ہوئے روم کی طرف روانہ ہو گئیں تھیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہر طرف خوشی کا عالم تھا، پورا علاقہ ان کی خوشیوں میں شریک تھا۔ بہت بڑے پیمانے پر انتظامات کیا گیا تھا۔۔

انابی کے کہے مطابق ماہم اور پریہان کو ایک الگ روم میں بیٹھایا گیا تھا اور دونوں کو مہندی لگادی گئی تھی۔۔

عون اور شانزل دونوں کو یہ رسم کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی لیکن اب کیا کر سکتے تھے اور تو اور وہ دونوں بھی سامنے تو آ نہیں رہی تھی، فون بھی ان کے نہیں اٹھا رہیں تھیں۔۔

آج صبح ایک الگ ہی ہلچل مچی ہوئی تھی کیونکہ آج ولیمہ کے ساتھ ساتھ دین محمد کا نکاح بھی تھا۔۔

انابی تین ملازمہ کے ساتھ ان کے روم داخل ہوئیں تھیں، ان تینوں کے ہاتھوں میں بڑے بڑے بیگز تھے۔۔

"یہ تم دونوں کے لہنگے اور جویلری ہے۔۔!!" وہ ان دونوں کو الگ الگ بیگز دیتے ہوئے ان کے پھولے ہوئے چہرے کو دیکھا تھا۔۔

"انابی لیکن ہم نے تو ڈریس نہیں پسند کی ہے پھر یہ۔۔!!" وہ دونوں ہی ہم آواز ہو کر کہتی ہوئی انابی کو مسکرانے پر مجبور کر گئیں تھیں۔۔

"اب اتنا حق تو ان دونوں کو حاصل ہے کہ وہ تمہارے لئے اپنی پسند کا کچھ لے سکیں، اس لئے خوشی خوشی تیار ہو جائیں۔۔ اور ہاں اس سے پہلے آپ دونوں لوگ نوری سے مل لیجیے گا کیونکہ دین محمد کا نکاح

Posted On Kitab Nagri

ہو چکا ہے اور رخصت کروا کر نوری کو انیکسی میں رکھا گیا ہے۔۔!!" وہ انہیں ہدایت دیتے ہوئے ان کا چہرہ دیکھ رہی تھیں۔۔

"انابی سردار سائیں سے کہیں آپ کہ یہ ہمارے ساتھ ظلم ہوا ہے، ہم بھی نوری کے نکاح میں شامل ہونا چاہتے تھے لیکن وہ ہمیں نہیں لے کر گئے۔۔!!" ماہم دھم سے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے سردار سائیں سے ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی۔۔

"دھی یہ ظلم اور انصاف کا تقاضہ زراعون کے سامنے کرنا اور اس سے پہلے فوراً سے پیشتر تیار ہو جاؤ۔۔!!" وہ ان دونوں کو کہتیں باہر نکل گئیں تھیں۔۔

وہ بے حد خوبصورت لانگ فراق اور بھاری کامدار دوپٹہ اوڑھے، ہلکے پھلکے میک اپ میں تیار ہوئی بہت پیاری لگ رہی تھی لیکن اس کے چہرے پر جو ڈر اور اداسی تھی وہ ہر ایک نے نوٹ کی تھی۔۔

"یا اللہ ہم نہیں جانتے کہ ہمارے حق میں کیا بہترین ہے لیکن جو بھی آپ ہمارے حق میں کرتے ہیں وہ بہتر ہی نہیں بہترین ہوتا ہے۔۔!!" وہ اپنے سر کو جھکائے ہوئے اپنے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے سوچوں میں غرق تھی جب دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسی طرح بے حس و حرکت بیٹھی ہوئی تھی جب مقابل شخص اس پر حق سے نظریں مرکوز کیے اسے محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کے قریب بیڈ پر بیٹھنے کے بجائے اس کے قدموں میں فرش پر بیٹھا تھا--

اس انداز پر ساکت ہونے کی باری نوری کی تھی، کب اس نے اتنی عزت اور احترام دیکھا تھا--

"اسلام و علیکم، کیسی ہیں آپ--!!" وہ اس کے سوہنے چہرے پر نظریں مرکوز کیے سلامتی پیش کرتے اسے دیکھا تھا جو بڑی مشکل سے گردن اثبات میں ہلاتے ہوئے اس کا جواب دیا تھا--

"آپ کو معلوم ہے نوری کہ میں آج بہت خوش ہوں اور اللہ کا شکر گزار بھی ہوں کیونکہ اس نے آپ کو مجھے سونپ دیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کے لئے بہت مشکل ہے لیکن میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ میں آپ کو اپنے لفظوں سے نہیں اپنے ہر عمل سے بتاؤں گا کہ آپ میرے لئے کیا ہیں--!!" وہ اس کے کانپتے ہوئے ہاتھوں کو نرمی سے اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے اس کے ڈر و خوف کو دور کرنا چاہا تھا--

اس کے مان بھرے لفظ سن کر اس کے دل میں ہلچل مچی تھی اور آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہوتی مقابل شخص کے دل کو تڑپا اٹھی تھیں--

"آپ بس اتنا یاد رکھیں کہ دین محمد خود ٹوٹ سکتا ہے لیکن آپ کو کبھی بکھرنے نہیں دیگا کیونکہ آپ بہت خاص ہیں میرے لئے بہت ہی خاص--!!" وہ اس کے آنسوؤں کو اپنی انگلیوں کی پوروں سے

Posted On Kitab Nagri

صاف کرتے ہوئے تھوڑا سا اونچا ہوتے اس کی پیشانی پر عقیدت سے لب رکھتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے مقابل کھڑا کیا تھا --

"ہمیں نہیں معلوم کہ آپ نے ہم سے نکاح کیوں کیا لیکن ہم آپ کو کبھی بھی شکایت کا موقع نہیں دیں گے -- !!" وہ دھیمی آواز میں اس سے مخاطب ہوتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی --

"اچھا مطلب مستقبل میں آپ لڑائی بھی نہیں کریں گی اور گولیل سے تو بالکل نہیں ماریں گی -- !!" وہ اپنے لب دباتے ہوئے مسکراہٹ روکنے کی کوشش میں ہلکان ہوا تھا اور وہ اس کی شرارت بنا سمجھے اپنے ہاتھوں کو اس کے ہاتھوں میں مقید دیکھ کر نفی میں گردن ہلا رہی تھی --

"کیا یار لڑائی نہیں کریں گی تو مزا کیسے آئیگا -- !!" وہ اس کی دبی دبی ہنسی سن کر اس کا چہرہ دیکھتی ہوئی اب کی بار خود بھی مسکرا پڑی تھی اور اس کی آسودہ مسکراہٹ پر دل ہار بیٹھا تھا --

"میری دعا ہے کہ آپ اسی طرح میرے ساتھ ہمیشہ مسکراتی رہیں -- !!" وہ ایک بار پھر اس کے گالوں پر جھکتے ہوئے نرمی سے اپنا لمس چھوڑتے اس کا ہاتھ تھام کر حویلی لے کر آیا تھا جہاں انابی اسے دیکھتے ہوئے اس کو ماہم کے روم میں پہنچا دیا تھا --

وہ آج خوش تھا اپنی محبت کو اپنے ساتھ دیکھ کر اور اللہ کا شکر گزار بھی تھا جس نے اسے نواز دیا تھا --

---

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں دلہن بنی ہوئی بہت پیاری لگ رہی تھیں، انا بی ان کے صدقے نکال کر دیتے ہوئے انہیں روم میں بیٹھا کر جمیلہ کو ہدایت دے رہی تھیں۔۔

"نوری آپ ماہم اور پریہان کے ساتھ یہیں رہنا اور جب میں کہوں تو آپ بھی ان کے ساتھ باہر آجائیے گا۔۔!!" وہ دونوں کو دیکھتیں ہدایت دیتے ہوئے باہر چلی گئیں تھیں۔۔

عورت اور مرد کو بیٹھنے اور کھانے کے انتظامات الگ الگ کیے گئے تھے، پورے علاقے کی عورتیں مدعو تھی۔۔

ماہم نوری کے پاس ہی صوفے پر بیٹھی تھی جب کہ پریہان شیشے کے سامنے بیٹھ کر اپنی نتھ سہی کر رہی تھی۔۔

"سردارنی سائیں آپ کو بڑی بی بی سائیں چھوٹے سائیں کے روم میں بلا رہی ہیں۔۔!!" ماہم اس سے ابھی کچھ کہتی جب وہ جلد بازی میں باہر نکل گئی تھی۔۔

"چلیں سردارنی سائیں ہم آپ کو پہنچا دیتے ہیں۔۔!!" وہ بھاری لہنگا بڑی مشکل سے سنبھالتی ہوئی نوری کے ساتھ باہر نکلی تھی جب حمزہ کے روم کے قریب ہی پھر جمیلہ ملی تھی۔۔

"آپ کو دین محمد سائیں راہداری میں بلا رہے ہیں۔۔!!" جمیلہ نوری کو سامنے اشارہ کرتے ہوئے دین محمد کی طرف بھیجا تھا اور خود بھی وہاں سے رفو چکر ہو گئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"اللہ۔۔اللہ۔۔! یہ کیا ہو رہا ہے،ایک تو اتنا بھاری لہنگااور یہ دوپٹہ ،میں کیا کروں۔۔!!"وہ بڑی مشکل سے دو قدم چل سکی تھی جب کوئی بہت تیزی سے اس کے قریب آتے اسے بازوؤں میں بھرے حمزہ کے روم میں داخل ہوا تھا۔۔

وہ کچھ کہتی کہ اس کی خوشبو محسوس کرتے ہی پر سکون ہوتے اس کے گلے میں بازو حمائل کئے ایک ہاتھ سے گھونگھٹ کو اور نیچے کیا تھا۔۔

وہ بڑی مشکل سے اپنی سردارنی سائیں سے ملنے کا راستہ ڈھونڈا تھا لیکن جب اسے روم کے باہر بڑبڑاتے ہوئے سنا تو رہا ہی نہیں گیا اس لئے اسے اٹھا کر روم میں لانے لگا تھا،اسے لگا تھا کہ وہ ڈر جائے گی لیکن وہ اسے پہچان گئی تھی اور دوپٹہ کو نیچے کھینچتے ہوئے اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی۔۔

"بہت ستایا ہے آپ نے دھڑکن سائیں، چلیں اب ایک ایک حرکت کا حساب چکتا کریں۔۔!!"وہ اسے سہارا دیے کھڑا کرتے مہندی اور گجرے کی بھینی بھینی خوشبو محسوس کرتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔

"میں نے تو کچھ نہیں کیا ہے کیوٹ سائیں۔۔!!"وہ گھونگھٹ کے اندر ہی مسکراتی معصوم بنی تھی۔۔

"آپ میرے لئے دلہن بنی ہیں تو سب سے پہلے دیکھنے کا حق میرا ہے،آپ مجھ سے ملے بغیر گاؤں کی عورتوں کے بیچ جا کر میرا حق مارنے والی تھیں۔۔!!"وہ اس سے شکوہ کرتے اس کے گھونگھٹ کو ہٹاتے ہوئے ساکت ہوا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسی کے لائے ہوئے گولڈن لہنگے اور بھاری دوپٹہ اوڑھے، دلہن کے روپ میں نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی--

"ماشاءاللہ--!!" وہ بے ساختہ اس کی پیشانی چومتے ہوئے مسکرایا تھا--

وہ بھی نظر اٹھا کر اسے محبت پاش نظروں سے دیکھتی ہوئی اس کی طرف جھکی تھی--

"ماشاءاللہ--!!" وہ بھی اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کی شیو پر محبت سے لب رکھتے اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی--

"کیوٹ سائیں آپ کو ڈانس آتا ہے--؟" وہ آنکھوں میں اشتیاق لئے پوچھ رہی تھی--

"نہیں--! لیکن آپ کی خواہش پوری کر سکتا ہوں--!!" وہ اس کے جھومر کو ٹھیک کرتے ہوئے ہنس پڑا تھا--

" چلیں پھر گانا گا کر مجھے اسٹیپس کروائیں--!!" وہ اس کے ہاتھوں کو پکڑتے ہوئے مسکرا پڑی تھی--

وہ اپنی دھڑکن سائیں کی خواہش کیسے رد کر سکتا تھا بھلا، اس نے مسکراتے ہوئے اپنے سامنے سجی سنوری کھڑی اپنی دلہن کو دیکھا پھر ہاتھ بڑھا کر نرمی سے پکڑتے ہوئے گانے کے بول گنگناتے ہوئے چند اسٹیپس لئے تھے--

تم جو کہہ دو تو چاند تاروں کو توڑ لاؤں گا میں

Posted On Kitab Nagri

ان ہواؤں کو ان فضاؤں کو موڑ لاؤں گا میں

وہ اب مسکراتے ہوئے گنگنا کر اس کی انگلی پکڑ کر ہلکا سا گھمایا تھا، وہ ہنستی ہوئی اپنی خواہش کو پوری ہوتے دیکھ رہی تھی۔۔

سچ کہا ہے کسی نے کو اچھا ہمسفر کسی نعمت سے کم نہیں ہوتا ہے۔۔

پر یہاں ابھی تک اپنی نتھ میں ہی اٹکی ہوئی تھی جو اس سے ٹھیک ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔

"اُف یار، کیا مصیبت ہے۔۔!!" وہ تھک کر نتھ کو ہاتھ میں لیے بیٹھ گئی تھی جب دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز پر اسے لگا کہ ماہم ہو گی۔۔

"بھابھی سائیں یہ مجھے پہنا دیں، مجھ سے نہیں ہو رہی ٹھیک۔۔!!" وہ جیسے ہی شیشے پر نظر ڈالی تھی ویسے ہی اچھل پڑی تھی کیونکہ سامنے ہی وہ دشمن جاں کھڑا اسے محبت پاش نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

"آپ۔۔آپ کیا کر رہے ہیں یہاں اور کیسے آ گئے ہیں۔۔؟ جائیں ورنہ کوئی آ جائے گا۔۔!!" وہ مقابل شخص پر نظر پڑتے ہی اس پر سوالوں کی بوچھاڑ کی تھی۔۔

تیرے در پر صنم چلے آئے

Posted On Kitab Nagri

تو نہ آیا تو ہم چلے آئے

وہ بے اختیار گنگناتے ہوئے اس کے ہاتھوں سے نتھ لیکر پہنایا تھا۔اس کی آواز اور حرکت پر پریہان کا دل دھڑکتا ہوا قلا بازی کھاتا نکلنے کو بیتاب ہوا تھا۔۔

وہ سجی سنوری اپنی ہنی کو دیکھتا ہوا بے تابی سے اس کی طرف جھکتے ہوئے اس کے جھومر پر لب رکھا تھا۔۔

"شان۔۔!!"وہ نرمی سے اسے پکارتے ہوئے کھڑی ہوئی تھی۔۔

"شان کی ہنی۔۔! چلیں۔۔!!"وہ اسی کے انداز میں کہتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام کر باہر نکلا تھا اور وہ اس کے ہاتھوں میں مقید اپنے ہاتھوں کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے رب کا شکر ادا کر رہی تھی۔۔

کسی کی بھی زندگی آسان نہیں ہوتی ہے، اتار چڑھاؤ تو زندگی کا حصہ ہے لیکن بس ہمیں اس رب پر کامل یقین رکھتے ہوئے ہمیشہ سہی راستے پر چلنے کی دعائیں مانگتے رہنا چاہیے کیونکہ وہ رب کبھی کسی کو کھالی ہاتھ نہیں لوٹاتا ہے، وہی نوازنے والا ہے اور وہی نوازتا بھی ہے۔۔

ختم شد

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595